

خطیب العصر خیر مولا تا عبد الشکور دینی پوری (اول)

# خطبات دین پوری

ایم جی بک ڈپوسٹریٹری (پوری)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَارِئُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

# خطبات دین کی پوری

جلد اول

خطبہ اخیر حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی دہلوی مدظلہ العالی

— — — — —

قاری حسیل الرحمن اختر

نظم علی ہادیہ خدیجہ قادریہ پانچواں نمبر (1) (2) (3)



مکتبہ دارالکتاب شریف ممبئی دارالکتاب شریف ممبئی

کتابت کے ملاحقہ محفوظ ہیں

## تفصیلات

نام کتاب \_\_\_\_\_ خطبات دین محمدی  
 تالیف \_\_\_\_\_ حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی  
 ترتیب \_\_\_\_\_ قاری امجد علی دہلوی  
 جلد \_\_\_\_\_ اول  
 کپیڈ لکھتے \_\_\_\_\_ انجمن کتب دار سہارنپور 9359209985  
 طبع \_\_\_\_\_  
 قیمت \_\_\_\_\_  
 من اشاعت \_\_\_\_\_ نومبر ۲۰۱۵ء

ناشر

مکتبہ یادگار شیخ محلہ مبارک شاہ سہارنپور

# فہرست تقاریر

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱	پیش گفتار	۷
۲	تقریر مولانا امجد علی صاحب اسرار حضرت مولانا امجد علی صاحب دین پوری	۹
۳	تقریر مولانا کرام	۱۲
۴	انجیل و تفسیر	۱۳
۵	تعارف حضرت دین پوری	۲۶
۶	توحید باری تعالیٰ	۳۲
۷	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵
۸	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۹۵
۹	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۱۱۳
۱۰	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۱۵۰
۱۱	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۱۸۳
۱۲	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۲۰۴
۱۳	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۲۱۶
۱۴	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۲۲۸
۱۵	فدا کی روح قاب سید حضرت امیر محمد تقی رضی اللہ عنہ	۲۴۹

## انتساب

اپنے مروجہ اندر لے کر، غفر قرآن، اور طریقت

حضرت مولانا محمد اسحاق قادری نور اللہ مرقدہ کے نام

انہوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ قرآن کے لئے وقف کی اور انہیں جہاد میں شہید کیا گیا ہے۔

[illegible]

۴۔ مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ ان کے مکمل فریاد و احتجاج کی حفاظت یعنی قرآن کا احاطہ ہو جائے۔

کے بعد خود کو کپڑوں کے لئے ہمارے کلاں پر لٹا دیا۔

خدا کی اولاد کے لئے جس کے ہم جنہوں نے قرآن کریم کو جاننے کے لئے صرف یہی

کئی کسبائی دھڑائی میرے ذہن کا طالب علم کی میری ہر ضرورت کا اہل کار و تقسیم کی شکل کے لئے



Indicate the correct answer

کتابخانه

الحمد لله رب العالمين

## سخن گفتنی

خطبات حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔  
 اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور آپ حضرات کے تعاون کا نتیجہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حضرت  
 مولانا امجد المظہور صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہات کا بھی دخل ہے اس کتاب کے شائع  
 ہونے کے بعد اس کی افادیت کے پیش نظر حضرت خطباتی نظام پور محامد انصاری نے خوب دلچسپی کا  
 اظہار کیا اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں میں لیا اور اس کے دوسرے ایڈیشن کے شائع کرنے میں ہماری  
 واقعی معروغیات حاصل رہیں اور نیز اس کے دوسرے حصہ کی تیاری بھی پہلے حصہ کے دوسرے ایڈیشن  
 میں رکاوٹ دی کیوں کہ دوسرے حصہ کے بعض مضامین کی کیتھنوں کے حصول کے لئے دہشتہ لاکھ ستر  
 روپے ڈیڑھ اضافہ صرف معراج قمی کے موضوع کے لئے لکھ دہ ہزار روپے ڈیڑھ کی اسطر اختیار کرنا پڑا۔

بہر حال میں حق تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب چھ کر میری حوصلہ افزائی کے  
 خطوط لکھے اور ان حضرات کا بھی جنہوں نے اس کتاب میں کچھ نئی خطبوں سے آگاہ فرمایا اس ایڈیشن  
 میں حتی المقدور ان خطبوں سے ازالہ کی کوشش کی گئی ہے تاہم پھر بھی اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میں سہرا  
 ہوں کہ آپ حضرات پہلے کی طرح اس سے آگاہ کریں گے۔ نیز حضرت دین پوری کے ساتھ عقیدت  
 اور تعلق کی بنا پر جن حضرات نے دوسرے حصے کے بارے میں جلد تہجد کے شائع کرنے کا میں  
 لکھا میں ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے حضرت کے ساتھ تعلق  
 کو زبردست توجہ دے اور اس کتاب کو مزید مفید بنائے نیز قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ  
 اس سلسلہ کو مزید بڑھانے کے لئے خصوصی دعا بھی فرمائیں اور اگر کسی ساتھی کے پاس ان موضوعات  
 کے علاوہ حضرت کی کئی تقریر یا کتب موجود ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔

مرحب خطبات دین پوری

## پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبات دینی پہنچانے والے ایک عرصہ کی محنت اور جدوجہد کے بعد مرحب ہو کر بہارِ نبوی سے  
 کچھ دکانیں اور ان کی خدمات کے مراحل سے آگاہ رہنے کی گزرتی ہے کہ آپ کے انہوں میں ہے۔ حضرت دینی  
 پہنچانے والوں نے اپنی خطرات کی زندگی کا آغاز انہیں سستیوں کی سرحدوں میں کیا جن کی خطرات کا زمانہ  
 میں ملتی ہیں اور ان کا ہماری مراد انہیں کے عظیم خطیب امیرِ شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری خطیب  
 پاکستان حضرت مولانا کاظمی انسان اور شجاع آبادی حضرت علامہ دستگیر فریدی ہیں۔ ہر ایک  
 اور ہر ایک ملک میں جس خطبات اور سادگی سے اپنے حق کے علموں سے لوگوں کو جو میرے قلوب میں  
 توحید و رسالت کی شمع روشن کی۔ علامہ دلائل کی اصلاح کا طریقہ انجام دیا خط کی رحمت سے مجھے  
 سوا صدیقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت الفردوس میں ملانے کی دعا کے لیے جو سزا مقامِ جہنم کا  
 یہاں میں دیکھا تھا کیونکہ حج کیلئے دینی پناہ گاہ جہاں کا میرا۔

دینی پناہ گاہ میں دلایا، اور ان کے علموں میں حضرت کو چنگلی سے ان کا شادمانہ جنت  
 میں بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔

رحمۃ اللہ رحمۃ واسعة اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میں  
 میرا ستر میں ان حضرات کے ساتھ فرمائے آئیں۔ میرا تعلق حضرت دینی پہنچانے سے اگرچہ سراسر انہیں  
 تعلق دینی افراد ہے اور جب کسی انسان کے ساتھ ملتی تعلق قائم ہو جائے تو بعض باتوں اور جسمانی  
 سے دور رہتا ہے۔ جیسا کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ  
 عنہ کے تعلق اور ان کے لیے کہ سلمان صانع لعل لیت تو میرا تعلق حضرت دینی پہنچانے کا ایک نتیجہ ہے  
 سے چلے آ رہے ہیں اور انہیں سے ان سے ایک تعلق نکلا اور ان کا تعلق ان کی بارِ جب میں نے ان کی  
 دوست کی اور ان کا حال جنت میری فکر پر آئے انہوں نے ان کی تھی۔ ماسعودیہ انہوں کے ساتھ  
 انہوں میں آپ کا خطاب تھا میں نے اپنے دے والی مظلوم صوبہ انہیں صاحب کے ساتھ حضرت کا  
 وہاں سے گیا اور دے دے کے آج بھی انہوں میں گرتے رہے ہیں۔ انہوں کی چنگ آج بھی  
 فکر کے سامنے ہے۔

کہاں نہ طالب علمی میں مختلف امکانات میں آپ کے وہاں منتظر رہا۔ دے دے میں چلی رہا

جہاد سے دست شفقت سرج بھیرا میں نے لاہور جاسو خلیہ قادیانہ کے ساتھ جہاد کے لیے ہندوئی لگی  
تو آپ نے ارادہ حراغ فرمایا کہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ دے دو تو میں آجاکوں گا۔ مگر وہ صاحب حضرت دائر  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی ملاقات ہوئی ساتھ نہ جہاد کے موقع پر تو حضرت دین پرستی کہنے لگے کہ  
مجھے یہاں آکر سکھان قلب نصیب ہوا ہے۔ حضرت دین پرستی بار بار اپنے بیان میں لڑایا کرتے تھے کہ  
دعا دیوں کو میں پاکستان میں ملتا ہوں مسافرت کے وقت ان کے دل سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے ایک  
سولہ نامہ اساتذہ قادری دوسرے سندھ میں تھے مگر حضرت نے اس جگہ کا پھر مرکز بنالیا آج تک آپ  
کی عبادت مابلی بکس ملائے الی سنت کا مرکز ہے، حضرت دین پرستی کی جگہ حضرت عبدالحکیم ندیم  
مدظلہ ہمارے یہاں آکر خدمت کا موقع ملتا فرماتے ہیں۔ بہر حال حضرت کے ساتھ گزروے ہوئے  
لوحات ہوتے نہیں، مجھ سے زیادہ یادگار حضرت میرے ہوائی خانہ قادیانہ انھیں الرحمن المیر صاحب سے  
تھا جو آج کل مدینہ منورہ ہوتے ہیں۔ حضرت کی وفات کے بعد خیال تھا کہ حضرت کی تقاریر کو کوئی عالم  
وخطیب ان کے اعمال میں مرتب کرے گا اور آنے والے وقت میں علماء و علماء سے دو تفسیریں وصول  
کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ جب کام لینے پاتا ہے تو کڑی اور گہرے سے لے لیا ہے میں نہ عالم ہونے کا  
دوسرے دار ہوں نہ خطیب ہونے کا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے والد جو کہ حضرت مولانا محمد اسحاق  
قادری رحمۃ اللہ علیہ کی فکر شفقت کا نتیجہ ہے کہ مجھے حقیر فقیر سے اللہ نے یہ کام دلایا ہے بے شک میں کتاب  
میں بہت ساری غامبیان دہی ہوں گی جو آپ حضرات کی مختصر حقیر فقیر کی جانیں کی ان کو میری طرف  
منسوب کرتے ہوئے مجھے ضرور مطلع فرمائیں کیونکہ ان میں حضرت دین پرستی کا قصور نہیں۔ آخر میں  
ان حضرات کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی صورت میں میرے ساتھ تعاون فرمایا خصوصاً علامہ  
ابصر خطیب الی سنت حضرت مولانا عبدالحکیم ندیم مدظلہ مولانا خانہ غفر اللہ عنہ شفیق صاحب  
مولانا خانہ قادیانہ دارالرحمن صاحب اختر قاضی و دوسری جاسو خلیہ قادیانہ آپ حضرات سے امید ہے کہ  
آپ اس حقیر کی خدمت کو شرف قبولیت بخشے ہوئے جہاں دین پرستی کے لیے دعا میں لڑ رہی ہے  
وہاں مجھ کا بیڑ کھڑا ہو رہا ہے۔

مرتب  
قادیانہ جیل دارالرحمن اختر

بہار علی جاسو خلیہ قادیانہ یا غفر اللہ عنہ





آپ کی آمد پر بادشاہ سلطان مراد اور سائین جی۔

۱۹۶۵ء میں جنگ کے موقع پر جہاد میں حصہ لیا، تین لاکھ سالن اور بارہ سو قرآن مجیم کے نئے تقسیم کیے، چالیس قریہ مختلف مقامات پر فرمائیں، حکومت آزاد کشمیر نے صحت کارکردگی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا۔

۱۹۶۵ء میں کھلی ہاراج بیت اللہ سے شرف ہوئے، مسجد حرام مکہ میں چالیس اور حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چوبیس عکریں کیں۔

۱۹۶۶ء میں عظیم المہنت میں شامل ہوئے، مرکزی نائب صدر رہے اور مرکزی نائب مسجد دفتر عظیم کے خطیب رہے۔ موجودہ دفتر عظیم کی عمارت اور مسجدیں مسجد آپ ہی کے تعاون کی مرہون منت اور سچی تبلیغ کا شرف حاصل ہے۔

۱۹۶۷ء میں ملک میں جمیعت علمائے اسلام کے پلیٹ پرائیڈ میں نواب صادق مسین قریشی کے انتقال حاصل کیا۔

۱۹۶۸ء میں کوئٹہ و دیگر علاقہ دار کو ہوا اور حرم کا انتقال ہوا۔  
۱۹۶۹ء میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کا قیام عمل میں آیا آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔

۱۹۷۰ء فروری میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۷۱ء میں نئی دہلی میں ہونے والے فتح الہند سیمینار میں شرکت کی۔ دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں علمائے پاکستان کا اجتماع ہوا کیا جس میں پاکستانی علماء نے خطاب کیا، اہم بات یہ تھی کہ آپ کی طبیعت طویل تھی اس لئے ایک لاکھ خطاب کیا اور اسی ایک لاکھ کا مرکزے ہوئے جہاں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبند نے مانا کی امیری سے رہائی پر یہ بے طاعت ایک لاکھ خطاب کیا تھا واضح رہے کہ یہ اجتماع تقریباً تین گھنٹے کا ہوا مگر اس میں ایک سے ایک اعلیٰ خطابات ہوئے آخری دعا حضرت اقدس دینی پوری شکر سرور نے فرمائی۔

۱۹۷۱ء میں جامعہ اسلامیہ مشن بہاولپور کا انتظام و انتظام سنبھالا اور پھر اسلامی مشن کی جامعہ مسجد میں خطبہ صومرا شایع فرماتے تھے۔

۱۹۷۲ء بروز ہفتہ کو اسلامی مشن میں ملک بھر کے علماء کا ایک اجلاس طلب فرمایا

جس میں مالک بھی ملے، اعلیٰ حضرت کا کیم گل میں آ پھر آپ نے خود ہی اس کی تیار تہ منجلی۔  
آپ تقریباً اسی سال سے شکر کے مریض تھے، قدرت کا فیصلہ تھوڑی سی دیر کا کیا، میں عرض  
کر رہی۔ یہ اس بات کی تلقین تھی کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
علاوہ ازیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔

## آخری سفر، آخری عید

عید قربان کے موقع پر مولانا جی کو ازراہ شکر کی کمر لاری کی وجہ سے انھیں پہاڑ چڑھنے کے  
بجائے ان کے اسرار پر عید کے لیے شریف لے گئے، ماحول کی اچانک تبدیلی میں ان کی طبیعت  
پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔

یہ واقعہ ان کے لیے ایک بڑی آزمائش تھی، انھیں ۱۳ سال تک اس واقعہ سے ان کی طبیعت پر  
اچانک تبدیلی کی وجہ سے ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔  
ان کی طبیعت پر سخت پڑا۔ انھیں یہ کہ اس کا موت بعد از کریم کریم ہو، لیکن یہ تو صرف اس کا ہی فیصلہ ہے۔

آمین آمین اللہ پر خیر و برکت

یہ واقعہ اس کی طبیعت پر سخت پڑا۔

آمین آمین

# تقریرات علمائے کرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام پاکستان سائنس اکیڈمی، اسلام آباد

حضرت مولانا محمد اظہار الحق مدظلہ العالی، مدظلہ العالی پاکستان

دستِ ہندو گھر عالم کا اور دستِ وکرم پیش پیش رہتا ہے۔ میرے اس بھگپاؤ کی وجہ سے جس نے دانت دان ایک کر کے تخلیقِ اسلام کے دارِ برسات خاتمِ کائنات، مصلیٰ اعلیٰ علیہ السلام کی خیر غرائی میں پوری زندگی صرف کردی، پاکستان کا گوشت گوشت اس بات کا شاہد ہے کہ اس نے کھلی ساری اور پختہ کھلی کے ساتھ ساتھ اظہارِ حق کی حد تک کی اشاعت کا فریضہ سر انجام دینے کا حق ہوا کر دیا جیسا کہ محلِ مشہور ہے کہ چچ اس کی گود سے بچا ہوا ۱۲ ماہ پہنچا جس پر قہرِ شدید جب فقیر کے پاس تعلیم و تربیت کے لیے حاضر رہا تھا اس کی ذہانت، سائنس، عقلی معنوی ادب، ثروت، گروائی، آنکھوں میں حیا، طبیعت میں شرافت جیسے اوصافِ حمیدہ جو کہ اظہارِ حق نے اس کی فطرت میں ودیعت فرمائے تھے۔ ان خدا داد اوصاف و صلاحیتوں کو دیکھ کر فقیر کو ہر وقت احساس رہتا تھا کہ بقیۃ اظہارِ حق اللہ نے اس کو اپنے دینِ حسیں کی نمایاں اور عظیم خدمت کے لیے قبول فرمایا ہے اور فقیر ہر وقت دل سے دعا کرتا رہتا تھا کہ میرے اس فرزندِ مجمل کو اظہارِ حق کی خدمت دین کا عظیم سہاویں، مبلغِ دعا کی اسلام خانے اور فقیر کی خوش نصیبی ہے کہ فقیر نے اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ اظہارِ حق کی خدمت دین کا عظیم سہاویں اور اظہارِ اسلام بنایا جس کا آج بھی دنیا خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا محمد انصاور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ بکھٹا کر دادوں کے غلت و دھلت کا اور جتا رہتے ہیں کہ ساتھ ساتھ دین کے لیے باعثِ افکار رہتے ہیں ان باکمال بہتوں میں مولانا محمد انصاور دین پوری کا نام سرِ فہرست ہے جن کا بھیجی، جہانی، بڑا حجابِ فقیر کے سامنے گذرنا جہاں ہی پاکیزہ ہے۔ آپ نے اپنی زندگی و خدمتِ توحید، عشقِ رسالت، محبتِ صحابہ اہل بیت معلوم نہ ہو سے دعا کی، اساتذہ، اہلِ اخبر و مشائخ اور کاغذ و قلمی علماء حضرات سے غیر حرج و ملحق، اور اپنے مشن سے اہلِ اہانت و حقیرت سے برکی۔ دعا ہے کہ اظہارِ حق

ہیں جو جہادِ راست میں جگرِ مظلوم لڑے اور ان کی دینی خدمات کو قبول و تحسین فرمادے۔ مزین کی منتفی  
 حبیب الرحمن صاحبِ درخشاں احقرِ حدیث، جاسو عبداللہ بن مسعود خان چورنگور مزین مولانا مہدی انور کرم  
 علیہم السلام مجلسِ علمائے اہل سنت پاکستان نے آج ذکر کیا کہ مزین اللہ مولانا جمیل الرحمن صاحب نے  
 مولانا یونس پوری مرحوم کی تصویر کو شائع کرنے کا حزم کیا ہے تو ان کے لیے فقیر نے چند الفاظ تحریر کر کے  
 ہیں فقیر دعا گو ہے کہ اللہ کریم ان کو حقِ اعلا سے استقامت کے ساتھ اقامت دین کا کام کرنے کی  
 توفیق عطا فرمادے اور ان کے اس کارِ عمر کو آخرت میں باعثِ ثواب و اجر داریں دے اے اس دور میں جان  
 و خطابت کے ذریعہ کام کرنے کی بے شمار ضرورت ہے تاہم خطابت سے دور رہیں سترے غروب ہوتے  
 چہرے ہیں اس طرف توجہ و وقت کا اہم ٹکڑا ہے لہذا اس میدان میں درخشاںی کے لیے داغِ احمق و عجز  
 و غلبہ کی نگاہ پر گوساٹتے دکھانا نہایت ضروری ہے مزین مولانا جمیل الرحمن نے اس ضرورت کو اسی  
 طریق سے پورا کیا اللہ تعالیٰ ان کی ساری جہیل کو شرفِ جاویدت سے نوازے یہی خواہش جو ان عطا ہو اس سے  
 استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعوتِ حضرت درخشاں

خلیب اسلام بنیہ سلف مجاہد اسلام

حضرت مولانا محمد اجمل خان مدظلہ امیر جمعیت علماء پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لحمد لله واصلی وسلم علی رسولہ الکریم انا بعد:

اُن خطابت اللہ تعالیٰ کا ایک علیہ ہے جس کو پاتے ہیں اس سے صدارت لے لیتے ہیں  
 اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت اور اُتار دینے کے لیے ہر دور میں مہار و خطباء میں فرماتے رہتے ہیں ماضی  
 قریب میں حضرت مولانا عبدالحکیم دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سلسلہ القرب کی ایک کڑی  
 تھی، حضرت مولانا مرحوم منظور نے تقریباً ربع صدی اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ فرمائی، آپ خطباء  
 مسلمانین میں اُن خطابت میں ایک مندرجہ ذیل کے ایک تھے، آپ کا بیان اور خطابت نہایت مؤثر و اہل  
 باپ ہوتا تھا، تمام بڑی قوموں سے ملنے تھے، عرب، برسر، اُردو، ہندی، گجرات اور ملکی الفاظ سے چار چاند  
 لگا رہتے تھے، اس میں بھی ان کو مکمل حاصل تھا، سب فریقوں کے باوجود بڑی خوبی اور کمال یہ تھا کہ  
 وہ نہایت سخی و سخاوت و تواضع میں تھے، بزرگ تھے اور کچھ دوسروں کا واسطہ نہ تھا، یہ عقائد میں  
 تمام امور پر مشغول رہتے تھے اور حضرت مولانا مرحوم میں بدعت تمام موجود تھیں، اسی میں ان کی محبوبیت کا  
 راز یہ تھا کہ ان میں اس طرح کی جہالت نہ تھی کہ وہ اپنے سالہا سال تبلیغی جلسوں میں جہاد و عوام سے اکٹھے  
 خطاب کرنے کا موقع ملتا اور قریب سے ان کو دیکھنے کا اتفاق ہوا آج کل کے دہائی کے بعد یہ صفات  
 خیر کر رہا ہوں وہ میرے اہل دینی بھائی تھے ہم دونوں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے  
 تھے، آخری دور میں شب و روز کے تبلیغی اسطے مرحوم ذیابلیس جیسے موزی مرض کا شکار ہو گئے تھے  
 اسی مرض میں مرحوم منظور نے اپنی جان شیری جانِ افریقہ کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس دینی جہاد کا مکمل پورا کیا کہ یہ ہر شرف کے خود  
 صالحین میں دایا، کرام کے جہاد میں قہر کے لیے جہاں گئی۔

ایک سعادت بزرگ ہزارہ نیست

تاں غم غم غم غم غم غم غم غم

میری مراد خطبہ صالحین کے اولیادِ کرام اور علماء مقامِ صدیق حضرت علیؓ و زید علیہ السلام علیہما السلام  
 چوتھی مراد حضرت مولانا مولیٰ الدین علیؒ امام الکتاب مولانا عبد اللہ مدنی، حضرت مولانا محمد  
 ابراہیم، حضرت مولانا حافظ نور محمدؒ، مولانا کمال حسینؒ، اختر علیؒ، نعمت۔ حضرت مولانا محمد  
 انصاری، صاحب دینی ہستی مرحوم کے لیے یہ عذرِ حق با صحتِ مساوات ہے، حضرت مرحوم کی درجہ کے  
 بعد ان کے مفسر جامع ہدایت جو کفر سے اہل حق کو کٹلی گھل گئی تھی کرنے کی مساوات فریضہ  
 مولانا جمیل الدین اختر سلطان کے حصہ میں آئے، انہوں نے بڑی محنت سے اہل سچائی کو اکٹھا کیا اور  
 خطباتِ دینی پہلی کے نام سے موسوم کر کے پہلا حصہ شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

اللہ تعالیٰ مولانا جمیل الدین اختر کی ساری عیال کو کثرتِ دولت سے نوازے اور ان خطبات کو  
 منیدِ خلائق بنائے اور حضرت مرحوم مغفور کے ترقی درجات کا باعث بنے آمین

راہِ اہل حق و حق راہ

محمد علی غفرلہ

خطیب جامع مسجدِ عباسیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی

صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حاجو! دھڑلے دھڑلے اسلامی تعلیمات کی شہرہ اشاعت کے لیے متعدد وسائل ہیں۔ جس میں دوس و تدریس، خطابت و تقریر، تقریر و تصنیف، بہترین ذرائع ہیں اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے علماء سے لیا ہے۔ کہیں کہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے گنگی ہاتھ ہیں اور ملکی وارث ہیں۔ نبوت کا سلسلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے لیکن نبوت کا مشن قیامت تک جاری رہے گا اور دینی حق و نبوت و امت کا کام کرتے رہیں گے اور دولت حق کا کامیاب طریقہ و علامت ہے لیکن یہی علامت جو سوشل فیسکس میں جس میں دھڑلہ دھڑلہ خوف و ہرجاء کے واقعات کا ایسا ذخیرہ ہو جس سے گنگی علامت اور احوال صادر اور اخلاق متکاہل و شرعی پیدا ہوں۔

اس کے لیے ہمارے محترم ناچیل الرحمن بختر ایں مسٹر قرآن حضرت مولانا محمد اسحاق گاندھی دعوۃ  
الذلیل نے خطبات دین چوری کے نام سے طبعی جہاد کا تئیز مرقب فرمایا ہے۔ جو خطیب انصاری حجاج  
الخطباء مابو الہیجان عظیم اسلامی دارالکر حضرت مولانا محمد الفکر دینی پورتنی ہائی مجلس علماء اہل سنت پاکستان  
کی تحریروں و خطبات کا مجموعہ ہے۔ مولانا مرحوم کی شخصیت تئیز حجاج اعراف تھیں۔ جنہوں نے نصف صدی  
کے قریب قریب دین اسلام کی بے لوث خدمت کی ہے جن کا خطاب قرآن و حدیث کے جہاد اہرات  
سے لہجہ ہوتا تھا اولاً دین چوری خطبہ سے مزین ہوتا تھا۔ انہوں نے دشمنوں سے بھی اپنی خطابت کا  
جوہر منوالا۔ جنوں جوں مانتا اعلیٰ قس ان کی خطابت اہم تھی قس آپ کی خطابت کے پستان میں  
تو حیدر دارکان اسلام ہاجرا قرآن و سنت و فضائل اہل بیت، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحیح سیاست  
کے رنگ کی جھلک نظر آتی تھی۔ آپ کی تقریروں میں سجدہ و منبرانہ خطبہانہ اسلوب جلوہ گر ہوتا  
تھا۔ آپ علم و اہل و اخلاق میں اپنے اسلاف کا سامان تھے محترم مولانا ناچیل الرحمن بختر کا تذکرہ تعالیٰ نے  
عظیم خطیب کے عظیم خطبات جمع کرنے کی عظیم سعادت نصیب فرمائی ہے۔



اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قیامت سے لڑنے والے اور رب کے لیے آخرت کی بہانے  
کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو نور اور طلباء کو خصوصاً اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب فرمائے  
اور حضرت دین پرستی کی دعوت مافیہ سب ملے اہل سنت کو مزید عروج و ترقی نصیب فرمائے  
اور دعوت کے مبلغین کا خلاصہ و استکمال سے دینی کی خدمت کا جذبہ بھرا لے۔

کیا فائدہ قرآن میں د ک م سے ہے

م کیا ہیں جو کچھ م سے ہے

جو کچھ کہ ہے وہاں کرم سے تیرے

جو کچھ ہے تیرے کرم سے ہے

احقر علی الدین

شفیق الدین در خواستی مسودہ عالی مجلس علمائے اہل سنت

درہائے پارس و عہدہ علمی مسعود رضی اللہ عنہما

## مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمن قادری مدظلہ سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خلیب اسلام حضرت علامہ عبدالغفور دینی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا عرصہٴ ماضی ہر روز مقرب کواریت عطا کر رہا ہے۔ آپ کی خطابت کی روحانی اور طرزِ نظم کا حسن ایسا دل آویز تھا کہ ہر سنی والا سر دھن تھا، ہر دیکھنے والا حائر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ علامہ دینی پوری نے ۳۰ سال تک خطابت کے عمارت پروردگار سے ایک عالم کو سمجھو کیا، آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عروجِ عظمت کے باعث تمام مکاتب فکر کے علمائے دینی کا احترام کرتے تھے۔

ہر تحریکِ ہدائی موعود پر آپ کامل ترقی آپ کے سام جان ہر گوارا اسلامی افکار سے معطر رہے۔ یہاں اسلامی افکار کے ہر موعود پر آپ کی بارگاہِ برصغیر میں ترقی ہوئی، لیکن ہر ترقی دہائی اسلامی خطبہ کے علم اور شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے خصوصی موعودات تھے۔ آپ نے پاکستان میں ایک انوکھا اور نہایت عجیب النوع امتدادِ خطابت ہمہ گیر آپ کی خطابت سے ہر عام دھماکا حائر ہوتا۔ علامہ دینی پوری کی پوری زندگی اسلامی خدمات کے فروغ میں گزاری، سپاہ صحابہ سے آپ کے تعلق کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۷۹ء میں جب قائدِ شہید علی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ برائے نوابی مجلس میں تھے اس موقع پر آپ نے مسجدِ اقصیٰ کے لیے یہاں سے خطابت کی حالت میں طویل سفر کے احرامِ پاک جھگ میں عیدِ پڑھائی، حضرت دینی پوری کا نام پڑھا، پڑھ کر ہے گا، آپ کے لئے قلبِ دہان کو نور کرتے ہیں۔

فاضلِ تعلیماتِ اسلامیہ، جامعہ دارالرحمن، خٹرانے خطابت کی ترقی کے سحر سے بھرے دانوں کو ایک جگہ جمع کر کے ٹی ٹی ٹی پراسرار تعلیم کیا ہے، خدا کرے کہ عذرا، عظیم اور دلدادہ۔

آپ کا کائناتِ فاضل، مجلسِ علمائے اہل سنت کے نام سے پورے ملک میں موجود ہے، خدا شیخ الحدیث مولانا مفتاح الرحمن، سرگرمی مولانا محمد انصاور، خٹرانے صاحبِ چاندی، انان، الطیب اہل سنت مولانا محمد انور، مولانا خلیفہ مولانا محمد ضیاء، مولانا محمد انور، مولانا محمد انور کی مساعی کو قبول کر کے حضرت دینی پوری کے لیے صدقہِ جہاد بنائے آئیں۔

ضیاء الرحمن قادری

# خطیب الاثنانی عبدالغفور حقانی

مرکزی عالم اہل مجلس علمائے اہل سنت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم : اما بعد

خطیب اصرہام اہل سنت حضرت مولانا محمد الغفور دین چہدی مرحوم و مطہور کی شخصیت عظیمہ تعارف نہیں۔ جہاں علم و خطابت ہے وہاں دین چہدی ہے۔ چہدی زندگی خدمت دین میں گزاری۔ مسیح و مشرک خطا اسلام کے لئے سڑک پر لگاؤں گاؤں و خطہ و ضلع کا کام کیا ہے۔

ایک ہی منتظر اللہ علامہ خطیب جس کا پیر نورانی، مجدد و مہدیؑ تھا وہاں کی مثال دیکھیں جس میں رب الہاں میں سادگی و سادگی ہے۔ بھلا اسلوب خطابت میں بے تعلقی و پاکیزگی سے خلق و اما فر سے اس راہ پر سے ایسا سلوک اور محبت کر دشمن بھی معترف ہے۔ صدیوں میں ایسی شخصیات پیدا ہوئی ہیں۔ جنہوں

بڑی مدت میں ساقی بکھا ہے ایسا استاد

بہل دیتا ہے جو گناہ بنا دستور سے غارت

دین چہدی مرحوم کے شخص کا انداز اس سے کریں کہ نام انتخاب جید اللہ مسیحی شیخ مغرب عالم مولانا مسیح احمد علی سے شرف تہذیب و ماحظہ ہے۔ حضرت مولانا نور حقانی کے خصوصی حضور نظر تھے کہ نام اصرہام سید علوی نے انہیں خطیب اصرہام کہہ کر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مہدی کے استقبال کے لئے ”وہ میرا دین چہدی آیا“ کہہ کر کھڑے ہوئے۔ حضرت سے اہل حقاری سے بحث تھا۔

حضرت میں اہل اہل اللہ دین چہدی اپنے ساتھ لے جاتے۔ جڑے جڑے بحث ان کی خطابت میں کوئی اور جہنم پر نہیں ہوتے۔ ان کی توصیف میں قلم ساکت۔ ویداع حیران زبان خاموش نگاہ پر روشنی ہے۔ ان کی صفات کے حال حکایت میں کمال و ایک عظیم حال تھے۔ آج مجھے اس عالم میں ان کا عالم نظر نہیں آتا۔

مولانا جڑا ہے جگہ و قلم و ساغر الہاں ہیں

قلم کیا مجھے کہ دیکھ مجھے دن بہار کے

حضرت دینی چوٹی مرحوم نے اپنی پوری زندگی میں علماء و مجتہدین کی ایک کھپ مجلس علماء اہل سنت کے نام سے تنہا کی اس کی خدمت کے لئے منتخب کیا جو ہری زندگی کا جلا اقرار ہے۔  
بحر طبع تک لکھ لکھ سب سے زیادہ کامیاب مجتہدین اس مجلس کی خدمت میں۔ جو شیخ مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔

برائے کرم مولانا جمیل الرحمن اختر جازیدہ ۱۱۱۱ ولیدہ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب قادری مرحوم و منظور کے جائزین ہیں۔ نے حضرت دین چوٹی کے طبقات کو کتابی شکل دے کر امت مسلمہ پر انعم اور علماء اسلام مجتہدین مقام پر بالخصوص احسان عظیم کیا ہے۔ سب حضرات ان کی اس کاوش کو قبول کرے۔ اللہم زد فرما

تذکرہ دینا

فقیر ابو ظہر عبدالغفور حقانی شہار آبادی  
ہرم اہل عالمی مجلس علماء اہل سنت

## قاطع شرک بدعت حضرت مولانا عبید الرحمن ضیاء

### نائب صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

اب انہیں ماحوظ چراغِ زبائے کر

ہاں تو کائنات میں ہزاروں انسان آئے تاکر چلے گئے یہ سلسلہ زندہ آدم علیہ السلام سے  
تاکست جاری رہے گا، لیکن ہر انسان آکر اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے جس کی باری وہاں  
میں امتِ بخش پہنچ گئی۔ انہی مقدس ہستیوں میں حضرت مولانا عبید الرحمن ضیاء رحمۃ اللہ علیہ  
ہیں جو نہ صرف خود اپنے عالمِ دین سے بلکہ اہل سنت کے میدان میں دولت کے دریا اور نظام کی صفِ اول میں شمار  
ہوتے تھے مولانا مرحوم سنت نبوی کے مطابق کفر سے ہر کر خطاب فرماتے، انہیں محسوس ہوتا کہ ظلم کا  
سمندر طامش مار رہا ہے نہایت دولت کے موتی ہیں نکیر تھے کہ سامعینِ اتمامِ جہد کو اپنی  
جہادیں بھر کر جاتے نہایت کی قلت اگر کبھی شکوت تھی تو پھر سختی میں دینا کہ کفر سے میں بد  
کہہ پاؤں، جب قرآن کا جان بھٹا محسوس یہ ہوتا کہ مولانا عبید الرحمن ضیاء کا کاشا کردہ امور وہاں فرجوں کے  
معانی نکاس پاداکر رہے ہوتے۔ جب قصوف کا ذکر چلا تو یہیں محسوس ہوتا کہ دین پر کے دریا کے  
قدوس میں چھپنے والا صوفی بھرت کے نکات چلی کر رہا ہے، جب فقہی مسائل پر بحث چلا جاتی تو  
محسوس ہوتا کہ مفتی کفایت اللہ کی روح بول رہی ہے، جب حدیث نبوی بیان کرتے تو پھر چلا کر  
حضرت مولانا محمد ابراہیم دہلوی کے ماحظ سے و اگر حد ملے۔ جب ایک ہی موضوع پر چالیس  
احادیث جڑتے تو سامعین ہلکا ہوا ہوا ہونے لگتے، حدیث سے آواز آتی ہوئی محسوس ہوتی تھی کہ تقریر سنانی کوثر  
کی ہے۔ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی متعلق کی رہے، اپنی لبروں پر اس قدر زبان میں رعایت  
کر کے عالمِ مسلم کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ بھنگوں وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں پر  
اسلام قبول کر لینے یہی عمل حضرت، یہی پہلی کی بھنگ کا ذکر ہے کہ انکا ماحظ رہے وہ بھنگی ملت  
کا رہبر اہل ہوں آج کیسے نکل رہے ہیں اور اسکا ماحظ۔

کچھ ایسے بھی اس محل سے اٹھ جائیں گے

جنہیں تم دھڑکا چاہو گے مگر پائے سکے

خطیب کو اور بھی بہت ہیں، آتے رہیں گے لیکن ۔

ہیں اور بھی دیا میں غنم در بہت اچھے

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اثر ان جہاں اور

قریب تھا کہ حضرت دین پوری کے مسکین و امی کا شمار ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے علم، تقریر، لہجہ، فصیح، بیخ و بن انہی جہاں کی طرز خطابت پر لے دیا نصیبت کو مقرر عام پر لا کر آیا کر دیا۔ میں نہیں کہتا دیا کتنی ہے کہ مولانا عبدالمکریم عظیم صاحب جب خطابت کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ دین پوری میں طے مونی نکھیرنے والے موجود ہیں۔ یہ سرائے اور لطف خطابت ایسا داری و ساری رہے گا انہیں کی طرح کا لہجہ، انہیں جیسا اخلاق، جس سے گفتگو کی اسے اپنا گردن و مطالبہ ملد لہ مولانا عبدالمکریم عظیم کا تعلق بھی اسی جماعت (عالمی مجلس طائے اہل سنت) سے ہے جس کے اپنی حضرت دین پوری تھے جس کے سر پرستی میں سر شریعت حضرت میاں سید احمد شاہ، قسطنطنیہ خاںقاہ عالیہ دین پور شریف ہیں جس جماعت کے سر پراد شیخ الحدیث شفیق الرحمن دروغاخی ہیں جس کے عالم اپنی اہل وادی کے مالک مولانا عبدالمختار دہانی ہیں۔ اسی گفتگو دین پوری کے منجھت پھول طائر عبدالحق شاہ، سید منظور احمد شاہ، جازوی، طائر، یار محمد، عابد مولانا عبدالمختار، لکھنؤ، بکری، محمد صادق، مولانا محمد بخش اللہ، مولانا خدا بخش، مولانا محمد یحیٰ، جالندھر، مولانا یوسف الرحمنانی اور دیگر شیوخ مشہور و معروف مبلغین ہیں۔

لیکن مولانا عبدالمکریم عظیم کی زبان میں دین پوری کی خطابت کی جھلکیاں پائی جاتی ہیں۔

ہیں مسکرائے کہ جاں سی کلیں میں چنگی

ہیں لب کشا ہوئے کہ گشتاں بناروا

ضرورت تھی کہ اسکی تار و زار نصیبت یعنی حضرت دین پوری موصوف کی فکر پر برقراری شکل میں جمع ہو جائیں تاکہ انے وادی نسل اس عظیم ہستی سے بھی متاثر نہ رہے اور ان کے علمی ذخیرے بھی فیض یاب ہو جائے۔ اس کام کے لئے مولانا عبدالمکریم عظیم نے زعم و ارادہ اور سے حضرت القدس مولانا جمیل الرحمن اختر جیسے نسی پیرے کو حاشا کر لیا۔ جن کے قلم کی جھنم نے دین پوری کی زبان سے نکلنے والے سورتوں کو ایک لڑی میں پرو کر گار نیچے کے سامنے کتابی شکل میں دکھادیا۔ مولانا کی دین راست

کی خدمت اور گئی نے ہزاروں جنگوں میں کے دلوں کو سونپا اور عرب مہجرت کے لائق میں انہوں نے اپنی  
 اور انہی کے بعد دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دلوں کی طرف سے ان سے صرف اللہ تعالیٰ سونپا اور اسحاق  
 صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین مقرر فرمائے سونپا مہجرت کے دل میں  
 ہر دے اللہ ان کو اپنے دلوں کی جیسا سونپا کی طرف سے۔ جن کے دل کی جزا کی کو ہر سال اللہ کرنے  
 دلوں میں کر لیں تھا۔ بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ دل اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے اور دعا دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ  
 من عبادہ الصالحین

اللہ تعالیٰ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام عالم میں قبولیت سے ہم کنار کرے۔

آمین ثم آمین

عبد الرحمن ضیاء

مہتمم جامعہ عیدینہ کالج کلاں

نامہ صدر عالمی مجلس علمائے اہل سنت

## اعلیٰ ہر تشکر

۱۵ اگست ۱۹۸۸ء کو دار الفکر کے بعد میں حرم کعبہ میں معراج ذکر تہجدات اللہ پر چھایا تھی یہی بارشِ دل کو سردیوں کی لہروں کو نور بخش رہی تھی، کہ اچانک حضرت مفتی حبیب الرحمن دروغاچی صاحب نے آکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت خلیفہ اعظم مولانا محمد امجد علیؒ ہیں ہوتی پہلی مجلس طائے اہل سنت پاکستان فوت ہو گئے ہیں۔ خیر بخیر تھی جو کبلیتِ دل پر گزری وہ دعائی تھی تو ہر اس کا معاملہ کس کر سکتی ہیں سے دور نہایت ہی بخیر تھا سوائے دعاے بلند ورجات کے کہہ کیا ہو سکتی تھی۔

طواف کیا مقام حترم (جسے اللہ کے دروازے کی چوکٹ بھی کہتے ہیں) پر سر رکھ کر کلائی دھیر دھا کرتا رہا۔ بے ساختہ زبان پہ کلمات آئے کہ اے کریم اپنے لطف و کرم سے ایسے اسباب پیدا کر کہ خلیفہ اعظم حضرت مولانا محمد امجد علیؒ کے خطبات جو کبھیوں میں موجود ہیں تقریری اصل میں آج بھی، مجھے اپنی بے ہمتائی، کم مائی، کم علمی، ان تقریر تقریر میں آج بھی کے باوجود کرم پست کر ناگئی تھی دعا کی قبولیت پر کمال یقین تھا۔ وہیں حلقہ مذہبی احباب، علمی و فکری کی طرف سے بھی خطبات دینے پر ہدیٰ مرحوم کی فرمائش شروع ہو گئی، مگر مجھ میں ہمت نہ ہوئی، آخر وہ وسعتِ سعید قریب آن پہنچی کہ جس وقت دعا کی قبولیت کے ثمرات مرحب ہونا شروع ہوئے۔ اللہ کے ایک پردہ نگار میں حضرت اقدس مولانا جمیل الرحمن اختر سے ملاقات ہوئی، میں نے خود چوٹائی بھرائی اللہ دہائی سے قاصد حائر ہوا اتفاقاً کسی کڑیاں جڑیں، اجاسو حنیفہ کا یہ سبھ میں ان کے والد بزرگوار حضرت اقدس مشرف الرحمن مولانا محمد اسماعیل قادری مرحوم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جو حضرت شیخ اشعر مولانا احمد علی لاہوری کے صرف تربیت و صحبت یافتہ ہی نہ تھے، بلکہ شیخ لاہوری کے وصال نہ طویل کے بعد کی سال منہ تعمیر پر فراخ نظر رہیں انہما ہوتے رہے۔ جو بے ہی صاحبِ نسبت بزرگ تھے، پہلی ملاقات میں سید سے سید ملاقاتِ قلب چاہی تھا، سید دستِ ربانی کا خرید تھا۔ حضرت مولانا جمیل الرحمن اختر ابوالود۔ سرور لایہ کا صدق ان کا کمال نمونہ ہیں۔ یکے کے بلند اخلاق، خوش مزاج، دعائی ہمت، بزرگوں کے قدردان، جو مناسبات ایک ایسے عالم صانع میں ہوتی ہیں سب حضرت نے ان کو دیکھتے فرمائی ہیں۔





## تعارف حضرت دین پوری

جناب پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق کے قلم سے

الحمد لله رب العالمين الذي خلق الإنسان وعلمه البيان والعقل والهدى والسلام

على طهيم الإنس والجان الذي هو القرآن ونصير العرب والفران

وعلى آله واصحابه الذين آمنوا بالجهان ولازوا بهن حيران لما بعد:

مہار آسمت و متعل جہامت ، چیرے پر ملاقت و رنگ میں ملاحت ، ارہاں میں فصاحت ،  
متفکر میں بلاحت ، بالکلا میں لافحت ، سہانی میں نزاکت ، عکلا میں لڑاقت ، ملاؤں میں قیامت ،  
شرعیس اور سرعیس ، حلاؤ و بائیس ، سر پر قلہ و رنگیں ، احو میں صمائے ذریں ، بکلا کر پنا ، بکلاؤ  
دل و دہاں ، اگل ساوہ و فہاں ، ملل مت کی برہاں ، یہ تھے حضرت مولانا عبدالمکودین پوری ، العلیہ  
پاکستان ، بحر البیان ، عت ہوئی انہیں ہم سے چلے گئے تھے ان کی یاد فرم کہہ دل میں جنوز آبا

۴۵۷

آنکھوں میں ہنس کے دل وہی میں ہمارے

میں نے غلامانہ شوق و جہاری اور ناگوار سعید و ملوی اور خاشی اعلیٰ اور شرعاً و آبادی کا زمانہ  
نہیں پایا لیکن اٹھ اٹھو میں حضرت دریں پارسی جیسے عظیم خلیفہ و اعلا کی یہ آخری خطابت و موصفت  
سے محروم نہیں ہوا۔ جو مزید یہ شرف نہیں پاسکتے تھے کہ اے حضرت دریں ہستی کی تقریری کی کیا قدر تھی  
کہوں آپ کے خطابت کی آپ دہاب شراب ناب ہر چنگ و آب سے بڑا کریم و انگریز تھی آپ کی  
آواز غمر و ابل صوائے عقل و اوروائے عقل کی بازگشت ہوتی تھی آپ کا دور و بختی کی چمک کو کون سے  
کی ایک ستاروں کی ایک ہر پہلوں کی چمک کا عکاس تھا آپ کی بات دل سے اٹھتی تھی اور دلوں  
پر گرتی تھی آپ نے لے لے تھے سوئی دلاتے تھے سامعین بھر جے تھے ہر آپ کے ساتھ گھر جے تھے۔  
آپ کی تقریر مریض، سچ اور سچی ہوتی تھی سعادت علم کے ساتھ سرائیکی لہجے کی عداوت سے آپ کی  
خطابت کا لہجہ و آواز ہر جہاں تھا۔ صحابہ اہل بیت، رضی اللہ عنہم کی محبت آپ کے رنگ و روپ میں بھی

ہوئی تھی، مگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی تحریر کا سامنا میں اس میں کجی محبت کا سرمایہ نہ تھا۔

پہلو کیے اعزاز محل اعلیٰ محترم

نہ سے لکھی جا رہی ہے

عصر حاضر میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ ”آدمیہ خاندانی فکر“ راجستھانی ہے اور ہر ”آدمیہ“

میں پر حق اعداد کیجے ہوئے ہے تو اس قصہ و حادثہ غلیب کی کن خدمت سے غصوں بھرتی ہے۔

پھر کی زندگی اس نے ابھی میں سحر

برطریقہ حاصل آداب زندگی ہوگی

اللہ تعالیٰ جو اسے خیر دے، یہ سب کچھ حضرت مولانا شبلی رحمتی کے ہاتھوں سے ہو گیا۔ آپ نے

معترضہ دی ہارٹ کے چند خطبات المجدد کے ہیں جو اعتقاد آسمان کو یا زمین کی فضا پر بھی آپ کا

تصور رکھنا چاہیے کہ اگرچہ ان کے پاس توڑ پھوس کا ہر شے ہوتی ہے مگر ان کے پاس توڑ پھوس کا ہر شے ہوتی ہے مگر ان کے پاس توڑ پھوس کا ہر شے ہوتی ہے

کھانا اگرچہ ایک اہم بات کی طرف توجہ دلا، ضروری سمجھتا ہوں، مہیلا شعور کا حسن ہے جو رنگ آمیزی

یہ دعا کامل ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اس دعا کو پڑھ کر جو شخص بیمار ہو جائے، اس کا دل بہال ہو جائے گا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو شخص غمگین ہو جائے، اس کا دل بہال ہو جائے گا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو شخص غمگین ہو جائے، اس کا دل بہال ہو جائے گا۔

میں عام طور پر نرسنگ کونسل سے کام لیتے ہیں، حضرت دینے پر ہی کے مواظہ بھی اس سے

برائے نام آپ کو اس کے ساتھ لڑائی ہو گی خاص دوسری ماحول کی۔ چنانچہ آپ کو یہی فکری طور پر معلوم

[illegible]

دھمپت علی دینی احادیث کو اٹھا کر حدیث لکھی، پھر اسے کتبہ میں جمع کر دیا۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس شخص کو نہیں چاہتا۔

[illegible]



دیکھتے دارالعلوم دہلی نے ڈیرہ ہارون کو جس سے مساجد اور مدارس بنائے گئے مگر جھوٹا رہا  
پاکستان میں نہ مل سکا اور یہ بہترین زمین کی کھدائی کر رہی ہے۔

شیخ احمد سوانہ کو اس کی روزانہ طبیعت اور اس کے روحانی امور، مسٹر محبت سیاست دان تھے  
موجودہ اور ملت محمودی، جہاں میں اس کی جگہ پر کھدائی ہوئی تھی، قاتل دیکھا گیا تھا۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان مرحوم ہیں تھے۔  
حضرت مولانا سید امجد حسین صاحب محبت خیر و احسان، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔  
حضرت مولانا شریف علی خاں صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔  
حضرت مولانا سید امجد حسین صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔  
رسول تھے۔

حضرت مولانا شریف علی خاں صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔  
شیخ علی خاں تھے۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دہلی، مسٹر سیاست دان، اہل دہلی تھے۔  
دارالعلوم دہلی نے ان کے ہزاروں روپیہ کی مالیت کو ایک ڈیڑھ سو روپیہ پاکستان میں سے کام  
کے جو تھیں ان کی مالیت کو کام میں لایا گیا اور تمام ہزاروں روپیہ کام کر کے اسے مسٹر محبت سیاست دان  
کیا ہزاروں روپیہ کی مالیت کو کام میں لایا گیا اور تمام ہزاروں روپیہ کام کر کے اسے مسٹر محبت سیاست دان  
دعا خانیہ کو کام میں لایا گیا اور تمام ہزاروں روپیہ کام کر کے اسے مسٹر محبت سیاست دان

ان کے پاس تھیں کہ یہ مسئلہ فوجداری کے تحت دہلی کی عدالت میں لایا گیا ہے۔  
شاہین انکوائری کے تحت دہلی کی عدالت میں لایا گیا ہے۔

ان کے پاس تھیں کہ یہ مسئلہ فوجداری کے تحت دہلی کی عدالت میں لایا گیا ہے۔  
شاہین انکوائری کے تحت دہلی کی عدالت میں لایا گیا ہے۔

## دین پورٹی کے موتی

مولانا محمد انصاری دینی پورٹی (موتی سدا گشت ع ۱۹۸۷ء) کی تقریر اور تحریر تصانیف اور بلاغت کا شہکار اور ہم وزن قائلین اور محروقات سے عربی موتی تھی حضرت کا جنی انسان احمد شاعر آبادی کے بارے میں آپ کے کائنات کا نظریہ تھی۔

انسان پر خدا کا احسان تھا کیا جب انسان خدا پر ہمارا تھا ہر وہ جان تھا تمام قرآن تھا وہی شان تھا علماء کا قدرہ ان تھا عاشق نبیؐ آخر ان میں تھا ہر دم کی مسکنات کا حال تھا علماء کے زمرہ میں شامل تھا دشمنوں کا حبیب تھا ان میں بنے تھا خوش نصیب تھا فصیح تھا خوب تھا بجا کہان کا خطیب تھا کاغذ جاری تھا خط اس سے راضی تھا کاغذی کے دست میں کاغذی جہنم میں حیاتی طریقت میں دعا تھی دعا تھی مہمان نواز تھا، کامیاب تھا ہر فرد کا طبع سے ہے یا از خدا سلام کا شہار تھا، پادشہ صومنا تھا، چلے ہو رہے ہیں دعا تھی۔ خبر ہے زینت خبر تھی مسجد ہے خطیب تھی، بیچیاں ہیں لبا تھی رہا بیوی ہی سہاگ اجڑ گیا تھی ہے مانی تھی ہزار ہے کاغذ تھی مکان ہے تکیں تھی سب کی سوت پر تھیں تھیں۔

والہ کاغذی ہر دم کو گرم نہ کرے والا نہ ظن اور الا تصور لو کا مڑو سنا ایک سا فریب کلی  
موتی کاغذی ہر دم کی نگاہ۔

آسان میری لہ چ شبنم انجلی کرے

حضرت مولانا محمد اسماعیل گامادی جن کی خواہش یہ ہے کہ کتاب ترتیب دی گئی کے بارے میں  
حضرت مولانا عبدالحکیم رحیم پوری کی تقریر کا شکریہ ہے۔  
۱۹۸۶ء میں حضرت مولانا محمد اسماعیل گامادی کو انور میں شیعہ خاندانوں کے بھوکڑا کر کیا گیا  
تو حضرت رحیم پوری نے ان کو سخت جواب دے اور یہ تقریر کو ان کی نظر میں نہ آجھاوا۔

مرب

باجو کر حضرت مولانا محمد اسماعیل گامادی جو عظیم  
شخصیت تھے۔  
سے آئیں جو ان کے قریبی گزنی و بیانی  
ایک سیرت نگار کی نظر میں تھے۔  
سے تو سنت پرستوں کو ان کے شرافت کا اندازہ  
اسے عوام اور دانشوروں کی نظر میں آیا تھا۔  
رشتہ دار، متعلقین، آریہ، اشراف، صوفیاء، فاضل  
دعوت، سیرت و تاریخ نویس (اسم)

۱۰  
۲۷  
۸۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

توحید باری تعالیٰ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحْمَدُ بِرَبِّهِ وَالْعُلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى خَلِيلِهِ  
وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى خَلْقِهِ الرَّاجِينَ  
فَقَهَدَتِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَرْوَاحُ وَنَسَمٌ قَسِيمًا خَيْرًا خَيْرًا مَا بَعْدَ:

فَقَامُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، أُمْ أَلَيْسَ لَكَ عَذَابٌ يُعْطَى،  
وَلَا تُغْنِي عَنْكَ كُنُوزُكَ أَصْفَى

وَقَالَ لِي هَبْنِي خَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ غَنِيٍّ بِأَمَانَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا غَنِيٍّ قُلْتُ  
غَنِيٍّ بِمَنْكَ مِنْ عَشِيَةِ الْيَوْمِ وَغَنِيٍّ بِأَمَانَةٍ عَزَمْتُ فِي تَسْبِيحِ اللَّهِ بِوَعْدِكَ غُفَّتْ عَنْ  
تَخْلُوعِ اللَّهِ

وَمَا كَانَ هُنَا عَلَى اللَّهِ غَيْبٌ وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ  
تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

وَمِنْ نَبِيٍّ مِمَّنْ تَزَنَّى ذَا ذُنُوبٍ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَوًى  
فَوَعَدْنَاهُ جَنَّةَ مَغْرُورٍ وَأَنزَلْنَاهُ فِيهَا  
مُذْنَبًا رَّجُلًا مِّنْ أَهْلِهَا يَأْكُلُ وَفِيهَا  
نُفُوسٌ مُّتَوَلَّيَاتٌ وَمِنْ دُونِهِمَا  
مُتَوَلَّيَاتٌ يَدْخُلْنَهَا خَائِفَاتٌ  
وَهُنَّ مُتَعَلِّقَاتٌ بِالْأُولَىٰ  
وَهُنَّ لَبِيبَاتٌ وَلَمْ يَعْلَمْ  
ذُو الْقُرْبَىٰ وَأَنذَرْنَا  
عَذْرَاءَ نَدِيمَةٍ يُّوعَدُ  
أُولَئِكَ فِيهَا أَزْوَاجٌ  
مَّخْضُوعَاتٌ لَّيْلٌ  
مِّنْ لَّيْلِهَا يَلُكُّ  
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ  
غُلَامَيْهَا فَشَرُّوا  
بِهِمَا فَكَفَىٰ لَهُمْ  
حَسْرَتًا مَّا أَفْعَلْنَا  
بِهِم يَوْمَ الدُّنْيَا

[illegible]

وَلَقَدْ هَمَمْنَا خَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَلَّكَ لَنُتَبَّ بِاللَّوْنِ الْمُنْعَمِ  
وَلَقَدْ هَمَمْنَا خَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَلَّكَ لَنُتَبَّ بِاللَّوْنِ الْمُنْعَمِ  
وَلَقَدْ هَمَمْنَا خَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَلَّكَ لَنُتَبَّ بِاللَّوْنِ الْمُنْعَمِ  
وَلَقَدْ هَمَمْنَا خَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَلَّكَ لَنُتَبَّ بِاللَّوْنِ الْمُنْعَمِ  
وَلَقَدْ هَمَمْنَا خَالِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَلَّكَ لَنُتَبَّ بِاللَّوْنِ الْمُنْعَمِ



وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَمَا تُخْرَجُ فَيَأْتِيهِمْ بِفَضْلِهِمْ بِفَضْلِهِمْ  
خُذُوا اللَّهُ تَزَلُّنَا أَلْفَ جَمْعٍ

موسیٰ کہ دوپٹے دجڑی لڑائی \* چہ ششیر پختی نمی بر سرش  
اسید و بر آتش ہنشد زکس \* ہمیں است بنیاد توحید و اس  
توحید کی لانت سمجھوں میں ہے اوردے \* آسماں میں ملتا نام دیکھیں اوردے  
بال سے ڈرنے والے آسمانی نہیں ہیں ہم \* سوہد کر چکا ہے تو احسان اوردے  
عالم کائنات کی ذات ہے ہم دنگن سے بلند \* خدا کا حسن اکتاب اکتاب لا اکتاب  
لیاں در مصطفیٰ کا کیا کہا \* اسما بشرک جو سعادت لی نہیں سے لی  
معان محدث محمدنا بمقتاضی \* ولکن محدث عفا فی سبیل محمد

مدرسہ عربیہ اسلامیہ

کرم حاضرین، کرم سامعین، دامت بکرم، دعا امت مومنین، سید کرم برادر کرم، خطیب  
اعظم نے اپنی اوریچانہ، بظرفانہ، صور خانہ، کلامان، کلام سے ہمیں نوازا اللہ تعالیٰ ان کے کلام  
میں ان کی عمر میں گل میں ان کی زندگی میں ان کے اس خطابت کے اعلان میں خدا عز و جل ترقی و کامیابی  
عطا فرمائے۔ دل خوش ہو رہا تھا کہ سوانا کا بیان کلام اوردے اور ہم خطوط جوتے بہت کچھ مساکن خطوط  
ہوتے۔ میں خطکار دماغ کے لیے کڑا ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اسلام پاک رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اب  
بال بھاگ رہا ہے اٹھائے کھڑا ہے ہیں آپ کا اعلانہ، جوانی و فراں یہ آج کا جم غفیر، کلمہ کلمہ چاہے  
کا ذوق و شوق چاہے بھی نہیں جلتے۔ جہاں سے جہاں سے جس اعلان سے محبت سے آپ پہنچتے ہیں اللہ تعالیٰ  
آپ کے ہر لمحے کو منظور فرمائے۔

میں نے تیار ہی تو کی تھی میں قریب، قلم، خط و سہ، دلائل، رسول مقبول، ذی الکرمین، ذی  
الرحمتین، ذی البیضاء، حق، ذی المنورین، خط و کلام کا ذکر کروں، پھر مجھے جلسہ دلوں نے کہا کہ آپ  
صلی علیہ وسلم پر تقریر کریں۔ مگر جب یہاں میں بیٹھا تو اللہ کی طرف سے دل میں یہی بات آئی کہ ان آیات کی  
تفسیر ہی میں تقریر کیا کروں، ان شاء اللہ تعالیٰ، تقریر ہوگی اللہ کا قرآن ہوگا، کلمہ کلمہ، کلمہ کلمہ  
ہوگا۔ مجھ سے وہ چارہ، زبان ہوگا۔ جہاں سے لے اٹھتا، اللہ کا مسلمان ہوگا۔ اللہ ہمیں دلوں، نفس



میں پھر کی آیتوں میں قرآن شروع کیا، لہذا عیسا و رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہما وسلم قرآن پڑھتا چاہتی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے ایک صحابی نے کہا میں جس کو مجبور دہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہتے جاتے تھے اور فرمایا پڑھتے رہو صلی اللہ علیہ وسلم غریب اور دہے میں ہمیں دعا میرے دہے ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں قرآن کی تلاوت ہوتی تھی۔ میری مجلس صدیق بکھی ہیں کہ میں نے اکثر قرآن کی آیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی ہیں۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم آگاہ تھے میں قرآن پڑھتے رہے دیکھ کر اکثر قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر لیا کرتے تھے۔ دعا کرنا اور ہمیں بھی اس کتاب کا ادنیٰ حفظ فرماتے۔

میں صرف ایک آیت کی تلاوت کی تھی کفر خ کرنا ہوں پھر میں شام کا ذکر دہے ہوا تھیں علیہ السلام کے موضوع کو لے آگے چلوں گا دعا کرنا ہمیں علیہ السلام سے یاد نصیب فرماتے بھی ہیں شام کا اہم کراچی کے دروازے سے حق کی بات گرائیں گے سنا نہیں گے سمجھائیں گے کہ دینی کون ہوتا ہے یہ ایک موضوع ہے قرآن کی تفریب میں خوف خدا یا آقا کی کائنات کا کوئی کون کا اہل نے فرمایا ایہا اللہ فلو لم تفلح و ما لے کلی ما لے کفر سے ہوا ہوا۔ حضور کو نے ہر کفر کیا فرمایا کرتے تھے ہر نبی کریم کے پیروں پر شکرا ہوتی صحابہ کہتے ہیں جب بھی ہم نے حضور کو دیکھا۔ سبحان و رسول اللہ عیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر ہم ہوتا تھا ہر ہم ایک دوسرے کا اس طرح دیکھتے تھے کہ ہر صاف کرے چھ عین دن کی ہر ایک لگی ہوا اور سو کی ہوئی کہ کچھ دہے ہوں۔ اللہ ہمیں لگا ہوں میں بھی اس دعا کا کرے۔ یہ کچھ یاد ہے فی وجہ اعنی علامۃ المؤمن میرے محبوب و غیب نے فرمایا کسی مسلمان کو کچھ کرے پر شکرا ہوتی خدا و عبادت سے لگا دے یا یہ بھی مومن کی علامت ہے اور ہو جاتی ہیں کچھ کہے کہ بے چارہ گمراہ ہوا۔ میرے لکے ہو آج یہاں خود ہے یہاں آج سب ہوا گمراہ کا گنا ہوتا تھا قرآن نے میں سمجھتا ہوں تو میں نے قرآن میں پڑھا تھا کہ وقل للسلیمان الکھرو والاسمعوا للہذا القرآن والوہابہ کافر کہتے تھے کہ جب قرآن پڑھا جاتے تو خود کہہ نہیں سکتے ہیں کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو خود کرتے ہیں۔ دعا کرنا اللہ ہمیں وہ پا سدا کرنے کی توفیق بخشنے۔ (آمین)

علی الاطین حضور میرے یہاں حضور ہونا کے مسلمانوں حضور قرآن سنو صلی اللہ علیہ وسلم

منور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مدح میں دے کر گنبد قطری میں حدیث کے تحریرے میں آرام فرمائے  
چلے گئے۔ فرمایا میں مدح میں دے کر چار ماہوں تو رکت فیکم ہسرن تو رکت فیکم ہسرن  
تو رکت فیکم ثقلین ان تظلو اما تمکم بھما اور چلے مدح میں دے کر چار ماہوں  
چار ماہوں مسلمانوں جب تک تم میں مدح میں دینا کی گرائشیں ہو گئے۔

کتاب اللہ و سنتی ایک اللہ کا قرآن ہے ایک کلمہ کی زبان کا فرمان ہے، ایمان لے  
مسلمان ہے جو چھوڑ دے بے ایمان ہے مطلقاً ہمیں دونوں چیزیں عطا فرمائے۔ کتاب اللہ بھی سنت  
رسول اللہ بھی۔ قرآن کہتا ہے کہ ایمان خدا تعالیٰ سنتی مسجدوں پر بھڑکنے والوں، نگرانے والوں  
والوں، نماز گزار کے حوالہ فرمایا جب کسی مسئلہ میں بحث ہو جائے ایمان نہ اٹھا، ایک دوسرے کو کافرن  
کہو، مسجدوں میں بھڑکنے نہ کرو، ایک دوسرے کی مسجدیں اور عید گاہ چھو نہ کرو۔ خود وہ اہل اللہ  
کے رسول کے قرآن سے پرہیز، مصطفیٰ کے فرمان سے پرہیز، اس کتاب و سنت سے بے  
دعا کرنا، ایسی کتاب و سنت پر ہر مسئلہ پر کھینچ کر توفیق دے، سونے کی کوئی پرکھا کرنا، حقید کی  
ہر بات کو قرآن و حدیث پر کھرا کر دے۔ جاگ رہے؟

ما انہما العترة ثم قالوا فرمایا محبوب کرم خدا کا کڑے ہو چکے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کڑے  
ہو کر تقریر فرماتے تھے، ایک اہل کفری فرماتے تھے، خیر کے چرے پر سگڑا ہوتی تھی، میں بات  
کرتا تو تمہیں ہنسی میں مصطفیٰ تمکو فرماتے تو تمہاری کرسی نکلتی تھی۔ انا کلمہ وای الصور میں  
نصابہ اور اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ دیا آج ادا ہو چکا کے ذریعے اس میں ہندو، بڑا اعلیٰ تک  
تو ملا تھی، رہی ہے، میرے محبوب کی بچہ اولاد کے سونچ پر خیر، جگر کے ستر چڑا (۱۰۰۰) بھائیوں تک  
آجہ بھائی تھی۔

قیامت کے دن بھی خطیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے فرمایا انا خطیبکم  
انما الصوگ کی حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا انا سید ولد آدم، انا نوال الناس  
انما بعثوا وانا فاصمهم الاولاد وانا خطیبکم انما تصورا خدا تعالیٰ انہیں منتخب کرے گا  
انہما، رسل المرسلین تمام کائنات، تمام مشرکی مخلوق اللہ فرمائیں گے اب خاص مشرک و عیسائی محبوب اب  
خطیب دیتے ہیں۔ قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطیب ہیں گے، سب کو ایمان اللہ۔





کیف اورد جہلاً کیف اجمع العقل علی الجلیل علیہ السلام کہ ہے عقل میں کیا کروں مگر میرے لئے ہے وہ اس کے بقدر میں ہے یہ اختیار کرنا ہے (اللہ کر)۔

حضرت نور علیہ السلام کا بیٹا سائے کھڑا ہے ابی بنی من اقلین و ان اقلین اقلین سوळा ایہ میرا بیٹا ہے اس کا بیٹا پانی میں فرق نہ کرنا حضرت نور علیہ السلام کہتے ہیں جتنا فرق وہ خود ہے جیسا خود خدا کا ارادہ ہے کہ نور کے سامنے فرق ہو جائے فرق ہو گیا یا کچھ گیا، ارادہ کرنا یہاں (اللہ کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کو ام کہو یا لایا انصرب الفصل میں کہہ دینا میں پانی داخل کر لی لی جنب کے مگر نہیں ہوں گا اللہ نے فرمایا ایہا النبی لم نعزم ما احل اللہ لک ظہیر جو میں نے طہا کیا وہ حرام نہیں کہہ ہے وہ شہداء کی یاد کرو، چنانچہ اسے گناہ طہا حرام کرنا آپ کا کام نہیں حرام کرنا میرا کام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہے کہ جتنا چاہوں کیا چاہوں (بخاری) امید اللہ من الی کار۔ جتنا ہے پائے اللہ نے فرمایا لا تمصل علی احد منهم مات ایذا ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ارادہ نہ چاہو۔ نبی کا ارادہ ہے کہ اس کی قبر پر جانوں اللہ نے فرمایا لا تمصل علی قبرہ اس کی قبر پر مت جانا۔ کیا کا ارادہ ہے یہاں جانی لاکھوں اللہ نے فرمایا لا تمصلو لہم فولا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ قلن یغفر اللہ لہم آپ کہ ستر دفعہ بھی اس کے لئے سناؤ نا بھیجے گئے صاف نہیں کروں گا اب کسی کا اختیار نہیں کہ کہ ہے؟ (اللہ کر) میں چاہے جیسے ہوں ہوں پوری دنیا کو یاد سے پہنچا کرتا ہوں دکان سے جواب دے لڑائے نہیں آیا جو لوگ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں وہ وہی کے مگر ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ جاتے ہیں تو جہاں تک کیا ضرورت ہے یہ علماء دین انکار کیوں ہے؟ ان کی طرف بار بار کیوں دیکھتے ہیں؟ خاک کیوں کھتا ہے ملک من الیہ الغیب نو حیہا اللہ فرماتے ہیں علیک عالم لکن تعلم ظہیر تھے علم نہیں تھا یہ میں نے عطا کیا ہے سارے کو جہاں اللہ۔

۱۰ سے چار سے جتنے کورنا داخل نہ ہوں آپ ہوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں سارے قرآن میں عالم الغیب کا لفظ کسی ہی دہی کے لئے نہیں کہ کے لئے ہے؟ (اللہ کر) لے لے لے لے لا یغفل من فی الشفوات و الا زمی الغیب و لا اللہ زمین آسمان کی تمام جگہیں ساری جہاں کو کہن جانتا ہے؟ (اللہ کر) قرآن میں ہے جہنۃ علیہا فی الغیب لیب کی جاؤں اس کے پاس ہیں۔

اے میرے محبوب اعلان کرو کہ لا الہ الا اللہ لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب فہم سے کہو۔ (ولا اعلم الغیب) اہل اعلان کریں عالم الغیب میں نہیں دیکھتے آتے ہیں۔ پھر حضرت اس کا ترجمہ کر دیا میں عالم الغیب نہیں عالم الغیب فی اللہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں باری صاحب قہر کے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں) میں صرف مٹی چار سوئی دیتا ہوں۔ لکھتے بھی آئی۔ صادر بارغ غراب نہیں ہم ظہر کے چنے کو کھدوی مانتے ہیں کوئی شاماد میں صرف محبوب کو نام نہیں اسلام لایا۔ میں اللہ کی قسم درود سے کہتا ہوں واللہ العظیم رب علو العزالی کی قسم ہے میری کہ امت کا نبی مانا ہوں مگر عرب کو نہیں مانا ہے نبی مانا ہوں۔ سارے کو نہیں مانا ہے (نبی مانا ہوں) نبی الانبیاء الخلف الانبیاء وہ انبیاء میرا نبی نبی الانبیاء امام الانبیاء کو جاننا اللہ۔

جو خیر صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہن کی قرین کرے وہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے آپ صبرائی کریں سوچیں۔ آپ کو جھکا دیا جا رہا ہے۔

حضرت ابن کرم باگربی عالم الغیب ہے تو وہی کیوں آئی؟ نبی ہر جگہ حاضر ہوا ہے تو صبرائ کیا ہے؟ جاگ رہے ہو یہ بتائی کیوں ہے؟ یہ کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ یہ دودھ پلایا جا رہا ہے یہ سحر جڑ لڑھکتے کیوں آئے؟ پہلے آسمان پہ ہیں تو دھڑلے لنگھار میں کیوں ہیں جاگ رہے؟

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہیں تو ہجرت کیا ہے؟ یہ کب سے وعدہ کر چکا ہے؟ یہ بیوقوف پرست ہمارے کہہ رہا ہمارے کہہ کر کہہ رہے ہیں ہمارے احسن بہت رہی بیت اللہ کا خوبصورت ہے آج قوم ہمارے کے کہ کھڑی ہیں میں کہہ رہا ہوں۔ سارے کو جاننا اللہ۔

صحابہ کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات نہ سوئے۔ یہ حال اذان پہنی کیوں نہیں کر رہا ہے؟ یہ مرنے والے کہہ کر کہہ رہے ہیں؟ یہ مرنے والے کہہ کر کہہ رہے ہیں؟ یہ حضرت علی کی زبان پر کہہ کیوں؟ لڑا ظم سے بول کیوں نہیں رہے۔ یہ صحابہ کی اڑوں میں کیوں جا رہے ہیں؟ روتے ہوئے جا رہے ہیں کہ لوگو! آؤ اللہ کے مخالف ہو گیا تم ہم سے جدا ہو گیا سارے کو جاننا اللہ۔

یہ بتائی کیا کہہ رہی ہے یہ ہمیں اللہ جنت الفردوس ما واعدت نہیں میں آپ کو بتا رہی ہوں۔ کہہ رہی ہوں تو کھانچے اللہ عقیدوں میں نہ چور۔ عقیدہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو تین سال تک سے مدینہ نہ لے دے مگر اہل ہا ہے تو ایک راست میں ساتوں آسمانوں کی پیر کر رہے۔ علم غیب میں





تقریباً ہے۔

میں چار سو تین سو بیس خیر عالم طلب ہے قرآنی کا انکار کر رہا اگر ذاتی خدا کا نور خدا کا صبر ہے تو نبی کا خاندان ختم۔ میں پوچھتا ہوں کہ حنفی کریم خود تو نور ہی ہے اور نبی کا ابا مہدی علیہ السلام ہے؟ انسان کھنڈ؟ انسان کون ہے؟ مہدی علیہ السلام کون ہے؟ نبی کے دس بیٹے کون ہیں؟ اچھو بھوسہ ہیں کون ہیں؟ نبی کی چار بیٹیاں کون ہیں؟ کیا وہ حرم کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تو عائشہ صدیقہ خاتون ہے قرآنی کا خاتون سے نکاح ہو سکتا ہے؟ تم تو سدا خاندان علی المراب کر رہے ہو۔ اٹھ بیٹھے آپ کو بے ادبی سے بچائے۔

جس میں دلائل سے بات کر رہا ہوں ان شاء اللہ عقیدہ صحیح ہوگا۔ کون ان شاء اللہ عقیدہ صحیح ہوگا؟ حضور نور نبوت ہیں۔ نبی نور علیہ السلام ہیں۔ جس کو جبرائیل کہتے ہیں وہ پہلا ہے۔ پہلا پروردگار پڑا نبی اور پڑا رجب وہ گیا۔ صوفی علیہ السلام کہتے ہیں جہاں جہاں ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے کرداروں حصہ کا نور ہوتے تو ساری دنیا حنفی کو کچھ نہ کچھ ساری دنیا جہاں جہاں ہے۔ کچھ میں آ رہی ہے؟ (جی ہاں)

اب میں کہہ رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور حقوق ہیں نور نبوت ہیں رسالت ہیں۔ یہ جو کہتے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد من نور اللہ یا ملا کہتے ہیں۔ یہائی کھٹک آ رہی ہے؟ اٹھ بیٹھے آپ کو ہدایت مظلومانے۔ حاضر حاضر مانو گے تو دوستو سراج اور ہجرت کا انکار۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچے رات کو تشریف لے گئے یا پہلے ہی موجود تھے؟ اور کسے سے گئے یا پہلے سے تھے؟ اور رات سے پہلے گئے یا انکار کس کا ہو رہا ہے؟ یہ تمہارا کس کے لیے کڑے ہیں؟ جو ہر رات ہوتا ہے اس کے لیے انکار ہے؟ (انہیں) بھر جا لیے طلحہ بحث حق میں ان سناں میں نہ جانا چار اٹھاس لکھتے۔ عالم علیہ السلام کے تو نبی کا انکار۔ ذاتی نور ہونے کے تو ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا انکار۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر جبرائیل مانو گے تو شہادت کا انکار کو کس چیز کا؟ (شہادت کا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت برحق ہے۔ انجان حنفی کا کام ہے دنیا کس کا کام ہے؟ (انکار)۔

یا ایہا المدثر قم فانزلنا ابیہم قمیزی ہی آخری قمیزی ہی تو فتح کروں اللہ تعالیٰ میرے

اس سارے کئے کو ہدایت عطا فرمائے۔ ہم ظاہر ہیں کہ اگر کچھ ایک دوسرے کا سامنا نہ کیا جائے اور کچھ  
 چھ چاکر کر لوگ اسے نہ مانتے ہیں کہ میں ہماری اعلیٰ حدت ہی اور سوا نہ سمجھا لیا جانے کی تاک کیا گیا  
 نہیں ہوگا ہم کو اس لئے نہیں آئے، بلکہ انہیں آئے، بلکہ انہیں آئے ہیں، بلکہ انہیں آئے ہیں، بلکہ  
 آئے ہیں، بلکہ انہیں آئے ہیں۔ قرآن اور حدیث کے کلمے آئے ہیں، ہم کو اصل اللہ علیہ وسلم کے  
 روئے کار اس حد تک آئے ہیں کہ ہمیں ہدایت بخشنے لگے (آمین)۔

لہذا اس مولوی کو یاد کر کے جس نے انکسار سے گزری، چھ نہیں ہو سکتا تھا تمام اوصاف میں حضور  
 قہر مبارک اور انعام کا ختم کمال اس نے انکسار کی ہے چھ رہا اسے کھدے، بلکہ وہ بھی کچھ اعلیٰ قدر کا کتاب  
 وضع پر لکھیں عطا فرمائے۔

سُئِلَ بِهَیْئَتِیْ لَا اِیَّہُ الْعَصْرَ لَمَ فَاَنْتَلُوْا :

اے کمال روز سے دہائے اعلیٰ تھے اس چادر کا بھی ذکر کیا جو چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر تھی، اور اس حد تک اسے یاد ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک میں جیسے  
 قدموں میں، چھائی تھی یا قرآن پر چھائی تھی، اچھے جواب دہ۔ حضرت صدیق اکبر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے حوالہ پر چادر چھائی؟ انہیں یاد ہو جائی؟ میری مثال نے؟ انہیں انکسار دہل نے؟ انہیں  
 ایک لاکھ چھ چھ ہزار جواب دہ؟ انہیں یاد کیا ہے؟ چادر حرام کے لیے نہیں یہ چادر جہنم کے لیے  
 ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر ختم کے کام آئی، اعلیٰ نہیں دہل کی حدت عطا کرے، ایک ختم  
 کو یہ کہ ان دیکھا تو قرآن میری صدیق اسی محبوب فرمایا اگر کچھ انہوں نے میری چادر سے دہلا  
 لیا جیسے آئینہ میرے محبوب کمرے ہو گئے آکا نہ تھکا کام کر دے، دیکھا تو انہی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کدو مبارک دیا میری اہل بڑائی نے کدو سے پر ہاتھ رکھا، اب ان کو کدوئی سے چیلنے لگی تو  
 ظہر صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر تار کے اس کے قدموں میں چھائی۔

یہ کی بہن لکھے آئی تھیں؟ انہیں یاد ہے؟ انہیں یاد ہے؟ انہیں یاد ہے؟ انہیں یاد ہے؟ انہیں یاد ہے؟  
 لہذا جیسے یہ حدیث اعلیٰ عطا کا ذکر کر دہا تو رات گز رہا ہے کچھ معلوم ہے کہ ان کی سرکاری تھی اس کی  
 تقریریں ہیں اس کا سامنا ان کہاں ہے کہ ان کا اعلیٰ۔

میں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلاسی مبارک کے ستر وہاں ملتا تھا، میں یہ

بھی معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے کچھ دور سے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے شون کھتے ہیں۔ کہ وہ بیان اللہ۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں۔ تیس لاکھ تیس ہزار دو سو پچھتر (۳۰۳۷۶) حروف ہیں ۳۰۰۰۰ حروف ہیں ۱۱۳ سورس ہیں ۱۳۰ کی ۱۰۰۰ آیتیں ہیں اس قرآن مجید میں خدا کی قسم ۳۰۰۰۰ حروف و الفاظ ہیں۔ یہاں پر قرآن میں تقریباً ۳۵۸۰۰ حروف و الفاظ اللہ کا ہے۔ ہمارے کہ وہ بیان اللہ۔ ہمیں قائل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انوشی کا نام قصویٰ عزویٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گزے کا نام حبیب تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر کا نام رسول تھا۔ نبی کریم کے گزے کا نام ولیر تھا میں یہ بھی معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کج خلق نہ فرمائے۔

یا ایہا المفسر قم فافعلو :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمان لے کر تفریر فرماتے تھے۔ یا مصلیٰ کہ۔ نبی کریم کو مارے کر تفریر نہیں فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تفریر چند، صحت زیادہ سے زیادہ میں صحت۔ چھ الوداع میں میں صحت ہوگی میں سمجھتا ہوں اسے سند و قیامت تک موتی نہیں دے سکا جتنے محبوب نے چند صحت میں پہلی صحت کو لٹو لٹو مکھون عطا کرنے، ہر جملہ میں دین، حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی تفریر کہ آج کل یہ تفریر بھی لڑتی کر پڑتی ہے یہی کہیں ہوتے ہیں یہی کہیں کہ ہم صحت قلند۔ حضرت کری کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزے ہو کر تفریر فرماتے ایک اگلی گزری فرماتے تھے کہ وہ بیان اللہ۔

اور نبی کا ہر لفظ دین ہوتا تھا خبر کا ہر جملہ دین ہے۔ لا محبوبان کو نہ گاہے، لا مشرک باللہ ان الشریک لظلم عظیم خدا کے ساتھ شریک نہ کرنا یہ ظلم ہے کہ یہ ظلم ہے ان کو مارا ان اللہ لا یفسد ان مشرک وہ محبوب جس نے میرے ساتھ ذات اور صفات میں شریک کیا خدا کی ذات واحد ہے خدا خالق ہے کوئی اور خالق ہے لا انھیں (تو) کہتے خدا ساری کائنات کا مالک ہے کوئی اور مالک ہے؟ خدا ذاتی ہے کوئی اور ذات ہے؟ ہم کہتے ہوئے اس بولی والی احمد خدا فرماتے ہیں میرا مالک ہی کہوں گا جو قصیر ہے میں مالک کہوں گا۔ یہ بھی ظلمی کہ ہم نے خود سے کوئی ظلمی کر رہا ہے۔

حقائق عقل میں کتنا ہے مثلاً رنگ ہی کون گانہ میرے بھائی رنگ کون ہے؟ (اظہار) رنگ  
 یہ اندر ہی کون ہے؟ (اظہار) رنگ رنگ کون ہے؟ (اظہار) آنکھوں کے تمہا رنگ ہر عقل ان اصل اللہ  
 معکم و انصار حکم فرمایا میں رنگ ہوں چاہوں تو کالوں کو ہر کردہ آنکھوں کو اندھا کر دوں رنگ  
 کون ہے؟ یہ جو تیرے ہٹے بیٹے ہیں ان کا تو رنگ ہے؟ یہ جو اندر اس میں مل رہا ہے تو رنگ ہے  
 یا وہاں؟ تو اپنی جان کا رنگ ہے؟ اپنی بیوی کا؟ بچہ لکھ چلے گا وہ دوری ہے حضرت ہمارے  
 ہیں۔ رنگ کون ہے؟ بلکہ ہم اپنی جان کے بھی رنگ نہیں ہمارے کو ہے لکھ تو فرما ہاں اللہ لا یخسر  
 ان وشرک بہ محبوب ہوں گا اور اگر شرک کی بخشش نہیں ہوگی۔ و یخسر مطلقون فالک لمن یشاء  
 شرک کے سوا جس کو چاہوں گا عقل میں رنگ۔ شرک میں کہتے ہیں کہ خدا کا حق عقول کو دے دیا چاہی  
 دیا کس کا حق ہے؟ (اظہار) کا اودم ہم رکھتے ہو داتا عقل میں ان عقل بغیر عقل میں عقل بکند  
 عقل بکند نہیں عقل کون عقل ہے؟ (اظہار) بھائی عقیدہ سنے شرک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق عقول کو دے  
 عقل کے حق میں عقول کو شرک کرنا فتح نقصان کس کا حق ہے؟ (اظہار) دے کر مست دیا کس کا حق  
 ہے؟ اندک دے کر مست کا بھائی کس کا حق ہے؟ مزاح دے کر دلیل کس کا حق ہے؟ ہمارے بھائی  
 (اظہار) کس کا حق ہے؟ ہم مہار خود ہوا مہار ہم رہا مہار خود ہوا مہار ہم رہا مہار خود ہوا  
 حق پرستی؟ تیرا کہہ جاوے؟ (نہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روز مبارک کی طرف میں مبارک  
 ہر صحت کرنا ہوں نماز دو رکعت کی نماز دو طرف روزہ سول پاک کے طرف دینے کے لفظ تو دیکھ  
 رہا ہے اللہ اکبر۔ یہ جانتے؟ (نہیں) کھل کر بات کرو۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ فقیر ہی  
 حاضر ہوا ہاں طرف ہے؟ (نہیں) یہاں تو کتنا ہے وہ شہدی جالی ہم لکھ دے اور میرے دادا اچھا  
 چھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جالی ہے یا کمرہ اسودہ یا کمرہ اسودہ اسودہ اسودہ نے جالی چھی  
 تھی؟ (نہیں) بہت بات سن کی کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حدیث و اس حدیث  
 میرے کراہی کے حدود ہیں۔ مصطفیٰ کے چارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میری قبر میں لگا تا  
 میری قبر کی پہچان کر داتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے جوار کی زیارت کرنا۔ بیت اللہ  
 والے کی مہارت کرنا بیت اللہ والے کی؟ (مہارت کرنا۔)

فلعلہ یروا ب هذه الیت من زوال قبری تو چھو نماز اسودہ کا حق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جالی مبارک کا؟ میں کیا ہوں ہر جوار میں دیکھنے کیا ہوں ہم دایا کو دانتے ہیں میرا عقیدہ ہے اس میں

ہر ایک دوست نیکو، بری، سخی، دلی کی خبر بری بری ہے اور اسی لیے۔

[illegible]

چاندی کی ترقی کے ان افسانہ لایسٹر ان بشو یک بہ شرک کی شہرت تھیں مگر  
نئی چاندی جس طرح کسی کی چاندی ہو تو اس کا خود باطن ہوئی اس کے خاندان کا چاندی کی چاندی کو خود  
سے اٹھانے کو غیرت مند اس کو گولی مار دے گا۔ فرمایا جس طرح تو اپنے حق میں اپنے باپ کو  
برداشت نہیں کرتا میں اپنی توجہ میں کسی بی بی کو برداشت نہیں کرتا یہ میرا حق ہے کہ کسی کا حق  
ہے؟ (انٹاکا) آگے سے عدالت کو کانوں سے سنا۔ زبان سے یہ بات تو سنی ہے لیکن دین کر۔ پانوں سے  
چلو فرمایا یہ جو گنا ہے (کارتھ ویشانی) میرا حق تو میرا ہے۔ تو اہل جہنم اگر وہ ہر شر ہو گیا  
اور۔ کراہی تھی بھی نہیں ہو گیا کہیں تھکے (انٹاکا کے سامنے) انہی کے کہتے ہیں (انٹاکا)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری قبر کبھار گاہ خدا کا ہے اللهم لا تجعل قبری عبداً  
اللهم لا تجعل قبری ولداً بعد موتی قیامت تک میرے حوزہ کی عبادت اور کعبہ نہ کرنا اور نہ عبادت  
میری اور عبادت تیری ہو وہاں پولیس کھڑی ہے ایک آدمی نے مجھ سے کہا میں کعبہ کرنا تھا میں  
والے نے یہاں سے (گوداں سے) پکڑ لیا مشرک اس طرح تھی پاکستان میں نے کہا یہ پولیس  
میں کھڑی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کھڑی ہے۔ مشرک کی عظمت میں ہوگی یہ میرٹ ہے۔ اللہ  
ظہر سب قادیان کا حق دیا کریں گے چوں کہ اس کی سرانی ہے اس پانی کے نیچے کو پانا کس نے

تکایا (اللہ نے اس غلط کو کھنکھاسنے والا بنایا جس نے ہاتھ دھوا کر نماز کی گئی کسی نے کہا) اللہ نے اسے ایسے پرہیزگار بنایا کہ اس پر ہاتھ دھونا ہیتم کہتے ہو جو حد کے بیجا نکالنے میں کچھ ہوں پرہیزگاری کے ایک مال ٹوٹ جانے کوئی مال مل جائے؟ ایک غلطی کاٹ دیا ایک پائین (پست) دیا اس کوئی سول مرہن فرشتوں سے اس کا پلو (نہیں) ایسے پرہیزگار وہاں ملتے ہیں۔  
 لاجل سے بھڑکا کیا تھا وہاں انھیں گھبراہٹ ہوئی تھی کہ وہاں جی اڑی اڑی ایک بڑا بڑا مگر چھوٹی جی تھا کہ عقیدہ خراب ہے۔ یہ بتا دیا کہ ان کی گئی وہاں انھیں جی ان کے کان میں ڈال دیا۔  
 چوڑی اللہ کا تمام نیک حرام یہ نام تب ہے کہ اس کا عقیدہ اللہ ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ کج عطا فرمائے۔ (آمین) آج یہ حدیث سن لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعت اس آدمی کی کہ وہ اللہ کا جو ترک نہیں کرے گا خدا کی قسم اللہ کو اس کا اجر دے گا کہ اس کا کردار اللہ کی پاک و عسی اللہ ان شاء اللہ ان لا یشرک باللہ میں سچائی اس کی شہادت کروں گا جو خدا کے ساتھ شریک نہیں کرے گا اللہ فرماتے ہیں ما کان للناس ان یستغفروا وللمصلوین وللمصلوین آپ کو اللہ انھیں کھانا آپ کو جو انھیں سے لیب ہی انھیں دیا کہ آپ شریکین کے لیے میرے خدا میں سچائی یا کرو لو کہ انھوں نے ان کی طرف سے دشمنی نہیں کرتے تھے سچائی مانگنے کی اجازت نہیں دیتے۔  
 کوئی مان لے۔

خدا کی قسم حدیث میں آتا ہے اللہ کج حدیث ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا اے اللہ و اے اللہ محمد ایک صحابی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اللہ کی طرف سے انھیں میرے محبوب کا پیروں میں دیا کہ انھیں مبارک شیری کی طرح چمکے انھیں فرمایا جمعہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شریک بنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کذاب علی مصدا فلیسوا مستغفرو من اللہ جو مولیٰ میری طرف سے اللہ کی اہست کرے اس مولیٰ کو تو کفر میں پکڑ سچائی کر لے۔

یہ سچائی کہی ہے یہاں تو ہے ہمارے جو صحابی بیچتے تھے خطیب پاکستان میں گئے یہ جو قسم ہے۔ میں وہاں خطیب دہا میں احوالی سال میں یہ بیجا مانگے وہاں بہت فائدہ ہوا یہ وہاں رہی صحابی بیچتے تھے اللہ ان کو حاجت دے خدا تعالیٰ ان کو بھی توبہ کی توفیق دے۔ (حضرت دین چاہی ان کا وہ میں خطیب ہے)

یہ کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ اگر کسی پر کسی کو اللہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا تو اللہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا۔

بہائی اہم آپ کے بہائی ہیں ہم غلط نہیں کہتے۔ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صالحی کہتے تھے مجھے وہابی کہتے ہیں۔ میں تمہارے دماغ کی شرابی کہتا ہوں۔ اس میں کیا بات ہے ہمارے عقلی طور پر فرماتے تھے تم میرے یہاں کوٹھیں مانتے تھے تم میرے وہابی میں تمہارے کانوں والی سرکار کوٹھیں مانتا میں تمہارا وہابی تھے تم میرے وہابی میں تمہارا وہابی۔ تم کی تو زمین اور کوٹھیں مانتے دماغ کا لفظ ہمیں غلط لگتا اور علماء سے محبت طعنے لگتے۔ آمین۔

یہاں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت Only Ten Minutes باقی ہے میں منہ۔ میری تقریریں۔ وہی منہ مورتی نے (لا) جمع بتا ہے تو فرماتے ہیں (میں) کہتا ہوں خوش رہو خدا کرے سب کچھ چلتے ہوئے آئے۔

خدا یہاں کے مسلمانوں کو آباد کرے جو کوئی دعا کر دے ہوں یا اللہ ان کو شریک سے آزاد کرے یا اللہ ان کو شریک سے ان کے ہر مگر کو کتاب منہ سے معافی کی محبت اور سے آہو کہ کہتے ہیں وہیں پوری اور وہیں چھوٹا۔ کیا صحابہ کرام وہاں چلتے تھے جس طرح تم چلتے ہو؟ اللہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اور وہاں فرماتے۔ (آمین) جب ذخیرہ کام سلا تو وہاں چھوٹا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دھرم کا نام لگا ہے چپ گڑھ۔ جب تقریر ختم ہوئی مگر یہ شروع ہو جائیں گے صحابہ ایسے کرتے تھے کہ وہ یہ تمہارا عقیدہ اپنا رہا اور وہاں ہے پہلے کہتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اب کہتے ہو آگے شان والے۔ آگے راج والے معراج والے اب چلتے ہیں یا یاد کیا کریں اللہ مجھے آپ کو گناہات عطا فرمائے۔

خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری ان اللہ وعلیکم یصلون علی النبی صحابہ نے کہا کیف یصلی علیک یا رسول اللہ ہم وہو کیسے چڑھیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی ورد سکھایا اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت آفریک جناب میں چڑھا ہوا ہے۔ ہم فرض نماز میں چڑھیں یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ یا صیب اور پھر اقیات چڑھا کر کہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہوگی؟ (نہیں) ہاں کہہ دے ہو؟

میں ایک بڑا عابد ہوں کہ اللہ مجھے ہدایت دے (قرآن پڑھنا سیکھنے کے لیے) چھا





کہتے ہیں کہ قبر کا نقشہ کسی سے نہ دیا۔ کہیں کہیں وہی وہی سے کچھ کرتے ہیں جب لی لی اتالی کے  
 حوالہ پر حضرت علیؑ نے حضرت مسیحؑ نے پانچویں چڑھائی میں کہن ہو چاہے چاہے طے لے (غیر بغیر افشا کیم)  
 باب اور کترنے حسن و حسینؑ نے ان کے حوالہ پر چار نہیں چڑھائی تو ہمیں بھی حق نہیں۔  
 حضرت عثمانؓ کہتے ہیں مجھے تین چیزیں سے یاد ہے اصابع الجبعلان و کسرة الصبریان  
 فرمایا ابوہریرہؓ کو کھانا کھا لیں۔ انھوں کو کھوں تو کپڑے پھانسیں۔ انھوں کو کپڑے پہناؤ یا قبر کو؟ (انھوں  
 کو یاد نہ مراد ہے اس کے لیے تین کپڑے ہیں یا ک گفتی ہے اور وہ چاروں ہیں اور یہ وہ ہیں جو پہلے  
 ہم نے کپڑے پہنا دیے اور انہی کپڑوں میں قیامت کے دن انھیں کاٹھ لے کر فرمایا میرے دو بار میں  
 قیامت کے دن شانہ دلو یاں ترکی لڑیاں اور بھڑکیں ہے لیکن کرت آنا میرے دو بار میں انھیں تو فقیر  
 اور ایک آجرا ہوا میں کے لکھا (سب کو یہاں لکھ لکھا لی اصل ہوگی اور میرا لکھا۔ لکھا تھا آئی؟ ہمارا  
 ہوا؟ یہاں الاحباب علیہا المسلمون اصعبوا اہی قرأت عند حکم کتاب اللہ ومن سنت  
 رسول اللہ اتقوا من بہت من کتاب اللہ ان شاء اللہ اصعبوا واجتنبوا جاگد ہے۔  
 دعا کا اللہ ہمیں مری زبان سے یاد رکھ کرے (آمین) میرا بھی مری ہے قرآن بھی مری ہے  
 حدیث بھی مری ہے کچھ بھی مری ہے بلا ان بھی مری ہے وہ بھی مری ہے اور نازکی دعا بھی بھی مری  
 ہیں قبر کا سوال جواب بھی مری ہے۔ بہشتیوں کی زبان بھی مری ہوگی۔ کیا وہی شریف مری  
 ہے؟ (نہیں) باطنی مشکل کشا امام زادہ مری ہے (نہیں) امید یہی یہاں رکھا ہے۔ کہ لکھا یہاں چاہا  
 چاہی۔ لکھا ہمیں مری دین رکھا کرے تاکہ ہے اور وہ۔۔۔ عقلی جان رحمت چاہا انھوں سلام یہ حدیث  
 ہے؟ تم انھوں سلام چڑھو عقلی کے وہ رکھا تھا انھیں ہو سکا، یہی اصل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متصل  
 علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشرہ ہجیرہ رکھا ہوا اور ایک دفتر چڑھے گا ایک حدیث میں  
 ایک حدیث میں اور انھیں چاروں کی سب کو یہاں نقشہ دے دو۔

پکارے مگر اسی ہے۔ اے انکم الرسول! رسول اللہ سے وہی کہو جو کہل ہے۔  
 میں ایک جزایا نماز کہتا ہوں وہی وہ نہیں جس کو یہی پہلی اچھا سمجھیں وہ یہ ہے جس کو  
 محبوب اچھا سمجھے۔ اب غروب کی تین رکعتیں ہیں کوئی کہے تین کیوں ہیں میں نے تین ہی نمازوں کا چار  
 چھوں کا اواب کے لیے نماز بنانے کی؟ (نہیں) ایک آئی تو اس دن ہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ  
 زور سے کہتا ہے کہ رسول اللہ نماز ہے انہیں نمازوں میں قسم ہوگی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کی۔ اب میں نے یہ یاد ہے کہتا ہوں ایک آئی نماز چھتا ہے نماز کبر اور نہ نہیں چھتا۔ السلام  
 صلی علی سیدنا مولانا محمد و علی آل سیدنا مولانا محمد و علی آل محمد  
 و ہارک وسلم اللہ اکبر نماز ہوگی؟ (نہیں)۔

میں مرنے لڑائی دیا آپ کی کمری میں نے ہم اللہ اکبر نہیں کہا السلام صلی علی  
 محمد و مولانا محمد حال ہے؟ (نہیں) کوئی خط کہنے چہ ہو گئے جو صحتی نے کہے، ہاگہ ہے  
 ہوا صبح کے دن روزہ رکھنا جائز ہے؟ (نہیں) صبح نکل رہا ہے صبح کے بعد یہاں نماز چہ حق جائز  
 ہے؟ (نہیں)۔

میں نے کہا اور نماز چہ کے حکم کیا لا قبلہ کی طرف اب اور چھوں کا اللہ اکبر جائز  
 ہے؟ (نہیں) کچھ آدھی ہے میری تقریر میں نے قرآن میں چہ صاحب محمد و رسول اللہ و اللہین معہ  
 میں نے چہ صاحب اکبر میں نے کہا یہ اور آگ میں نہیں چہ صاحب اکبر کہہ کر رکھو نہ چہ کر میں نے کہا  
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و اللہین معہ اللہ علی الکفو نماز ہوگی؟ (نہیں)۔

میں لا الہ الا اللہ نہیں کہہ سکتا جب تک خدا رسول کی اجازت نہ ہو ہم یہی کہتے ہیں تمہاری  
 تو اس میں خط ہے تمہاری تو اس قول نہیں جب تک وہ ہے نہ نہ۔

حضرت بلال نے اس سال اذان دی اور کہنے کی صحت پر دی جو تک میں حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ اذان دی وہ صلوٰۃ و السلام چہ تھے؟ (نہیں) ابال اپنی تھے عاقل تو ہے؟ آپ کو  
 بلال جیسا شخص ہے؟ حضرت بلال نے اس سال اذان دی تو میں وہی کہنے لگا کہ اذان کی کج ہے یہ تو  
 میرا اقبال ہے کہ تقسیم کے بعد شروع ہوئی بلکہ اگر صلوٰۃ آپ مجھے اجازت دیں یہ نماز میں پاکستان میں  
 نکل چھتا ہے؟ (نہیں) اگر خدائے تعالیٰ سے نہ ہو تو نہیں ہوتی میں یہ بات کہہ رہا ہوں



بسم الله الرحمن الرحيم

## سيرت النبي صلى الله عليه وسلم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وأختم الأنبياء وعلى آله الطيبين وأصحابه الأئمة غصوات على خلائم الرماحيقين الفهيدتين وعلى آله الطيبين الطاهرين وعلى من تبعهم أجمعين إلى يوم الدين.

لما نزلت بهؤلاء بين الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم فحمله رسول الله والذين معه أجياداً على الكفار وأعداء بينهم نارهم ولحمًا متجددًا يتغنون لفناء بين الله ورسولاه يستلهمون في وأجورهم من أقر الشجرة.

وإذ النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه كالأعرج في أيمانهم والفتنة فيهم فيهم  
وإذ النبي صلى الله عليه وسلم أكرموا أصحابه لأيمانهم غير أنهم ، أكرموا أصحابه  
فهم غير أنتم.

وإذ النبي صلى الله عليه وسلم يعلي المرتضى رضى الله عنه يا علي  
أنت بمنزلة عازون من موسى إلا أنه لا نبي بعده.

وإذ النبي صلى الله عليه وسلم يعلي المرتضى رضى الله عنه أنت أجمع في الدنيا والأخرة.

وإذ النبي صلى الله عليه وسلم القاص على النبي كما القاص على الصخرة  
وعن أبي حمزة ثمة إن إن رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الإيمان بإزار إلى  
المنجاة كما تارة المنجاة إلى جحرها.

وإذ النبي صلى الله عليه وسلم القراء إذا ضلكت حشمتها وأخافت بقلها  
وضمت ظهرها وأخضت لرجلها فلتدخل من أي أبواب الجنة شاءت أو حشمتها  
النبي صلى الله عليه وسلم.



پہلے قرآن مجید ہے اور اس کا اصلی اظہار علیہ وسلم لعل میں ہے یہ قرآن ناموس ہے بخیر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر قرآن

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار، جاندار، قادر، صاحبِ دار فرماتے ہیں کہ جب آخری دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعاء ہوا تو آپ کے گھر سے گارہ واڑہ نکلا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا کہ وہ ورقہ مصحف مطوم ہوتا تھا کہ اللہ کا قرآن ہمارے سامنے ہے۔ مثلاً ولی اللہ لڑاۃ الصفاء میں لکھتے ہیں۔ جب عاشق صادق ہو کر صریح رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار میں آرام کر رہے تھے، میں مطوم ہوتا تھا، جس طرح رطل پر قرآن کھلا ہوا ہے۔ تو یہ بالکل ملی گئے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت چلتا پھرتا قرآن ہے اور پھر قرآن پر عمل کیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت نے کہا۔ ہم اہل کونڈ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیلا دیکھتے ہیں، ہم اس طرح نہیں کرتے کہ جیسے سیلا دالنی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور تقریر ہوئی کہ یہی سیلا ہی نہیں ہوا۔ اس کو کامیابی نہ ہوا۔

اور حق تعالیٰ ان کرتے ہیں۔ ”مسور من نور علیہ وسلم“ لکھتے ہیں کہ یہ بھی ہوا تو ہر حال ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابا کو ملگنی جانتے ہیں حضور کے دس بیٹے ہیں چھ بیٹے ہیں۔ چار بیٹیاں ہیں۔ گیارہ بیٹے ہیں۔ ہم بالکل یہ خاندان جانتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن ہاشم بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب۔ یہی طرح کہا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم علیہ السلام جن جن جنسوں میں میں آیا اور میری ماں حوا پاک سے لے کر ماں آسمان۔ جس خاندان میں میری ذات آئی خدائے اس خاندان کو زبانی سے پاک رکھا۔

ظہیر کی زبان، فیضِ قرآن، گوہرِ اعلیٰ کا اعلیٰ ظہیر کا بیان جس پر میرا بیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ نے ساری دنیا سے انسان کو چننا انسان سے آدم کو آدم سے خلیل علیہ السلام کو خلیل علیہ السلام سے اسماعیل علیہ السلام کو اسماعیل علیہ السلام سے کنان کو کنان سے قریش کو قریش سے محمد کو محمد کو مرثیہ کو مرثیہ سے چننا۔ ہمارے مرثیہ سے اللہ نے تمہارے مصطفیٰ کو چننا۔

آدم علیہ السلام کہتے ہیں جو حوا بالابن الصالح قریش آدمی میرا بیٹا آپ آدم علیہ السلام کی

جب یہ لوگ پہلی سوانح اللہ، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں گواہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آسمان کی طرف بھاگنا ہی تو آج کل ہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرکھنا ہوا تھا اور کل بھی تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دیکھیں کہ آپ انھیں سے دائیں آداب نہیں اور ابھی تک کہ شروع سے چل کر لکے درج ہیں۔ اللہ کی وحدت، صفاتی کی رسالت، بھی میں اس لکے، علی بن ابی طالب کو اس گاہ میں سیرت کی دو جگہیں ہیں گواہ ساتھ ساتھ دیگر کے تمام حکام اسلام و سب احترام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا احترام میں ان اکرام میں ان کا اسلام و ان کا نام میں ان کا نام بر سر عام نکالنا ان کا لفظ قتال نہیں دیگر کے دینے کی گیس کے گیس کے پاؤں کی مٹی سے مٹی حقیقت مفاخرانے (آمین)۔

ہم تو اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جن کو آپ اگر حجاز کریں تو کوئی حضرت بی بی خدیجہ بکھری رضی اللہ عنہا کے قدموں میں سجدہ ہے، مولانا احمد علی لاہوری کے فرزند بی بی خدیجہ بکھری رضی اللہ عنہا کے سر پرانے سرب ہے۔ مولانا دہقان نور شاہ بخاری کے شاگردان کو حضرت حنین علی رضی اللہ عنہ کے پیلوں میں حرا کی جگہ ہے۔ مولانا خورشید مسکن علی رضی اللہ عنہ کی ان کو جگہ ہے۔ حضرت حنین رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف مولانا ظلیل احمد علی بہت بڑے عالم تھے ان کا بیٹا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارشد و صلوات اللہ علیہ، بی کو پند حضرت ابراہیم کے نام میں۔ جاری شیر محمد طبع شکر کے مولانا قاضی کے عقیدان کو حرا کی جگہ علی ہے تو حرا پاک۔ بی اور انہا کے قدموں میں۔

کسی نے کوئی سوال کرنا تو کئی اجازت ہے مجھے بھینچو جو رضی اللہ عنہم میں اس وقت: ہذا سیرت کی ہنگ جھک میں گاہ اور ساتھ ہی ساتھ یہ پاؤں گا کہ ابھی بھی سیرت سے تعلق... سب سے پہلے قرآن کی خدمت میں سے بھاگنے کی ہے۔ مولانا اللہ محمد دہقان نے کائنات میں قرآن کا ترجمہ اور بار بار مہاجر و مہاجر، مولانا محمد قاضی نے بی بی خدیجہ ہے۔

ملا سے مولانا بخاری نے فرماتے تھے قرآن عرب میں نازل ہوا تھا میں میں کہا گیا، مصر میں چھا گیا پاک، ہند میں بکھا گیا۔ ہم نے قرآن کو بکھا بھی ہے اللہ عزوجل بھی تک، رسولی شریف خیر میں میں سورہ ہے، جنہوں نے بکھا میں بری بکھا میں بکھا میں کو ان چھاپا (حضرت مولانا محمد علی





تعلیمی نے مارکر لیا کام کو نہیں کیا سید ہے اے کوہکالے کے کالی نہیں سلا تاد فرمائی کہتے ہیں کہ جب میں نے مطالعہ کا کام کیا تو بھڑکی کی فوجی مارکی سدا کی گزرا بھڑکیوں کی طرح کرے میں نے لکھا سلا تاد کہتا ہے لکھانے میرا نام بھی لکھا تھا کہ سید ہے پاس وہ تھیں ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام نے جتنے تھے وہ سب تاد اگر تم کہیں کہ عاشق رسول ہے ہم نے عاشق قرار کیے ہیں۔

یہی مطلب یہ بتا رہی تھی کہ میں نے راجہ پال کو کامل جنم کیا۔ وہ مطالعہ شاد بھڑکی کی تقریریں کر ہی تو آیا تھا فرمایا بھڑکی والی دیوانہ ہے کہی اپنے تئیں لاکھ تاد ہے کہ میں چاروں کو نہیں دیکھا۔ صرف تاد ہر اسوں کو کہ میں نے لکھا تھا کیا ہے کوہکالہ

عزیز اناں دیو بند خوب ہے تاد بھڑکی خوب ہے دیو بند بھی شہر ہے۔ بلی بھی شہر ہے پاکستان سے باہر ہے میں لڑانے نہیں آیا میں نے آیا ہے کہ میں بھی تعلق ہے۔ میں اپنی تفریح نہیں کرتا۔ میں بھی پہنچ کر کہوں کہ میرے ساتھ آکر کالی میرت کی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرے۔ سلا تاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میرت سے پہا تعلق ہے۔ یہاں پہا تعلق ہے کہ لاکھ تاد۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مدرسہ کھولا اس مدرسہ کی بڑا میں شاہیں ہیں۔ دیو بند کے قاری تھیں میں بھی قرآن کی تفسیر جاد ہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہاں تک میری سطوات ہیں۔ آج بھی دیو بند مدرسہ کے فیس یافتہ کچھ نہیں ہیں۔ میں نے یہاں کا فیس ہے نعم موت کا بھڑا بھی انہوں نے اعلیٰ لکھانے جب میں خود کہہ کہ تاد ہے سلا تاد نے مطالعہ کیا اس بڑا سلا۔ چائی لکھ پڑوسی کہ میں میں نے لکھا۔ انہوں نے لکھا کیا کیا کیا میں نے لکھا۔

میں ہے شاد تاد بھی تعلق نہیں

دلی ہے آگ جگر کی مگر بھی تو نہیں

جوا کی جگ سے گھبرا دیا ضاروں کی

کئی ہے۔ ہر میدان مگر بھی تو نہیں

انگریز جب مطالعہ شاد کی کھادی دیکھا ہے تو اس کی جانوں دھکی ہو جاتی تھی۔ چوں کہ یہ ہندی دھکی تھی۔ سلا تاد ہندی اصل دیکھو۔ گھبراہٹا تھا کہ یہاں تک ہیں جو میرے دشمن ہیں

اور ابھی تک بخاری کا ترجمہ نہیں ہو سکا ہے "نعت، پورٹ"۔

فرماتے تھے میرے تین مشن ہیں، خدا کو عبودیت کھاتا ہوں، مصطفیٰ کو محبوب کھاتا ہوں، انبیاء کو محظوب کھاتا ہوں۔

مزید واضح کرنے کے لیے یہ بھی سمجھنا ہے کہ نبوت کے لیے بھی ہم نے کام کیا ہے۔ آج بھی اہل روڈ گواہ ہے جب فتح نبوت تحریک چلی تو اس وقت تک کہ برس کا بچہ تو انہیں ٹھکر مشرل چل میں داخل کر دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تعالیٰ جماعت کو درگزر ہو کہ آپ کا کلمہ یا غسل کے فرائض بتاتے وقت رسول کیا ہے تو خدا نے مولا ؑ ایسا ہی کو دین کا درمیان کیا میں نے وہی دیکھا ہے کہ سے میری محضات شریف لائے ہوئے ہیں مجھے الجھڑ کے عرب لے گئے تھے کہ انہوں نے کہا انہوں نے دعاؤں و نعتوں میں سبیل اللہ لہلا و تھاوا ان شاء اللہ معلوم فی سبیل اللہ زواراً فی قریۃ فیہ۔

کہنے لگے ہم اسٹیٹس بن کر رہے ہیں۔ ہماری صحت بھی اسی راستے میں آئے گی بلوگ اللہ یا صحت مند ہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اس میں آ کر بگڑا۔ مولا ؑ ایسا ہی کو خدا نے دین کا درمیان کیا۔ تقریباً نوے سالوں میں خدا کا پیغام پہنچ کر پہنچا ہے۔ 1978ء کی بات ہے کہ ایک کام ہم سے خدا نے کیا رک رکھتے ہیں یہ بی سلی خطیبہ مسلم انہیں مانتے ہیں ہم نے انہیں مانتے ہیں یہ بی سلی خطیبہ مسلم کو خدا انہیں مانتے ہیں یہ خطیبہ شریف۔

ہو عرش پہ مستوی تو خدا ہو کر

وہ سینے میں اتار چڑھا مصطفیٰ ہو کر

وہ وہ سلام است ہے اچھا

کہ ظاہر بشر بہ باطن خدا

شریعت کا دار ہے وگرنہ صاف کہہ دوں

حبیب خدا خود خدا ہیں کے آیا

ہم خدا کو خدا مانتے ہیں، اللہ کو مصطفیٰ صلی علیہ وسلم مانتے ہیں، وہ اللہ والہاں ہے یہ اللہ کا

لال ہے وہ اللہ اور اب ہے یہ اللہ عرب ہے اللہ کی رحمت ہے اللہ کی نبوت ہے اللہ کی مہارت ہے

ان کی اطاعت ہے، مان کی مطرت ہے، مان کی شفاعت ہے، مان کی خلقت ہے، مان کی امت ہے۔  
 میں نبی کو اسکی مانتا ہوں میں نے نبی کو اللہ سے مانگتے ہوئے دیکھا میری نے پوچھا کس کو ختم کیوں  
 طایا؟ فرمایا اس کے سہارے؟ اگر اس کا سہارا میں خود میں کیا ہوں۔ مولیٰ حق کا بابا۔ ان کی امن سدا  
 کیوں لے لیا؟ فرمایا ان کی تربیت میں آپ نہیں کریں گے۔ ان کی تربیت میں آپ کہوں گا مولیٰ میں  
 کو ختم کیوں طایا؟ فرمایا میری طیرت کو اور نہیں کرتی کہ یہ کہیں مان سدا ہی پکارے یا اللہ دکھلا سے  
 داد مانگے چار داد سے۔ فرمایا ظہر جو کہ مانگے مجھ سے مانگے۔

یہ جو کہ مان احمد اٹھانے میں اپنی برساں گا۔ یہ بھی نکلی یہ احمد میرے میں سدا  
 جو سداں گا یہ صاحب کے سدا یہ احمد کے میں چرو چکا اس گا۔ یہ احمد میں اللہ میں کی گھوڑوں یہ احمد کے  
 میں ترے؟ اس میں گا۔ یہ چرو چکا اس کے لیے داکر سے میں کہ چھوٹا گا یہ سدا میں احمد کرے۔ میں  
 شاعریت کے سدا میں اس گا یہ کہ کمال کچھ سے میں عرفان کمال چھوٹا گا یہ کہ لینا میں علی اللہ  
 علیہ سلم شاعت کا احمد کرے میں جنت کے کھ کھ میں کیا کنگہ چکا میں چھوٹا گا۔

اس میں علی اللہ علیہ سلم کے آنے کے بعد میں کھائی کہ سدا کی کائنات کا سدا گا کہ ہے چھوٹ  
 یہ سیرت ہے تم یہ نہیں کیا سیرت چاہن کرتے ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرفات میں کس کو  
 بلایا؟ اللہ کو اور علیہ السلام نے نشی میں کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ علیہ اللہ کے پڑے ہمارے کچھ آگ  
 میں جاتے ہوئے حبیبی اللہ و نعم فو کھیل کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ حضرت اسما علیہ السلام نے  
 حمیری کے لیے کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ لی بی ہمارے نے سنان مد گنگان۔ بلوان ہمارے۔ ہے  
 سر سداں مانگی جان چچان مان پر چچی۔ چیرانی میں کس کو بلایا؟ اللہ کو؟ حضرت بنی علیہ السلام  
 نے مچلی کے ریت میں کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ کتب علیہ السلام نے کیڑوں میں کس کو بلایا؟ اللہ کو؟ سدا  
 ہر لکھا سدا ہر اتر ساقی کو فری میں کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ سب علیہ السلام کو یہودی اللہ دار پر پکارا نے  
 گئے کہ کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ کھ تاجے مولیٰ علیہ السلام نے سدا کے کنارے پر کس کو پکارا؟ اللہ  
 کو؟ سدا میرے سدا نے کورگی کے لیے کس کو پکارا؟ اللہ کو؟ تم کہتے ہو یہاں حق بیڑا کھ۔

داخل مدد یا فرید یا عیالی، کر شالی، سیر حال سیرت یہ ہے کہ

لما دعوا فاستجب لہم الذین انکبوا علیہم فی حقہم فاحموا حقہم کا سدا اور سدا ہے ہوا

فرماتے ہیں اذ اسئلتم عن اسئل من اللہ سوال کرو کہ جس سے کہو "اللہ سے" یہ قرآن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی کاشفوت ہائے وہ بھی اللہ سے مانگو۔ جہاں نہ نہیں خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس سے دعا مانگتے تھے "اللہ سے" تاکہ پیار سے دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملے پس چاہتے تھے اللہم ان تصعبک منی ہم سب دعا گو سے مانگتے ہیں۔ کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چاہتے تھے یہاں تک بعد و رو بہاں کہ بعض مہدست بھی تحریر کرتے ہیں کرتے رہیں گے دعا گو سے مانگتے ہیں۔ مانگتے رہیں گے۔

اور ما آپ کو یہ کہنا کہ اسنادوں، کتابوں، تفسیر، کلام قرآن میں آتا ہے لقد نصروکم اللہ بصرہ اس کے تحت حدیث میں ہے کہ میدان ہدایت را دیکھو انبیاء کا طرہ و طریقہ سرچشمہ نہ پہنچے ہر دعا میں اثر دینے والا وہ آپ اکبر حدیث کی خبر اور دیکھ رہا ہے جس کا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمرے ہوئے آپ کی ہمارے گرد ہی۔ واللہ ما آپ کی پیچھا لگیں۔ اور آپ کی مجلس مبارک نظر آئے تھیں۔ فرمایا اللہم ان تھلک هذه العصابة من المسلمين فان بعد هذا موتی یہ تمیں سو تیرا بیت میں رہتی تھیں۔ پاؤں میں جتنی ٹھیکر آلودہ تھی جس پر چھوڑے ہیں۔ دیکھو خدا کی پلے سے سب سے پہلے لائے ہیں اور وہ رکے ہوئے ان کے پاس نکاحی اسباب کوئی نہیں۔ عرض دالے انکو کہ اسان پہ ہمارے تیرے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پہ ہمارے۔ صوفی اکبر رضی اللہ عنہ نے ہیں کہ دعا بجز خدا کی قسم حدیث ہے۔ فرمایا کسی میں یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن بعضی اللہ بعد صوفی زیادہ مستدیر اکبر پہلا ہے خدا کی بری دعا کو خدا کی نہیں کرتا۔ آپ دیتے ہیں میں برداشت نہیں کر سکتا۔ فرمایا اکبر رضی اللہ عنہ مجھ سے اسے۔ چھوڑنے تو ان کو اس آتا ہے۔ لیکن دعا کی رحمت آتی ہے آواز آتی لقد نصروکم اللہ بصرہ و اھم اذ لا کئی الے نکاحی اسباب تھوڑے تھے ہم نے تمہارا دعا کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ قرآن ہے ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سرت و صورت خواہ میرے پاس تو وہ موضوع ہیں۔ پیغمبر پاک کی صورت میں جمال ہے۔ لیکن سرت میں کمال ہے۔

تو عزیز من! چلے ہوئے عقیدہ بھی آپ کو کتابوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کتب کا عیوض ہوتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا سکھائی۔ لیکن صوفی جتنی ہیں کہ عرب کی کھدائی لڑکی میں اتنی دیا نہیں تھی جتنی عصفی کی آنکھ میں دیا تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحیاء شعبۃ من ایمان فرمایا الحیاء حسن ولكن من النساء احسن دیا ابھی چلے ہے

موت حیا دار ہو بہت بھرتی ہے۔ دعا کرو خدا مہربان فرمائے۔ (آمین)۔

سیرت سنو! یہ بات بتاؤں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا تھا۔ مظہر آئے تو کیا ہوا۔ انھوں نے آپ کو اسلام بے شائبہ آگیا۔ خدا کا احکام آپ کو آجواب آگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کعبہ کا احکام آپ کو آجواب آگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عسورۃ طرہل من طسورۃ الی طرسورۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کاسیت عاربات یوم القیامۃ عیسری کر فرماں لڑکی یا کوئی عورت پہلے کپڑے پہنتی ہے جس سے اس کے ہاں اور دھندلا ہوتا ہے خدا اس کو نکال کر کے جہنم میں داخل کرے گا۔ سیرت سنو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر یوں تو کو مقام ہدایت میں رہا مگر ان کو کون تھا ہر ایک نہ جانتی جو تے مذہب کا صاحب سیرت آیا تو فرمایا الا ان الیچۃ نعت اللہم الامہات کل نبی کو آپ کو حاکم کر دیا کرتا تھا آج پہچ جی۔ آج نبی کو کچھ نہ دیکھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بی بی خولہؓ آئی جب بی بی زینبؓ آئی تو کھڑے ہو کر اٹھا چلا رہا تو کو نبیؐ نے ان کے لئے قافل نہیں۔ غنی و غنی ہونے کے قافل ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تھی۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ آئے تو بڑی بہادری کے ساتھ شریف ہو گئے سائیں راہبر ہو گئے کہیں نہ کہیں کوئی مسجد کو لکھا نہ دیکھ گیا۔ کوئی جھڑے کے نیچے گھولنے کر آیا تو عذریٰ بن گیا۔ قرآن اچھا چھانو گاوی بن گیا۔ کیسے گود دیکھا تو عذریٰ بن گیا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس نے جیسے پھرے گود دیکھا سما بی بن گیا۔ کہ کمر میں گیا دیکھ نہ دیکھ گیا۔ عرب شریف بن گیا کلا چال بیکہ اسلام پیدا محسن ہوئی سمیت جنت کا وارث بن گیا۔

قدم قدم پہے رہتگی گس گس پہے رہتگی  
جہاں جہاں سے وہ فتنچ خامیاں گزر گیا  
جہاں فکر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک  
وہی وہی سر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا  
ہمت کیا تھی نہ روم ایران سے وہے  
ہند بے تربت یہ افقوں کے چرانے والے  
دیکھئے کہ کل آئی جو خدائی ساری  
گھر سے لکے جو گھر کے گھرانے والے



کی خدائی ہر جہاں بھی ہاڈوں دنیاوی کچے کر کے یہ خادم اسلام ہے وہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ میں تمہیں کیا تقریر سناؤں میں سال ہو گئے تقریر کرتے ہوئے ہمارے بخاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری ملازمی سفید ہو گئی ہے قوم کا انداز ہی طرح سیاہ ہے وہاں کہہ خدا تعالیٰ تخریر سفید ہے جس پر عمل کرنا ہے (۲۱ میں) میں انکا ملازمی رہی کہ ایک ملک خدا کی راہ۔

عزیز و اسیدہ عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہے چوں کہ ہم سارا سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر میلا دیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت برحق ہے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاہور میں حاضر کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لقمہ میں پیدا نہیں ہوئے عرب میں پیدا ہوئے یہ طعن بات سنتے ہائیں۔ عرب کی سات کروڑ آبادی تھی۔ ہمارے عرب میں پیدا نہیں ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے ہمارے مکہ میں پیدا نہیں ہوئے مہد الطیب کی حویلی میں۔ ساری حویلی میں نہیں پیدا ہوئے مہد الطیب کے گھر۔ ہمارے گھر میں پیدا نہیں ہوئے ہمارے گھر کے ہر عرب ہر جہاں اگلے یہاں آئے۔ گھر سے جنگ کر یہاں آئے، مہد الطیب زیارت کرنے یہاں آیا بی بی حلیمہ سعدیہ سو قیل سے نکل کر وہ بھی یہیں آئی۔ آئی بھی مہاجرہ کے اوپر وہ مکان کھڑا ہے میں نے دیکھا ہے اس پر چٹنی لگی ہوئی ہے کچھ ہوا ہے مہد صولہ ایسی یاد ہے کہ ہے چوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ وہاں لاہوری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو آئی ہیں۔ مدینے میں تھے تو مدینے میں عرب میں پیدا ہوئے تو عربی ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المدینہ مہاجرہ و فیہا مدینہ و فیہا مدینہ مدینہ ہجرت کی جگہ ہے مدینے میں زائر واکاؤں کا۔ مدینے میں انھوں نے حقیق علی بنی ان یحرم جو وہی میری امت پر لازم ہے کہ مدینے والوں کا احترام کریں یہ سنتے ہائیں کہ لوگ عرب کے دشمن ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احب العرب من الانسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احبوا العرب لذلک عرب سے محبت کرو تمہیں جو ہے لاسی عربی و کلام اللہ عربی و لسان اعلیٰ اللجنۃ فی اللجنۃ عربی میں عربی ہوں قرآن بھی عربی ہے حدیثیں کی زبان بھی عربی ہے تقریریں سوال و جواب بھی عربی میں بکھر بھی عربی ہے ملا ان بھی عربی حدود بھی عربی ہے حتیٰ کہ نبی کی احادیث بھی عربی ہیں تمام حج کی دعائیں بھی عربی ہیں۔ ہاتھ نہیں بھی عربی سے یہاں سے فرمائے (۲۱ میں)۔



لاہور میں کنوینشن میں نے دیکھے ہیں کافی حد تک یانگی ہیں ہمیں دیکھنے سے وار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انہی اہل الطہیۃ جو دینے والے کو سچا مانتے اور کجی ماننے کی مخالفت کریں جن کو بکھار دینا ہے الطہارۃ فی اللہ جس طرح تک کو پانی میں ڈالو کھل جائے گا ہے میرے دینے والوں کا دشمن بھی انہم میں کھل جائے گا۔ یہ جھوٹ ہے۔ نونا ناسوئی سے میں نے پوچھا کہ تمہیں کتنا یاد ہے افریقا۔

یک جاں چہ کند سعی مشکین کہ صد جان  
سدرم فداے نگ دربان محمد

سوسہی لدا اچھے پیدار کے مدد سے کی گئیں میں جڑ کا در در کیا ہے۔ سوسہی کہتے ہیں کہ اس کتے کے پاؤں کی مثلی پر بھی تران ان دو پاؤں کا ہے، میں نے سولا نا چاہی سے بچ چھا کہنے لگے۔

کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے

گرسنگی کے غزل و گز گریہ ہے

آپ کے لئے جو کامیابی ہو گی وہی تمہاری ہو گی

جسے مکمل بریک اور آؤٹ کی

سوال: اچھے جنس کی ضرورت نہیں جنت بھی ہے کہ ظہیر علی اچھے علم کے حوازا ہے یہاں

اور مجھے صدمہ آجائے۔ میں نے اس بات سے ہی بچا ہے کہ کیا ہے؟ کتبہ کا حجلو اور وضو رسول

الله والممارسة بحديث رسول الله والذين في بلدنا رسول الله كونه على الله عليه وسلم.

میں نے قاسم ہالو توئی سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ عاتق رسول نہیں۔ رسول اللہ تو قی جوڑ

میں نے جوتی بازار کو سہارا دیا۔ مگر یہاں سے بھی اتر چکے تھے۔ مولانا کا نام بالوتی نے یہاں کہا تھا۔

ہلا کے یا مہری سے خاک کو ہی مرگ

کے حضور کے لئے آئی ہیں۔

وہ لے یہ وجہ کہیں ملے خاک کا نام؟

کہ جائے کوہِ الطور میں قبر ہے اسی کے لہجہ

تاریخ طیب نہ انا کہیں طیب مرے

کونسل کے لیے اس طرح کی خدمت کی خیرے قرار

یہ شوق ہے دعا گو خدا ہم سب کو اس ملی الشہید، مسلم کار و انصاف نے (آئیں) ہمیں کئی بار  
 کرتے تھیں آپاتہ بڑا اس صاف کرنے آئی ہوں۔ کئی ملی الشہید، مسلم نے فرمایا ایسا حکم و احکم  
 بدگمانی سے یہ ایک مہمانی نے کورہما کی ساقی کا ترنگن کرنے کے لیے اس نے فوراً کہا لا حول  
 الا اللہ محمد رسول اللہ مہمانی نے کورہما کی وہ اس کو لے کر دیا تھیں پر جب حضور ملی الشہید  
 و مسلم کا حوالہ ملی تو آپ ملی الشہید، مسلم نے فرمایا اے صفت قلبہ کیا تم نے اس کا دل چیرا تھا وہ  
 اس نے گر پڑا تھا تمہیں کورہما کی اس کی چاہے تھی مگر پڑنے کے بعد حصن عدانہ و ممانہ اس کی  
 غول اور مال محفوظ ہو گیا۔

بدگمانی سے یہی، احمد جان والے میں سلطان نکلتے ہیں ہم ایک دوسرے کا لڑکھتے ہیں  
 دعا گو خدا ہم سب کو سلطان بنائے (آئیں)۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میں تجھ پر ہوں خدا ہم سب کو ہماری ملاں کو بچیں کوا اس ملی الشہید، مسلم  
 سے یہاں ممانہ بنائے (آئیں)۔

میں کو بھی حضور ملی الشہید، مسلم سے یہاں، جب حضور نے اپنے ملی بھی یہاں نہیں تھی  
 یہاں، مری یہاں، بہت سی جیوں کا گناہ کہ سڑ سڑ، تمہیں پاؤں سے نکلیں پڑے بچے کہہ دی تھیں۔

نحن جوار من بسی نجلو

یا علیہ محمد من جلی

ہم بنی ہمارا قریبی کی لڑکیاں ہیں۔ عینہ ہوا میں ہمارا کبابہ صفتی ہوتے گئے میں آگے ہیں۔

حضور ملی الشہید، مسلم نے فرمایا یہ جیسی تھو سے یہاں ہے خود وہ چھٹا میں کیوں ہمارا گوی  
 ہوا کہنے کی جی میں جس اور ہائے کہا تھا کہ محبوب آ رہا ہے فرمایا آؤ میری دوستی پر چڑھ پڑا کہہ دی  
 حقیقت صفتی ہوا شہد تھیں کہ تمہارے حضور ملی الشہید، مسلم کے ساتھ ہیں کو بھی یہاں تھا۔

ہوئی لوگ کہتے ہیں کہ طواغوت یعنی کوٹھیں مانتے۔ میں کہتا ہوں کہ حضور ملی الشہید، مسلم کے  
 ذات میں مانتے تھے۔ حضور ملی الشہید، مسلم کے ساتھ یہاں بھی مجھ رکھتے تھے۔ جب حضور یہاں  
 پہنچے تھے تو یہاں پہنچے تھے کہ تم کہتے ہو میں مجھ رسول سے خالی ہے یہاں کو بھی میں حضور ملی الشہید  
 ملیہ مسلم یہاں پہنچے تھے یہاں پہنچے تھے آپ نے تو ہمارا کبابہ ہمارا فرمایا سکین وغیرہ روایہ ہوتے

اوپر بزرگ دارالافتاء علیک نسو و صدیق و شہیدان تھو پر ایک نیا ہے ایک صدیقی ہے۔ دوشہید  
ہیں۔ حضرت عمر فاروق مکن ساتھ تھے دولت نہیں کہ ان شہیدوں پر تقریر کر دے۔ ان ساری بات  
گزار جائے۔

حضرت مرنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں کراؤ کا کیا تلفظ و روپ لکھتا ہے یہ حد  
عسی لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی کہ تم میرا سیلاب ہو گیا۔ مجھے شہادت ملے گی، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وہ وسلم کی زبان اعلان کر چکی ہے۔

صحابہ نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ پہلا غرق ہے مجھ سے اور کہ دوا ہے اور یہاں تم پر پتھر ہیں، مجھ پر پتھر نہیں ہے تم پر دوست ہیں مجھ پر دو جہاں کا جنت ہے تم پر مکان ہیں مجھ پر کی آغوش نہیں ہے۔

پھر میں کو بھی آپ علیٰ علیہ السلام سے چار تھا، اور عیسیٰ آتا ہے کہ جب آپ علیٰ علیہ السلام گھر سے نکلے تو پھر میں سے عیسیٰ آتا ہے کہ آپ علیٰ علیہ السلام کی قسم درست کی تھیں، جبکہ کرسچن پر مذہب کرتی تھیں، اور عیسیٰ آتا ہے کہ آپ درست کو انکار فرماتے، انہی انسانوں میں سے وہ تھا جسے وہ روزگرد تھا آپ کے قدموں میں کھجکا جاتا تھا۔

ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پہچانا ہے۔ اُنہوں نے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان ہے، انہوں نے انہیں پہچان دینی کہتے ہیں یہی نبی خداوندی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ خدا کا ہے۔ قلوب سے پہنچے ہو۔

مترجمین الذی اسری بعدہ و إلى بکرا القتل و حتی الی عبدہ و ایضا شہدای  
محمداً عبدہ فی بکرا ثمان ہے۔

میں یہ جانتا ہوں کہ نئی انسان ایجاد ہے کہ علم اور عقل مطالبہ نہیں کر سکتے، لیکن انور ہوتے رہا ہے کہ سورج نور چاند بھی حتیٰ کہ چراغ بھی مطالبہ نہیں کر سکتا۔ تم کہیں بھگلوں میں چڑھ گئے، واجب میں آکا کا نام مائی، اسم گرامی، فیضِ عطا کی زبان پر لگاؤ تو پتا چلے گا، بلا ایک ہلکا دھڑک یہ سبیل پاؤ گے۔  
مجلس سوجھ بوجھ زبان پر نہ ہو۔ اہل علم و شرف علیٰ حقانویٰ سمجھتے ہیں کہ مجلس میں ایک دفعہ درود چھوڑنا واجب ہے۔ بار بار چھوڑنا مستحب ہے دعا کر دینا مستحب بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

صحابہ کرام آئے تو کہیں رضی اللہ عنہم دینا ہوا رضی ہے مگر اللہ رضی ہے صحابہ سے کہیں رضی ہے (اللہ)۔

سودا حق سے کون راضی ہے؟ (الف)۔ سودا حق سے کون راضی ہے؟ (الف)۔ سودا حق سے کون راضی ہے؟  
راضی ہے؟ (الف) جن سے خدا راضی ہے ان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہے اس خدا کی رضا  
پر فخر و کریموں کو اتنی جگہ تھکے جا نہیں۔

بہر حال انکا کہنا ہوں کہ آج حضرت علیؓ کی بھاری آج جلال اللہ ہی بخاری آج غویہ بھی  
اللہ میں چشتی آج طرے اللہ ہی شیخ شکر ہوئی نہیں کر سکتے کہ ہم سے خدا ماضی ہے، نئی کاہنوں سماجی ماضی  
کر سکتا ہے۔ کہ قرآن چہ کہہ کر کہہ لوم سے خدا ماضی ہے۔ (سبحان اللہ) ماضی بات ہے رضا کا کلمہ  
سارے کلمہ سے مدح و ثناء اللہ اکبر سب سے بڑی چیز اللہ کی رضا ہے۔

خدا راضی ہے کہ مصطفیٰ راضی ہے کہ علی خدا راضی ہے جب کہ خدا راضی ہے کہ  
محمد راضی ہے مگر راضی ہے مگر راضی ہے۔

خدا تاراضی ہے تو خدائی قسم اٹھایا تھا تاراضی ہے تو تاراضی، جو کیا دعا کرو گے تاراضی ہو جائے۔ (آنحضرت)۔

آنا مجھ سے بیعت نہ کرو، مجھ کو ملاقات چاہاں کرتی ہے۔ آپ نے جانے کیا قصے سنے ہوں  
 ۷۷: آپ کی کیا بات بتاؤں گا۔

خود پاک سب کو ملنی اور علیہ السلام کی آواز سے پہلے کہا یہ دعوت تھی یا نبی آخر الزماں کی۔  
کہ جب آپ میرے مخلص میں حق تعالیٰ کے آواز اُن کی نشر ہوئی لکھنا آمینہ آخر تجھے مبارک جوش و خروش  
حملت ہمسید العالم النیک حملت ہمسید هذه الامة النیک حملت ہمسید الاولیین  
والآخرین پہلے اور پچھلوں کا تیرے بدن میں مراد آ رہا ہے، یہ نبوت تھی انبوٹ کا انتخاب کلن کرتا ہے؟  
(اللہ اعلم) حق تعالیٰ کا جواب کرتا ہے نہیں جانتا ہے (غلام احمد) چونت کتابت حق تعالیٰ میں جانتا ہے۔

شیر آپ کو تھوڑا سا بھاردوں کا گپا پھندہ گروانہ ہوں۔ چلو تہ ہوں، دوستو! جی میںیں ہوتا ہے۔ اچیں نہیں ہوتا کہتہ کرو میں نے تو دیکھوئے کیا یا ہوا کیا تا بھی! ہر نگلے کے ایک ایک بھی مردہ کی قسم ہے۔ کیا اس طرح کا نہیں۔

مجھے عطاء اللہ تھا، عطا فرمائی یا نہ کرے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں آپ اپنی عطا کو خواہتا ہوں  
خدا نے مجی کو عطا فرماتا ہے۔ لیکن سر کون لگاتا ہے؟ (اللہ) نبی کے پیچھے میں خوشبو کون ہوتا  
ہے؟ (اللہ) نبی کی خوشبو کون ٹھکرتا ہے؟ (اللہ) نبی فرشتہ پر عطا حفاظت کا ذرہ کون لیتا  
ہے؟ (اللہ) نبی کا ستار کون ہوتا ہے؟ (اللہ)۔

عطا اللہ اللہ عطا فرمائی کرنا کرتے تھے کہ آپ اپنے بیٹے کا ہاتھ بچہ کر چلا ہے؟ اللہ نبی کا ہاتھ خود  
بچہ کر چلا ہے۔ (سبحان اللہ) کہ بڑی راہی ہائیں ہیں آپ کا راز تمہارا ہے۔

فرماتے ہیں عطا فرماتا ہے یہ سب شراہ ہے یہاں نہ جاتا ہے سب نبوی ہے اس میں ملے جاتا ہے نہیں  
کہ نبی ہا نہیں بلکہ خدا جانتے نہیں دیتا۔

میں مشکوٰۃ اللہ عطا فرمائی آپ کو سارا میں عطا دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یاد کیا کہ جب  
گوشت کا ٹکڑا قریب کیا گیا تو آواز آئی یا محمد لا سائل الا محمد کو مجھے نہ کھاؤ مجھ میں  
زہر ہے۔ یہ حفاظت کون کر رہا ہے؟ (اللہ) جب فوسلی تھوڑی تھیں تو کس نے بچا ہا؟ (اللہ) نے  
حفاظت اللہ جوہ فاعلمہ فہم لہم لا یصرون جب گل تھوڑے کر یہودی نے کہا میں بہ حفاظت کم؟  
کون چاہنے کا حضور نے فرمایا (اللہ)۔

تم ہوتے تو کہتے یہاں نہیں چاہنے کا آپ تو ثابت ہیں۔

آپ کو سیرت کیا سارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت یہ ہے کہ سب میں ایک شخص نے  
بجواب کر شروع کر دیا، وہ تھا سارا تھا، جس تھا مان چھ تھا بجلی تھا، صاحب نے کہا اے اے اے میں  
کیا کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ صاحب نے عرض کی حضرت یہ سب کہ اب کر رہا  
ہے وہ کہیں بیجا اب کر رہا ہے فرمایا لا یسقطروا سے دیکھو دیکھنا جاتا ہے اس سے فرمایا تم  
بجواب کر رہے ہو اے (اللہ) سے اے اے اے اس کا پانچواں بھی نکال دیتے ہیں پچھتے کہ کون ہے کہاں  
سے آیا ہے میرے بچے کر رہے اور پانچواں کر رہے ہیں آپ کو سیرت سارا میں۔

میرا ایک جملہ یاد رکھو یہ کہ وہ سے نہیں آیا یہ میں کو صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے آیا ہے۔  
تھوڑے سے جگہ کام کیا ہے وہ لگتی آپ دیکھ لیں ہم وہ لگتی ہیں وہ لگتی ہیں ہے (سبحان اللہ) میں کہیں نہیں کہتا  
میرے پاس اللہ بہت ہیں وہ ہر حال کا کہتا ہیں کہ ہمارا اللہ ہے۔ خدا ہے وہ نہیں دیکھ رہا ہے ہاں کل

بیکار ہے، اگل تک تو لوگ کہتے تھے غلاب کہتے ہیں حضرت یونسؑ مگر یہ تم بھی حضورِ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا مقام دے (آمین) ہم کسی کو بیکار نہیں کہتے۔

ولادت اور میرٹ سنو! سنو نہیں سہو میں بڑا خلافِ ادب ہے ایک والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ صاحبِ فہم رہے ہیں لڑکھا اتنا فسوس بھارا دیکھ کر کے بہت حزیں ہیں، بکلی حزیں سکرات کی ہے، پھر قہر کی حزیں ہے، پھر شرم کی حزیں ہے، پھر حساب کی حزیں ہے۔

دوستو! پھر میرٹ کی حزیں ہے، پھر ملِ صراحت کی حزیں ہے دعا کرو خدایہ تعالیٰ ملے کر دے۔ سنو نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں حسنِ اطلاع وہو یسکمی جو تنگی کر کے دیتا ہے داخلہ اللہ الرحمة بھضحک اللہ اس کو ہستا ہوا رحمت میں داخل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادب فہو بھضحک جو گناہ کر کے ہستا ہے میں جوا نکھیا آگ میں کیا دھمکایوں وہاں شہوت یوں لی بھد یوں کیا۔ لہاس کو لگی ہیں کر دیا لہاس کو یوں ڈھیل کیا، ظہر مقدس میں بیتا فرمایا جو گناہ کر کے ہستا ہے اس کو کہہ دیجئے میں دیتا ہوا مل بھگا دے گا کہ خدا آخرت کی رحمت سے بچائے (آمین)۔

ہر اچھی چیز ظہر کی میرٹ ہے، کوئی بکلی بول رہا ہے کوئی بڑے کا ادب کر رہا ہے، کوئی خیرات کر رہا ہے، کوئی دود چڑھ رہا ہے، کوئی ذکر کر رہا ہے، کوئی قرآن چڑھ رہا ہے، کوئی کسی غریب کی بھد دے کر رہا ہے، یہ سب میرٹ ہے، تمام اچھی چیزیں میرٹے ظہر صلی اللہ علیہ وسلم کا تقوہ ہیں، دعا کرو اللہ تمہیں آقا کی میرٹ کا مقام دے (آمین)۔

میں میرٹ کا ایک باب چڑھ رہا تھا کہ میں گلو سے نہیں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں فصحت السعدیۃ والاخلاقی میں نے دیکھے کہ اخلاق سے رخ کیا ہے، کس سے رخ کیا؟ (اخلاق سے) لہذا اخلاق سے ہے اخلاق نہیں سے۔

آپ تو خاندانِ کونان کہتے ہیں، اپنی کشر کو، اپنی ملکھر لٹائے کو لٹائی، آرام کار میں کہتے ہو، قابلِ بڑے ہو۔

ایک والدہ یا لکھتے ہیں ایسا تو جہان کا نصیحت کو پر چڑیا گیا کہ یہ تار کی تار کی تریف کر رہا ہے لکھنا کہ بادشاہِ قادیان کا وزیر وہ ملک ملک کا طالب علم تھا۔

یہ ہے میں سوال آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کہاں ہوئی تھی جواب میں لکھا یا لکھت

میں بھلا سا قابل کے لئے ہیں، سطوات دکھیں اپنی جہالت کا اعزاز دلگائیں۔

دین و اخلاق سے آیا میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو صرف اخلاق پر نظر نہ پڑے۔

یہ گل ہر ہے ہیں۔ یہاں کے پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے چاہے ہیں، کوئی مل رہی ہیں، وہیں اور کھلیاں مل رہی ہیں، یہ جیلوں کی خلیاں بھری ہوئی ہیں، یہ سب بد اخلاق کی وجہ سے ہے اخلاق باقی نہیں رہا۔ دعا کرو اخلاق نصیب فرمائے (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق سکھایا قرآن نے کہا بانیٰ تک نفسی خلی غیظہم فی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انفسکم بنفصا احکم اخلاقا سب سے زیادہ کامل ایمان اس کا ہے جس میں اخلاق ہو، آج ہمارے ہمارے اخلاق ختم ہے، آج بڑے کا ادب نہیں ہے، میں بھی دین اسلام سمجھانے آیا ہوں، میری کربیرت اچھی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنو اور سمجھو اور اس پر عمل کرو کہ بحشاء اللہ

اس بد نے باب و شباب کو شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے فرمایا کہ وہ شباب نہ کر لیا، لا حظرو اتم نہ دیکھو اب اس نے وہ شباب شروع کر دیا اب تم نہ دیکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے السطور والمنظور کلہما ملعونان جزا کا ہوا لنگے کو دیکھتے ہیں یعنی ہیں۔

ابہدین سوا عورۃ الرجل من السرة الی الركبة مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جس سے کوئی چیز ظاہر ہوئی تو یہ گھو کہ پٹکا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری لگے خواں عورتوں کو کہہ دو کہ سر میں نکھلا کریں تو بالوں کو ڈالیں کہیں ہاں کو کہہ بالوں کو جلا دیں تاکہ کسی غیر مرد کی نگاہ تہارے بالوں پر بھی نہ پڑے، غرے تو گتے ہیں نظام مصطفیٰ، چونکہ میں ہوں گا بادشاہ دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے (آمین)۔

لوگو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں القباض علی البدن کا القباض علی الجمرہ فرمایا میں چٹا کر دینا ایسے مشکل ہوگا جس طرح ہاتھ میں لکھو رکھنا دین پر چٹا بہت مشکل ہے نظام مصطفیٰ آئے گا تو میں ہوں گا پھر ان شاء اللہ یہاں (دعا ہو) سے اکیلی ہمارے کچھ کراچی کا اگر سڑک سے تو کسی خط سے کوئی آتے نہیں ہوگی کہ بری لگا، سے دیکھئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ تھے یا میں فرمایا اسکے منہ سے جو میرا مقابلہ کرے گا کوئی نہیں کر سکا۔ مجھے، کچھ تو کھانے کا کارہاں، میں ہوا وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ، کچھ تو جنت واجب اور جہنم حرام ہو جانے کی۔

میں بات کر رہا تھا تو تھوڑے عرصے میں وہ صاحبِ قلہ ہے، وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تھے تو میرے مبارک نور قلہ تھا۔

میں سکرانے لگا تھا کہ میں نے سکرانے تو صاحبِ کتبے ہیں کہ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جنت کے آسمانوں پر دروازے کھل چکے ہیں۔

وہاں سے اس بات ہوئی ہے کہ کوہِ طہ بھی نہیں چلا، میرے محبوب پیدا ہوئے تو سب کی گلیوں میں خوشبو پھیل گئی، سب کا قلوب غم ہو گیا، خدا کی قسم سب کی پرالیاں ہل ہل کر اُتر آئے گی، اس بات ہونے سے گئے، پھر اس کی آگ بجھ گئی، پھر کبر، ختم ہو گیا، پھر ان کے بادشاہ کی حویلی کے ٹکڑے کرنے لگے، آہ کی بات ہوئی تو اسے جگہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکھنچے (سمانِ حق)۔

حضرت ابراہیمؑ نے اسے اس مالِ محبوب کی خدمت کی جی فرماتے ہیں کسان رسول اللہ

احسن الناس وروع الناس ازہد الناس اعبد الناس اشجع الناس اصغی الناس۔

میں نے بی بی صدیقہؓ سے کہا تھا تیرا شوہر، تیرا گھر، تیرا جوہر کیا ہے؟ فرماتے گی، سب

شمس و لافلاک شمس ایک سورج آسمان پر ایک میرے گھر سے سنا ہے۔ آسمان والے سورج

کو کچھ آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، میرے سورج کو کچھ جنت کے دروازے کھل جائیں

گے۔ آسمان والے سورج کے قریب جاؤ تو گرمی سے، کھل جاؤ گے، میرے سورج کے قریب جاؤ تو

جنت کا دروازہ کھل جائے گا۔ آسمان والا سورج دانت کا فراب ہو جاتا ہے، میرے گھر سے سورج اندھ

وجہ ہے۔ آسمان والا سورج زمین کو دھن کرتا ہے، میرے گھر سے سورج اندھ میرے دل کو بھی دھن

کرتا ہے۔ آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہو جائے گا، میرے گھر سے سورج قیامت کے دن

بھی چمک ہو گا۔ آسمان کا سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے اس کو گھر تک جاتا ہے۔ میرے گھر سے

سورج کو اگر کوئی بھی نہیں لگتا تو خوف ہے۔

آپ صلی اللہ نے فرمایا اسکے منہ سے جو میرا مقابلہ کرے گا کوئی نہیں کر سکا۔



فرمایا میرا مقابلہ کن کر سکتا ہے، گہو کوئی نہیں کر سکتا۔

میں قہقہہ ڈالوں تو سارے غرت کریں گے ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حرکت مبارک ڈالے تو آج تک ہر دور مہلکا ہے، یہ گجج تریف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی لعاب حضرت علیؓ کی آنکھوں پر لگ کر ڈھکے گا، ہر دہائی کے ہر لوگ کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمارے تھے کیا؟ حضرت علیؓ کے پاس تھا، ہمارا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تو ان کو نبوت مل گئی، ہر نبوت حضرت علیؓ کو ملنی تھی، حضور پانچ بار دیا سلطان ہے کہ یہ سراسر غلط تصور ہے۔ کروڑوں دلی بیچ کر دینی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ہر عقیدہ ہے کہ سارے کاغذ اکٹھا کر دو ایک مسلمان کا دوجہ زیادہ مسلمانوں میں سو گن کا دوجہ زیادہ ہے۔ مؤرخین میں اولیاء کا دوجہ زیادہ ہے، دلیا میں عقبہ ہا ہا دلیا زیادہ دے دالے ہیں، سارے دلی عقبہ ہا ہا دلیا لکھے کر دو ایک صحابی کا دوجہ زیادہ ہے، سارے صحابہ بیچ کر دو صوفی کا دوجہ زیادہ ہے۔ میں کہہ میرے ہر عرض کر ۱۲ ہوں، خود کہتے، کئے اور اس پر عمل کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو مل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہمارے اللہ صرف یہی کی ہے کہ ہمارے اللہ مل نہیں۔ آپ کو علم ہے کہ کدو لڑائی ہے مل نہیں، علم ہے کہ دالھی سنت ہے مل نہیں۔ علم ہے کہ شراب حرام ہے، مل نہیں، علم ہے کہ رشوت حرام ہے، مل نہیں۔ علم ہے کہ احرام ہے مل نہیں۔ ملی زندگی کا خدا ہے۔

آج میرے ساتھ ہر کریں کہ مل کریں گے، آج اگر حضرت امیر مومنین کے خاندان کی عزت ہے تو صرف مل کی جو ہے، مل بھی آپ کے جوئے اٹھاتے تھے، حضرت دروغی نہ دھڑلے مل کیا تو آج، نیا امیر جمعیت اور مظلوم اللہ سے کہتی ہے یہ تمام مل کی رہ گئی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ انہی علم نے جو عالم ہے، مل کر سنے تو دلی اللہ ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو مل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہم کو دلائل دیں کہ آئی ہے۔ میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے مل کا پانچ سو سالہ جاسوس کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کیا تھا، یہ قدرت کا قانون ہے، طاقت کا یہ قہر ہے کہ ہر امیر اور خود نشی آتی ہے۔

دوستو! جب موسم خزاں ہوتا موسم بہار آتا ہے اس لیے واقع الاول کہا جاتا ہے کہ موسم

ہمارا بڑا کام ہے نامہ آرا پوسٹ کا کاتھارہ آرا پوسٹ جہاں کا سرور آرا پوسٹ دہلی کا سرور  
آرا پوسٹوں کا وہ دار ہے۔

قیوم آرا پوسٹ میں سڑک کی چھوٹی سڑکوں پر وہاں کے لوگ نہیں آتے۔ ان کے لئے  
سر پر شفقت کا اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پر اللہ کریم پر جانے والا ہے۔ یہ مادی سیرت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا و محمد بنی اللہ من مہدی علی و اس اللہ علیہ وسلم  
میں سے جو حقیقت سے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک ہال کے بدلے اس کو خدا کی  
طاقت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکرر اللہ ہے جس میں حقیقت ہے، ہمارا آپ نے فرمایا کہ  
اگر اللہ آپ کے ساتھ ہوتا ہے، جس میں ہے اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے  
اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے  
پہلے ہوئے ہیں۔ یہ وہ ہیں۔ اس کا اللہ علیہ وسلم ہے، اس کی اللہ علیہ وسلم ہے، اس کی اللہ علیہ وسلم ہے  
دوسرے سیرت میں ہے، فرمایا اللہ کی غیرت سے دار اس حقیقت کے ساتھ ہے، اللہ علیہ وسلم ہے  
جسے کو اللہ علیہ وسلم ہے، جسے کو اللہ علیہ وسلم ہے، جسے کو اللہ علیہ وسلم ہے، جسے کو اللہ علیہ وسلم ہے  
مجھے بھی اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے  
ہو کہ غریب کے دل سے آئے اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے۔

آج میں اللہ علیہ وسلم کی تردید نہیں کرتا، میں اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں، میں  
غریب تھا، میں جس جھوٹی میں آئے وہ بھی غریب تھی، جس میں نے لی کو اللہ علیہ وسلم، میں غریب  
تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سے پہنچا، جس میں غریب سے وہ مکر میں غریب کا تھا، (اللہ علیہ وسلم)  
اللہ علیہ وسلم

آگے چلے ہوں یہ سلطان عبداللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روبرو ہاراک، اللہ علیہ وسلم  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ علیہ وسلم ہے  
اللہ علیہ وسلم جھوٹی میں ہوں۔

نئی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ علیہ وسلم نے، اللہ علیہ وسلم نے، اللہ علیہ وسلم نے، اللہ علیہ وسلم نے، اللہ علیہ وسلم نے

پہلے اللہ ہمیں دنیا دے جو صدیقی کو دی تھی (آمین)۔

نہ سے گویم کہ تو دنیا جا باش

بہر کار کہ باشی با خدا باش

دنیا جو صدیقی والی دنیا ہو مگر مٹی والی، گلاب والی، دینار والی (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی آپؐ نے فرمایا انما ولدت مطہرا میں پاک پیدا ہوا

مجھے نہ لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ آکاش نہیں تھی اللہ نے خود انتقام کر دیا قتل و سرقت کی تمام گناہیں

پر لکھا ہے۔ انما ولد معصوماً نائی کی ضرورت نہیں تھی، اللہ نے سارا انتقام خود ہی کر دیا (سمعان

اللہ) جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اس وقت تھی اب بھی ہے، جو لوگ ہمیں کہتے ہیں افسوس تو

اگے ہیں جنہیں سلام علیک یا رسول سلام علیک کیا ہے؟ کہتے ہیں یہ آگے ہیں کہیں

ہیں کہتے ہیں چلے گئے ہیں تو تم کو جو صبر رکھا ہے۔ اس سے کہو آج بھی نبوت کی خوشبو ہے۔

لامہ لگتے کہتے ہیں مجھے سات میل تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی ہے۔

آج میں علماء کے سامنے حدیث چارہاں سوا الفوائد مع دار الهجرة اکثر المعصیۃ

میں موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معصیۃ انت طاب طیبہ، طیبہ مطاہرہ لطیب

واضح تھی یوم القیامۃ عند تیرا نام طاب، تیرا نام طیب، تیرا نام طاب قیامت تک میری ہم سے

نہی گاؤں میں جنت کی خوشبو ہے کی (سمعان اللہ)۔ میں تیرا ہوں کہ لوگ کیا کرتے ہیں

اگر اللہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر جانے کی قدر تھی ہوتے (آمین)۔

میں نے اتنا دیکھا ہے کہ ہر چیز نبی کے در پر چڑھی ہے۔ حال جنت چھوڑ کر نبی کے در پر گیا،

طہر کا ربی گاؤں چھوڑ کر نبی کے در پر گیا، صوبہ نام چھوڑ کر نبی کے در پر گیا، ہر دین میں سے نکل

گئی کہ در پر گیا، مرد و عورتیں وہاں سے نکل کر نبی کے در پر گیا، کہ سے ایک سو چارہاں نکل

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر گئے، آج بھی ستر در درشتے حضورؐ کے در پر جاتے ہیں، جبرئیل

انگل سے حق لے کر حضورؐ کے در پر گئے قرآن لوح محفوظ سے نکل کر نبی کے در پر گیا، اساری دنیا نبی

کے در پر جاتی ہے اور نبی کو یہاں ملا ہے ہیں دعا کہ اللہ ہمیں بھی وہاں لے جائے (آمین)۔

کہ نبی میں نہ تو چھوڑ چکاں ہزار کا ثواب ہے؟ (ہے) کیا میں مجھ حدیث چارہاں

من زار قبری و جیت لہ شفاعتی جو میرے حرا رکھنے اس کی سداش کروں گا کیا یہ حدیث بھی  
ماہین مصری و مصری دو حصہ من ریاض الفحیۃ یہ دوسلا ہو رہی ہے یا پندرہ میں ہے؟ (عریذ  
میں) ایش آپ کے مسائل حل کر رہا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مجھے یاد آیا کہ یلین لیس مہینہ سی لہو من جواری فرمایا  
جود ہے میں؟ اگر یوں ہو گیا تو امت تک میرا سایہ ہے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ستر ہزار ماہی جنت البقیع سے انھیں کے جن کا چہرہ چودھوی کی چار  
کی طرح چمک رہا ہوگا۔ اس لیے کہ انہوں نے گریہ چودھوی کر میرے دینے میں وہاں پانی میں کسی  
پر تھکے نہیں کر رہا۔ بلکہ بھار رہا ہوں وہ آپ بھی کچھ سمجھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دورانے پر لے جائے (آمین)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ صریح الاول کو ہوئی تو ہجرت بھی ۱۲ صریح الاول کو و ولادت  
بھی ۱۲ صریح الاول کو ہوئی ہے۔

ہجرت منہ انھماں کے ساتھ ساتھ کچھ مسائل بھی غار رہا ہوں، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کچھ حاصل ہو جائے (آمین)۔

آپ کی ولادت ہوئی تو قحط ہو گیا مٹی کی طیر بھی ہیں کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت  
ہے ہم برکت کے حامل ہیں، علماء کے سامنے حدیث قضا ہوں، اصل حدیث علماء کی بیٹھے ہیں، ان سے  
پوچھ کر کیا یہ حدیث بھی ہے کہ نبی الی ما انشأ کفی ہیں کہ میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا، جس  
کو کھانا تھا۔ ہم اللہ کے کرتے کی آفتیشیں پانی میں ڈال دیتی اور کئی سوال یہ دہرتا ہے جو میرے ہی  
کے دھو سے کچھ چکا ہے فرمایا ہوگی نہ پر پانی بھڑکنے کا شفا عطا کر دے۔ یہ برکت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دھو کر کرتے پانی تقسیم ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاسمت کر داتے،  
صحابا ایک ایک بال تم کا لے جاتے۔

نبیؐ کی عطا کے سامنے حدیث پڑھا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم ان  
ہو نعم علیک و لییک دعا لعلک انا لیک و حبیبک ادعوا للمدینۃ اللہم  
بلوگ فی المدینۃ حنیفاً من مکة فرمایا غلیل نے کہ کے لیے دعا کی تھی میں نے دینے کے لئے دعا

[illegible]

آپ جانے سے پہلے کہ اس خط کی تعلیم خزانے سے خریدے ہو یا نہیں وہ بالکل اہم  
ہوگی۔ آپ اس کی جزئیات سے مطلع ہو سکتے ہیں۔ اس کے بارے میں سب کچھ جانیں۔

خدا نے پہچانوں سے ہاتھ دھوا کر آپ کو اپنی امانت سونپی ہے۔ آپ نے بھی وہی جوتی نہیں پہنی۔  
حق تعالیٰ دعا کرے کہ اس بڑے شوقیہ رسول خدا کے لئے (آمین)۔

میں کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے کا دعویٰ نہیں کرتا میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عاشقِ رسالت بنائے (آمین)۔ اے اعلیٰ الاعمال ہاں جو قسم اللہ تعالیٰ کے فرمائے (آمین)

اس حدیث نے مجھے آپاری العمل احمد کم عمل لعل الجلا حتی لا یكون بینہ وسین  
الجلا الا خبراً واسعاً فسبقت علیہ الکتاب فی الذلۃ ایک آدمی نکل کرے کرتے جنم کے  
نکارے ہوگا ایسا عمل کرے گا کہ جنم میں چلا جائے گا ایک آدمی برائی کرتے کرتے جنم کے نکارے  
ہوگا کہہ رہے روئے والے فرماتے ہیں کہ اس سے ایسی نکل ہوگی کہ سبھا جنت میں چلا جائے گا۔  
اللہ کریم ہے پتا ہے۔

[illegible]

فرمایا ایک اور حکمتی نے دیکھا انہم میں کچھ عقلی تھی مگر ایسا اس طرح تصور و تصور الحصار  
فرض طرح کو کھاتے رہے اس کی انتہی میں باہر لگی ہوئی تھیں بار بار چڑی ہوئی تھیں سو کھانا ہوا کھانا تاک









حضرت ابو بکرؓ نے بیٹے کو کہا کہ کیا ہے کہنے لگا انا آپ دو دو میری کمزور کے سامنے آئے خیال آیا ہے کیا کر گیا ہوں کے میدان میں ابو بکر باپ مہر ازمنہ بنا پہنچا لیا تھے خیال آیا اگر تو میری کمزور کے بیٹے آج میں بیٹوں کو صلی علیٰ اہل طیبہ سلم کا دشمن کہہ کر دو گئے گردن دے یہ ہے حق۔

مڑے حضور صلی علیہ وسلم نے پڑھنا سے نکال دیا ہے کہنے لگا یہی ہے یہاں سے اٹھا دو سے زیادہ لڑا لیا ابھر سوچ لو کہنے لگا ۹۹ من نفس صلی علیہ وسلم مجھے جان سے بھی زیادہ آپ کو دے دینا لڑا اب تک ہے یہ کہہ کر وہ میں اپنی جان سے بھی زیادہ حضور صلی علیہ وسلم سے محبت ظاہر فرمائے (آمین)۔

مہر ازمنہ میں سلام آپ تو نام بھی بہت ہیں کئی بھون، میرا، محاف، صلیب، اسلک، سکی، چلی اور چھٹیں کیا کیا ہیں، تم میں ایسے بے قول ہیں کہ وہ بڑا سنگ جو ہادی مسلمان بھنک لیں گے ان کے پاس لڑی کے بیٹے آگیا اور مر گیا تم نے کہہ دیا شیعہ حق ہے خوف آئی پہل چڑھاتے ہیں مجھے بہت غصہ ہوا ابھی کئی گلی کر چلتے ہو دھاک دھکا میں صاف فرمائے (آمین) میں نے سب کو گھسیٹ لیا کہ میں کو کہا؟ انہوں نے ظلمی کی، میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ دے دے دے ملنا لگی ہیں۔ میں چوں کہ ادب لگی کرتا ہوں ملاپ کرنا ضروری ہے، میں نے ادب بغیر صلی علیہ وسلم سے لیکھا ہے۔ جب ابھر کر پڑے اسی سال طالع نکلائے۔ جو آگھوں سے ناچا تھے لاکھڑا اور لڑا اور آوارہ حضور صلی علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کیسے لاتے ہو؟ کہنے لگا زندگی بھر دشمنی کی آج آپ کا کمر پڑھنے دار رہا ہوں، نبی کریم صلی علیہ وسلم نے دیکھا تو ہلکی سے ملے چار دھاک لگی کر پڑی فرمایا صدیق! اس طرح میں کو کس تکلیف دی؟ مجھے کیا میں مسیخ صلی علیہ وسلم چل کر اس کے دروازے پر جاتا خدا کی قسم صدمہ میں ہے۔ حضور صلی علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہہ دے ہر کھانا اور لڑا اور پانی؟ جس کو ملتا ہے وہ دھو میں ہوں، دھاں کا ادب نکھارنا۔ جب بی بی امیرہؓ خطا کر لیں تو حضور صلی علیہ وسلم نے چار بچا لی، ہم تو حق میں کو صاف نہیں کرتے کھانا کھا دے لڑا آپ کو دھاں بڑھادوں، نبی کریم صلی علیہ وسلم کے ساتھ بھین میں جو کچھ ہیں چرائی نہیں، بی بی شیماء بی بی عیسیٰ بی بی جذابہ بی بی حویہ یہ اس کے ہم ہیں۔ بی بی شیماء کتنی ہے میں بکریوں کے ساتھ آکا صلی علیہ وسلم کو لے جانے لگی تو علیہ نے کہا بی بی شیماء! اس اپنی ہے کتے کا لبت کتا صمیم ہے اور اس کو دھپ میں لے چاری ہے تو کہنے لگی اہا! جب میرا بھائی ساتھ ہوتا ہے تو معلوم ہوتا

ہے کہ سارا راز سامنے میں ہے، جو پگھلی گئی نہیں، اسی کی وجہ سے وہی یہ بھائی محمد راحہؒ ہے مگر یہاں چلتی تو نہیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں بھی پہنچاتی تھیں۔ لاف آپؐ پہنچاتے تھے نہ پہنچا میں تو بندے نہ پہنچا میں۔ مگر کوہ نہ گئی پہنچاتے تھے، میرا وہی ہے کہ فرج بھی پہنچاتے تھے۔ حضرت سفینہؒ کو بھی تھے، مکتوٰۃ کی حدیث ہے، علماء نے پوچھا، جب طرح کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پھانسیوں میں لٹا دیتے تھے، ہمارا وہاں دار، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بارہا شیریں کی طرف ہمارا کھانے کے لیے یہاں یہاں الحلات الاموالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرم نہیں آتی شرم اس پر حملہ کرتے یہ جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آئی تو لوگ سچ سچ کہتے ہیں، اور کڑا پرست یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی طرف اٹھتے ہیں، یہ "نصرت باطلہ"

میرا میں یہ ہے کہ سب کو چھوڑ دو، ظہیر نہیں، ظہیر کو چھوڑ دو، خدا نہیں، میں نہیں تو مجھ کو بتایا ہے صاحبؒ نے بتایا ہے، مکتوٰۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں میں جاؤں، وہاں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، افرامی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آتے تو اسلام علیکم کہتے تھے۔ میں نے پوچھا کیا کرتے تھے، فرمایا: گھر آتے میں دیکھتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنی دیا، ہوتی کڑا لکوں میں آنی دیا نہیں تھی۔ میں نے کہا حضور کیا کرتے تھے، فرمایا: میں آتا کہ نہ ہدی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری کا درد نکال لیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سے ہے، نبی، نبی، نبی جہاں کو نکلتا ہے، ہوتے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلزار میں مارے ہیں، بھی آپ کپڑے دھو رہے ہیں، پھل دھو رہاں بھی دیکھا کہ یہ دھو رہی ہو رہی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چمکا کر ہے ہیں، ان کوں کرتا ہے۔

اے حضور اتم کیا کرو گے تم تو کر کے گلاس میں پانی نہیں، پتہ اتم تو کہتے ہیں میرے چنگ پانہ آتا تم تو کہتے ہو کہ چاہا ہوا پانی خراب ہے، ہاں میں جراثیم ہیں، میں نے آکا کر دیکھا کہ درد کا پانی ہے، فرمایا: جہاں میرا وہ سب کو پلاؤ، پہلے میرے غلام نہیں کے سوسائٹس لی لیا تو ان کا پانی اور پتہ رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سڑ میں ہوتے تھے تو فرماتے تم تو فوت آنا کرو، تم کوشت جہاں تم پانی میرا، اتم لائوں کہ چاہا تم سارا میں کی حفاظت کرو، خود کھڑے ہو کر فرماتے میں میرا جنگ سے گلزار میں لائوں، میں کوں کر سکتا ہے، یہ محبوب کی میرت ہے، میں آکا کر دیکھ کر حیران ہوں

ہوں گی اور یکتا ہوں تو حراؤں کی صف میں جگر اٹھا رہا ہے کبھی دیکھتا ہوں کہ نیکوایں چرا رہا ہے کبھی دیکھتا ہوں کہ میرا ہی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی کوٹ لگا رہا ہے کبھی ہر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں تو ہر صلی کی غمخیزا خواہ کر گھر بچھا رہا ہے۔

الوطاب سے میں نے پوچھا تھا: حیرا، حیرا کیا ہے کہنے لگا: میرا بھتیجا ادا خواہد ہوتا ہے کہ جب کہ میں ہاتھ نہیں ہوتی تو بچے کا چہرہ آسمان کی طرف اٹھتا ہوں تو بارش شروع ہو جاتی ہے اور طاب کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ تجھوں کو کھانا کھا رہا ہے ماما بھی اور چھاؤں کی اٹلی بکڑ کر گھر بچھا رہا ہے ماما میں اگر کوئی اکیلی صورت ال جائے اور کانوں میں سونے کی بالیاں دیکھیں وہیں ہوں تو کان بھی کاٹ کر بھاگ جائیں (نحوہ اللہ) یہ کہہ یہاں اور رہا ہے یہ نہ سمجھتا میں چہ نہیں آپ کی ریاست کا بھی چہ ہے ہمیں آپ کی ریاست کا بھی چہ ہے ماما میں دینی پسندی مثلی کا ہوں جہاں ریاست کا مرکز رہا ہے جہاں عید اللہ سنہ بھی ملتی ہے۔ میں نے عید اللہ سنہ جی کے پاس گلستان چمکا ہے تو ادا تو میری رہ گئی۔

لیا لی صد بھٹی جتنی میں میں گیا، میں نے کہا اہل جان داتا و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رہ گیا کرتے تھے؟ فرمائی ہیں کہ ادا کو آپ جلدی سو جاتے تھے جب میں جا جاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھیر میں کھڑے ہوتے تھے کبھی تو حضور دیکھیں ہارے ایک ایک دھکت میں چہ جاتے کبھی دیکھتی تو آپ سہرے میں ہیں دھکے نہیں نہیں دھو جاگ آتی محبوب کا سہرہ فتح نہ ہوتا۔

اسلمنا انوار فرماتے ہیں یہ ایک العززل علم الہی الاطلاق کلی دالے بکھارا مام بھی کیا کہ عات کا تھوڑی عبادت کیا کرو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماعدہ ناک حق عبادتک آنکھیں اور پاؤں پر دم ہے مگر ہر گئی فرماتے ہیں خدا یاد ہو میری عبادت کا حق اور انھیں کر سکا۔ میں ایک بار سوئی اے کہ آپ کو پاؤں سے کہتے ہیں کہ خدا اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہے میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جی کے لیے آتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ کیا ہے دوسرے کچے ہیں مجھے حضور کی سجدہ کے ہر دالے بھی یاد ہیں وہب اور الجلال کی قسم مجھے "ریاض اللہ" کے ایک ایک مشن کا نام بھی یاد ہے۔ سلطانہ عائشہ سلطانہ ابی لباب، ۶ نمبر حرمیں سلطانہ فاطمہ سلطانہ

داروں پر حضور کے نام ہیں۔ تم کہتے ہو انہیں پتہ نہیں۔ یہ باب ارحمت ہے۔ باب السلام باب  
المعروف باب الذکر صدق، باب مریں اللہ باب حبیب، باب عبد اللہ، باب جبرئیل، باب علیہ السلام،  
باب علی، یہ سب کسے دوازے ہیں۔ کہتے ہیں ان کو پتہ نہیں۔ ہمیں بہت دکھ پڑا ہے ہمیں قتل ہے  
میں زہا میں کوئی عالم نہیں ہوں، کچھ باتیں کر رہا ہوں، اب تو باغ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے  
ہو کر بہت سارے پھول سمجھ رہا ہوں، کدیں باغ حطریں ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم ہوا نہیں (آج بھی)۔

بانی فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم جدے میں تھے، رات کا کہا جہاں ہوا کہ میں  
نے اج میں کو کچھ لکھا، یہ جہاں کس کے سامنے تھا؟ کھڑے سامنے کھڑے کہتے ہیں کہ قیامت کے  
دن میں کہہ گا، کھڑے خدا کے گالے پڑاؤ۔ تم حیب کا شاکر تے ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
نظامت کا جہاں کروں۔ سامت میں جہاں کروں گا، انھوں نے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے میدان  
میں آنسو نہ فرمایا، میں نے کہا: وہ ہے وہ انھوں نے: جس کی امت بکڑی ہو، کچے دندے، سب  
نے دہا میں دعا کی تھی میں سب دعا کرتا ہوں۔ اللہ میری دعا میں اللہ فرمائے گا، رابع واسک صل  
تعلیہ ظل تسمع، تسمع، تسمع، استجب، استجب، کون سا ان کھڑے جہاں کروں تو کھڑے چاہتے ہیں  
ایک سوئی دے کر کھڑے رسول کا فرق بتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج پر آئے صحابہ کہتے ہیں وہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دستار کا کٹائی کو کچھ کر سڑا لیا، ایک  
سجائی لے لیا، حضرت ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم انھوں میں اپنے فقر آتے تھے۔  
جسے باروں سے چڑھ رہی کا پانہ لگاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خواہش کرتے تھے۔ کسان و مول  
اللہ معذور الوجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بہت گل تھا، صحابہ کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے رہتے تھے  
بھاری آنکھیں میر نہیں ہوتی تھیں، دل چاہتا تھا کہ دیکھنے ہی، ہیں وہاں لیے میں نے کہا یہ صلی اللہ  
اسلام کو دیکھنے والوں نے القباں کا میں اور محبوب کہ دیکھنے والوں نے لکھا، اور کہیں دے دیں وہاں  
لیے میں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صدارت ہجر سے اپنی لکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھ  
کہا تو انھیں سے پانی کے دانے باری ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قدم باطن اللہ کا تھوڑا  
دیر مرزا زہا ہو کر باہر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا دیر جہاں کے تو گھبرا کر گھڑی آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پیش میں زہا ہو گئی۔ حضرت علیہ السلام کا تخت مجھے ہاتھوں تک نظر آیا، جو صلی اللہ علیہ

اسی بیان سے ان لوگوں سے بھی گزرنی چاہیے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ ”جی“

میں نے یہ تم کہتے ہو کہ لوگوں کو اس بارے میں اطلاع دانی ضروری ہے۔ اور میں جواب دیتا ہوں کہ ہمیں اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگرچہ حق ہے۔ لیکن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہایت (آسان)۔

سنو اسیرت رحمت اللہ تعالیٰ میرت الصلوة علیہ علیہ سلم سے لے کر میرت اقصیٰ علیہ علیہ سلم حاتم علیہ علیہ سلم تک ساری سیرت میں لکھی گئی ہے۔ یہ ہم نے لکھا ہے ہر میدان میں ہم نے کام کیا ہے۔ احادیث کی شرح ہم نے لکھی ہے، جذائید، فیض الہادی، تجرید، ذخیرۃ المعارف، معجم، معجم، معارف السنن، ہر اس عارف اللہ سے ہر یہ سب ہم نے لکھی ہیں۔

علامہ رشید گھمبر حجازی دہالے سے اپنی جہاز پر مصر سے چلتے لائبریریا کے پرنسپل ماسٹر الحاج احمد جب  
وہ چلے آئے تو دہال میں خیال تھا کہ وہ چلے گا مگر وہ دیکھ کر آتا ہوں۔ وہاں پہلے تو مولانا انور شاہ کشمیری  
ترقی کی بنیاد پر تھے۔ کہنے لگا کیف الحسام دیکھا ہوں کیسے پڑھا ہے کیف بقرا، کیف  
بعلقم؟ انکی تعلیم وہاں ہے مولانا کشمیری نے جب حدیث شریف کی لکچر ایریا دے کر شہر میں جوں سے ترقی  
میں جوں سے، مسلم شہر میں سے لکچر ایریا دی جوں سے حدیث میں جوں سے حدیث میں جوں سے۔

[illegible]

بہانچہ ابات دودھ لگ گئی بی بی علیہ سہو پر بات کر دیا تھا۔ دیا کر دھا کوئی جملہ حضور کرے  
 "آمین" تابع حضور کرے "آمین" رحمت سے لبر پور کرے "آمین" بلکہ ضرور کرے "آمین" توبہ  
 دیا میں سرور کرے "آمین" دیا عبد الشکور کرے قبول رب حضور کرے "آمین" بلکہ ضرور کرے  
 "آمین" توحید سہو یہ یحییٰ ہیں میں نے چاہا تھا کر چہرہ دیکھا تو اچانک میرے وجود میں ایک  
 عجیب اثر پیدا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ پستان دودھ سے لبر گئے میں نے دیکھا کہ جوش فوجیو ہے۔ اہم  
 دیکھا تو میری داغی رستہ خرواری ہے۔ حالہ کو دیکھا چاہا آرا ہے بچہ کو دیکھا تو چپ کر کے گویا  
 ہے۔ اپنے پیچھے ہلا چکے تھیں نے نہیں دیکھا۔ ضرور اس کے لئے کر چکی گے۔ یہ ہمارے اڑے کر  
 کتا ہادی کر کے رہے گا۔ بہر حال پھر داغی پر ہمارے جس داغی پر بیٹھے وہ سے آگے نکل رہی  
 تھی۔ میں نے کہا جس داغی پر بیٹھے وہ داغی آگے نکل گئی۔ جس بندے کے کندھوں پر بیٹھے وہ صاحب  
 بندوں سے آگے نکل گیا۔

شیما کی بات آپ کو سناؤں، شیما کیوں لے جا رہی ہے۔ کہنے لگی اہاں آپ کتنی ہیں کہ کل  
 میں کیوں لے جا رہی ہوں؟ جب یہ بھائی ساتھ ہوتا ہے اس کو خیر آئے لگتی ہے تو میں آتا ہوں پھر جاتی  
 ہوں۔ جب میرا بھائی مصلیٰ الخطیبہ وسلم سوجاتا ہے تو میں جھکا بھی کرتی ہوں یا ایک آدمی دھڑکا آتا  
 ہے حضرت! حضرت! فرمایا کہ کہنے لگا ہم ایک قیلہ میں لانے گئے جہاں ایک عجیب بات کر رہا ہوں۔  
 خطابت کے انداز میں مایا رسول الخطیبہ وسلم ہم نے وہاں حاضر کیا ایک عورت لگی ہمارے  
 کپڑے تھے۔ اس نے کہا تم ہمیں گرفتار کر رہے ہو۔ مردوں کو ظلم ہو رہا تو ان کو کھڑیاں مار رہے ہو،  
 جانتے ہو میں کون ہوں تمہارے مسیحی مصلیٰ الخطیبہ وسلم کی بہن ہوں۔

حضور مصلیٰ الخطیبہ وسلم نے فرمایا ہمارے کہنے لگا حضرت وہ آنورہی ہے اور وہی ہے حضور مصلیٰ  
 الخطیبہ وسلم کی چادر ہمارے گر چڑی۔ جہاں تیزی سے باہر نکلے۔ بی بی شیما کو دیکھا تو فرمایا تو کوئی میری  
 بہن ہے اس نے وہ پٹے میرے پیچھے چھائے تھے۔ ہم اس کا احسن نہیں اتار سکتا۔ چھوڑ دو! چھوڑ دو!  
 جس کی شیما سفاک کرے اس کو بھی چھوڑ دو۔ یہ تو میرا حسن گھرانہ ہے۔ ہم بھی میرت کے مالک  
 ہیں؟ جہاں بہان ہوں اس کا ستر اے جانتے ہیں، جس کے گھر آکر ہوں اس کی بیٹی سے زنا کرتے  
 ہیں پھر زنا ہوتے۔

فہمیں سیرت عاقلہ کے ہیں، وہ فیما آلی (مفسر علی علیہ السلام) نے اپنی کتاب "مجاہد" میں لکھا ہے کہ اسی چاروں میں سے ایک ہے اسی کے واسطے کہ آج بھی یاد ہیں۔ ماضی کو (اسلام) لکھی۔  
 دلی تھا وہ سہری، کھن آلی ہے۔ کھن ایک بے کلمہ ہوں، اہل جس نے بھیجیں میں میرے، پ سلی علیہ السلام۔  
 مسلم کی خدمت کی تھی آج تک میرے آکا کاس کا مصلحت یاد ہے۔

والی صلی اللہ علیہ وسلم میری رحمت پہ قرآن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میری رحمت پہ قرآن ہادی  
پہ چلے تو گھر پہلے تو طبع کھنٹی ہیں کہ میرے گھر میں برکت میرے ہائی میں برکت انگوں کی بکریاں  
شام کو آئیں تو دودھ سوکے۔ میری بکری دودھ کو آئے تو قصں بھر چکے ہوتے آتی بھی برکت ہے۔ یہ  
برکت نہیں؟ اگر آپ نے احباب اہل دینی چاہو گے آئے میں اور اس کے سامں میں تو بھر سائے  
تو سوا دینوں کا بیت بھر گیا یہ برکت ہے۔ غرض حقیق میں اللہ کی رحمت تو جن کو چاہیں بھر سکیں۔ تمہیں  
سودت پائی بھی لی گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیوں سے چائی جانی رہا۔ یہ برکت ہے ہم  
برکت کے قائل ہیں۔

آج ایک تیار ازاد علماء کو کتابوں جو حضرت عائشہ سے ملائے، بخلافت کیجئے ہیں میرے سر پر ٹولی تھی، جب میں ٹولی اونٹ پر کوسپان میں لٹا تھا، مجھے دس ہزار آدمی مل کر آتے تھے، یہ میری ٹولی کا کمال نہیں تھا، اس میں مولیٰ علیہ السلام کے کمرے کی ہال تھی، لڑکیاں ساتھ بڑا آدمی مجھے ساتھ لٹکرتے تھے، اس کو لڑی تو نہ دیا تھا، میں اگر میرے ہاؤس کی کثرت میں لڑکیاں آجاتی ہیں تو یہی ہے۔

وہاں تک کہ اس کا اہم حکم مٹتی کہ وہ ہے میرے حقیقی کاغذ کرے ہمارے کاغذ،  
 جی کہ میرے حقیقی اصل خط طبعی طرح کی شان کاغذ نہیں کر سکتے اپنے گھروں میں میرے کاغذ  
 حضور نے لڑایا کہ میرے کاغذ کا حکم کہ آج تو سلام کی گئی طرف کے کاغذ  
 میں دعا کہ خدا میں کی سلام دعا کرتے ہیں۔

میں اپنے اہل و عیال کو انہیں دکھائی دیتے، جتنا کھلی دالے لے اسے کھاتا ہے۔ میں کچر پکاتا کھاتا، دالہ دھوا کھاتا، سونا کھاتا، جاگتا کھاتا، چلتا کھاتا، لڑتا رہتا ہے میں چلو تو نہیں کام کر۔ فضل باہر لگا، بچی رکھ، خزانہ کو نہ دیکھو، یہ اصلی لا صبیح السحر علی من علی لکھ انھ دالے تو خیر، دوسری لکھ، دھڑلے تو آگے بکری جائے گی یہ حضرت علیؑ اور اگر حقیقت میں اسے کھنٹی ہے۔ ہم تو اس آگے کے

چھ اسی گزربانی اسکول کے گیت پر ہیں خدا شرم دے "آمین" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی  
اجرا نہیں، جب حاتم طائی کی بیٹی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے کر کے فرمایا ہال یہ لے لے کر  
رواں اس لڑکی کا پردہ سنہال، ابھی بی ہال میرے مجھے کر خوش حال اس نے کہا حضرت حاتم طائی  
کا لڑکی بیٹی ہے۔ پردہ کہاں فرمایا ہال بیٹی بیٹی ہے کسی کوہر، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آئے  
مکی تو بیٹی میں کھاتے کی، یہ میری بھی بیٹی ہے ہال میں پردہ اتار لے نہیں آیا بخیر صلی اللہ علیہ وسلم  
پردہ سنہال لے آیا ہے۔ حاتم طائی کی بیٹی کہتی ہے کہ بہت کی جاو میرے کو پرانی پردہ، جو میں صدام  
کا کرتا کیا، یہی آ گیا، میں نے کہا حضرت یہ آپ نے جاو نہیں دی مجھے جنت میں پہنچا دیا چاہے  
میں مگر چڑھتی ہوں اس کے قہر کے میں سو ادبی تھے کہنے لگے قہر دالو اگر نبی کی دشمنی اور اللہ میں  
اٹھتے تھے تو آؤ اترو بھی کھٹے کر لیں۔ میں سو دے اسی وقت نبی کے حکام بن گئے۔ دینا چاہتے آیا  
ہے، جو کھاتے بچھاتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے میں کوئی گالی دے تو سو جتے رہی،  
ہر روز لڑائی ہے صدام نہیں جو ہر روز کھاتے بچھاتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ راستہ میں  
کھاتے نہیں فرمایا، ابو کرہ، ہال چوٹی ہال اس کے لئے دعا کریں۔ حضرت وہ تو کھاتے بچھاتی  
ہے، سنا ہے چار ہے چار ہے، فرمایا یہ رحمت کا سراپا ہے مجھے مساجد سے جاوے فرمایا مجھے رحمت  
دعا ہے، یہ رحمت کا سراپا ہے، یہ پچھو اس کی لڑکی کہتے گئے کیا ام القداء محمد واصحابی اللہ  
جس کے پاؤں میں کھاتے بچھاتی تھی وہ رحمت لے کر آ رہا ہے اس نے کہا شاید بدلے گا وہ  
بارہے گا، کوٹنے میں چھپ گئی اور دوسری ہے فرمایا علیہک السکینۃ ایہا العسکینۃ لست انا  
جبار و غصبان سکینۃ آدم کرو میں بدلے لیتے نہیں آپ میں تیرے لے دعا کرنے آیا ہوں تو دعا کریں  
وفا کریں۔ تو دعا کریں دعا کریں تو کھاتے بچھائیں مسایہ کا حق ادا کریں۔ تو اس نے منہ پر ہاتھ  
دے کر کہا دے دالو مجھ میں بد بخت کہیں کوئی نہیں، مصطفیٰ جیسا صاحب اعزاز کوئی نہیں ہے یہ ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب اس نبی کی سیرت اس قوم کو پیش کریں جو روزانہ میرے گھونپ دی  
ہے۔ روزانہ لڑ رہی ہے دعا کرو خدا مخلوق عطا فرمائے آمین۔

دین کا دار و مدار میں چیزوں پر ہے بخیر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر معافی کی بات پر، مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت پر بخیر کی ہر بات سچ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ



اور اہل القبور حدیث چھاؤں؟ ایتاؤں فرمایا: جو حدیث کسی کی قبر پر ملتی ہے قبر کی زیارت کیلئے اس پر خدا کی لعنت ہو یہ حدیث کہہ رہا ہوں! اسی نے فرمایا ہے: حدیث نبوی پر محنت کیے جنہیں ہے یا نہیں ہے؟" "من کتاب علی مصعداً فلیسوا مقصدہ فی النار" جو حدیث پر محنت کی نسبت کرے اس کو کجہنم کا دروازہ کھل کر آئے میرے بیان کرنا مشکل ہے آپ نے تو ہر میری کوکڑا کر دیا، جو صاف بیچتے تھے، وہ خطیب یا کھن بن گئے تو ام کا دماغ غراب کر دیا ہے، میں تو عالم نہیں ویسے علماء نے لکھا ہے کہ اس خطبے پر دو فقرے کرے جس کو قرآن اور حدیث کا پتہ ہو اور جس کو طواغیت سے حدیث کی اہمیت اور حدیث کے مقام کو جاننا ہو، یہاں ہر کوئی خطیب بن گیا ہے دعا کہ میں اس خطبے کے آئین (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنا، آپ نے فرمایا: لعن اللہ اليهود والنصارى فعلموا یورو انیاء ہم وصلحاء ہم مساجدا ان یہود نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو نبی اور نبی کی قبر پر کچھ کرتے ہیں، اس پر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہو یہ حدیث کہہ رہا ہوں؟ نبی کی قبر کی زیارت کر لیا یا کچھ کر لیں؟ زیارت کر لیں حدیث چھو؟ چھوڑو القبور فلعلہم لا یسکروا الا عن حقیر زیارت کر لیا یا تم قبر کی زیارت کرو جنہیں موت پاتا ہے گی۔

لوگ دلیلوں کے حوالوں پر جا کر ناجائز کام کرتے ہیں، دعا کہ خدا میں اولیاء سے یاد رکھا فرمائے "آمین" ہم اولیاء کے مقام ہیں۔ ایک طوطا لیکن الدین چشتی نے فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس صلی اللہ علیہ وسلم کا کر چڑھا کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا کیا ہے اس کی قبر پر دعوت دے مائے "آمین"۔

ہم اولیاء کے مقام ہیں۔ میں نے یہاں سے پرچا کہ قبرستان کیسے جائیں؟ خدا کی قسم غیۃ الطالبین میں ہے: لا تزوروا قبراً ولا تمسوا ولا تمسوا ولا تقبلوا بل الصلوة موضع والمواظبہ لم القرا احد عشر مرة قل هو اللہ احد وحشی من القرآن تم بھدی نواب الروح اصحاب القبر تم یسئل اللہ حاجتہ کہیں کہاں اللہ ہی ہے باقی اللہ کا خالق نہیں ہے۔ فرمایا قبرستان جاؤں جیتی اندر کر چلاؤ، دھوکہ کے ہاؤ قبرستان چلاؤ قرآن چھو ایک طرف کھڑے رہو، اچھا نہ کہ ملاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قبر پر ملاؤ رکنا ہے یہیں کیسے جنم

کے لاکھ پکڑا ہے لایقہد ولا یصل ولا یسر السرج یہ مکتوب ہے جو ان کے ہر فرد کو  
 پر موجود اس کے بعد اس کو اب بشیر ہو گا کہ اس سے انکو "اٹھ" سے "چنانچی کون دیا" "اٹھ" کوئی  
 سوت کن دے گا "اٹھ" اسی لیے ہم سے لڑتے ہو کہ ہم خدا سے مانگتے ہیں۔ دعا کہ خدا ہمیں کی  
 عیب دے "آمین"۔

فی الحال میری حرکت کی بھگ دلی ہے۔

اس نے سب میں پیشاب شروع کر دیا ہے۔ وار ہے "کی ہیں" بڑے احمق سے کہا جا  
 ہوں۔ میریائی کہ وہ دین کو کھو۔ صفائی اسلام میں ضروری ہے۔ ہر لڑا پر سواک کہ حضورؐ نے  
 فرمایا: جو کے دن خوشبو لگاؤ۔ شادی میں خوشبو لگاؤ۔ عید پر خوشبو لگاؤ۔ بے مسلمانوں کو خوشبو لگاؤ  
 سطرہ یکم چاہتا ہوں۔ اٹھ میں صفائی عطا کرے (آمین)

ایک حدیث ذی خلت ہے کہ یاد رکھیں ہے فرمایا صلوا و استظروا خوشبو لگاؤ اور صفائی رکھو  
 فان من امر الہی لم یصلوا کذلک فلو ان لسانہم بخر انزل علیہ کلمۃ رچتے تھے ان کی  
 عورتوں نے لڑا کہ وہ شروع کر دیا۔ تم میں جن کے وہ اسلام میں سب ہو گئے ہیں ان کی ساتھیوں سے  
 اسلام کی تائید کرتی ہے۔ تم پھر بھی نہ گئے سے کھاتے ہو، اسلام ہاتھ سے کھاتا ہے تم بھی کہتے ہو چنے  
 جانے پانی میں پھونگی نہ دے اسلام بھی نہ کھاتا ہے۔ تم کہتے ہو گرم کے اوپر خطا نہ ہو، اسلام بھی نہ کھاتا  
 ہے۔ تم کل تک کہتے تھے کہ کوئی آدمی کیسے جا سکتا ہے اگر آج امریکہ اور روس ملا باز جا سکتے ہیں  
 کیا خدا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جا سکتا؟ ہم نے کہا تمہاری عقلیں میں ان کی حالت نہیں، جتنی خدا کے  
 دین میں طاقت ہے اسلام نے کہا کہ کائنات سے تو سات دلوں میں کوئی نہ ہو کہتے ہیں وہاں رہا  
 اثر ہوتا ہے سات دلوں کو اور اثر دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ساتوں فرشتوں پر چڑھ گئے۔ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ہو جائے فسطوا ابوہکم و دوازے بند کر لیا کہ کھانا پسند  
 ہو کر آکر اور غنیمت چاہا کہ میں آکر تمہیں گل کر دے فسطوا ابوہکم رات کا اندھیرے میں بچاں  
 کر دیک کہ کھانے میرے میں گڑھے میں ڈگر جائیں کوئی ٹوٹ نہ کرے۔

و فسطوا اسو جہکم دینے اور دینی بچاؤ دینا نہ ہو کہ کل شام ہو جائے یا کوئی سوچتی  
 کہ چست ہو تمہارے گھر کو آگ لگ جائے۔ فسطوا ابوہکم برقی کوڑا صاب کر کہ تمہیں سنا کر یا تمہارا



چاہا کہ اسے دیکھ کر وہ لوگ اس کا ایمان بڑھتا چلا جائے۔ آمین اللہ کرے۔ ہمارا مقصد اس حقیقی کارنامے  
ہو، ہماری آگہی ہو، رشک کا نگار ہو، ہمارا دل ہو، ہمارا عمل اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا نقش ہو، ہمارا ہر اللہ علی  
ہو، ہمارا حقیقی چہرہ ہو، ہمارا اللہ علیہ وسلم کی حقیقی کار کریم ہو، ہماری زندگی ہو، ہمارا عمل اللہ علیہ وسلم  
اسلام ہو، جب اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو لایا، یسوعیٰ مسجدنا من السماء ہائی کا ادلے آ کر اٹھ اٹھا  
وہاں چائی ڈالو۔ اور اس جگہ کو ہر گز عملی لائق نہ بنو، لایا کہ اس کو ہماری طرف جانا۔ حدیث میں آتا ہے کہ  
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ملک لایا، تو آئے والا ہی چلتا، کہم مکم محمد دین پائی سے  
سوتی لے لایا، یہ چھوٹا آکر ہی چلتا، تم میں سے ہر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، سب کی دالیں سب کے  
پیر سے روشن ہو کر صمد ہیں، گزے ہو کر نکلتے، ہذا جل عطیٰ ایضاً، التوحید ہذا محمد رسول  
اللہ یہ جازے کے گدے، یہ ہر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مسیحین، سادہ چین، مسیحین، چنگیز، ہوا، ہنگامہ، ہوا، ہوا  
محبوب ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ رہے، گئے تو گئے، اگر صمد ہیں، تو  
جہنم کے کسی بھی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر صمد ہیں، تو کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر نہ ہو، صمد ہیں  
تو فوراً اپنی جا دہا، اپنی گزری کریم ہی صمد ہو گیا۔

حالا کہ دھوپ اتنی ٹھنکی تھی، کھڑے ہو گئے تاکہ کیا کوچہ چلے کہ یہ خادم ہے اور یہ خادم ہے۔ یہ غلام ہے یہ آقا ہے، یہ بزرگ ہے یہ بادشاہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعزاز، ہوتا تھا آج کل ہمارا پڑھنے کا تو کاغذی ٹھوک دان پانی کے لیے گلاس ملے ہوئے ہیں، اور یہ تو کپڑوں میں افشار ہے، کپڑوں کا بڑا شوق ہے میں یہ نہیں کہتا کہ تمہارے کپڑے اچھے نہ ہوں سادگی ضروری ہے۔ لہذا اس کو بلاؤ (جو شباب کرنے والے کو) میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے محبوب نے امت احمدیہ میں کو نکھاتا کاچے گا کہ کھٹے سزاویں گے، یہ بد نہیں تھا کہ مجھے سزاویں گے، مار گیا کاچے گا قرآن المسکینہ ایھا المسکین لکھائیں احمدی من لصرنا من قریش فاکمل القلید کچھ "سبحان اللہ" "سبحان اللہ" نظر آیا تو دیکھا ہے، میں تو فریب قریشی صورت کاچے ہوں، جو گوشت خشک کر کے کھانے کے کھاتی تھی، جم کیوں ڈار گئے ہو، اور آؤ حدیث میں آتا ہے کہ اس کو قریب بلایا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اسے چنے سے لگایا، ہم تو فریب سے سلام کریں تو ہاتھ دھوتے ہیں کہ ہاتھ دلیہ ہو گیا، عمر کل حالے اس نے اس کو لگے گا کیا فرمایا انعام المساجد بیت اللہ مکہ اللہ مساجد اللہ کی مہارت اور اگر کے لیے ہیں، جو شباب کے لیے نہیں اور ان کا ہونا حرام ہے، جو شباب اور کیا کریں۔ جو شباب



انکہ اللہ جب تک ہم اہل بیت زید ہیں صحابہ اہل بیت کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دینی غیرت عطا فرمائے "آمین" میں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی دعا کر رہے ہیں حدیث کا سفینہ بن جائے قرآن وحدیث کا کنوین بن جائے "آمین" مجھے خالصہ بدرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔

ملک میں مساجد جلائی جاری ہیں قرآن جلا یا جا رہا ہے، یہاں بھی اہم شخص آئے گا تو مولیٰ اہم آئے گا ایسی حرکتوں سے باز آجائیں، ہم یہ بھی برداشت نہیں کریں گے، ملک کی بنیاد کلچر جمود پائیں اور ہوں۔ اس ملک میں کل بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رہے ملک ہم اہل بیت کے تمام ہیں اصل بیت کی کوئی توہین کرے گا ہم وہ بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ میں دعا کرتا ہوں صحابہ سیر اور آپ کی بھنوں کا قہر لہرائے (آمین)۔

واللہ اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

## فضائل و مناقب

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[illegible]

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَكَانَتْ أُمَّةً مَفْرُوقَةً

وَالَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ لَمْ يَحْزَنُوا عَلَىٰ الْمَوْتِ وَالَّذِينَ سَبَقُوا لَهَا لَمْ يَلْمُوهَا وَالَّذِينَ لَا يُرَىٰ فِي وَجْهِهِمْ لُغْمٌ يُذْهِبُ عَنْهُمُ ذِكْرَ الْمَوْتِ هَٰؤُلَاءِ يَنْصَرِفُونَ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ لَمْ يَحْزَنُوا عَلَىٰ الْمَوْتِ وَالَّذِينَ سَبَقُوا لَهَا لَمْ يَلْمُوهَا وَالَّذِينَ لَا يُرَىٰ فِي وَجْهِهِمْ لُغْمٌ يُذْهِبُ عَنْهُمُ ذِكْرَ الْمَوْتِ هَٰؤُلَاءِ يَنْصَرِفُونَ

وَعَنْ يَسَىٰ فَنُورًا وَجِئَ اللَّهُ غَالِبًا فَلَوْلَا الَّذِينَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ فِي  
وَأَمْرَيْنِ فِي السَّمَاءِ وَوَقَعْنِي فِي الْأَرْضِ فَكَأَنِّي زُلْزِلْتُ فِي السَّمَاءِ فَنَجَّيْتُ إِلَهُي وَنُجِّيتُ  
كَأَنِّي زُلْزِلْتُ فِي الْأَرْضِ فَأَكُونُ نَجْرًا وَنَجْرًا

وَالَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَلْسِنِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِأَلَّا يَقُولُوا عَنِ اللَّهِ كَثِيرٌ ۚ قَدْ غَبِطَ اللَّهُ بِقَوْلِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

[illegible]







بعد میری خلافت کا وراثت جو ہو گا وہ صدیقی ہو گا اور آپ نے فرمایا سُرُوزِ اَنبِیاءِ کُلمِ لُکھنُی بھنُی میرے مصلیٰ پر ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے کوئی نہیں آ سکتا میرے مصلیٰ پہ کُز اور کُز لُکھنُی جیسا کہ ہے تو وہ بکر محمد ہی ہے۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت داؤد پہل ہیں، اسحقی القلب ہیں، مصلیٰ خلیہ دیکھو تو روا شدہ نہیں کر سکتے گا۔۔۔ خدائی قسم عربی، انوں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا ینابین اللہ ووزیرک الا ان ینبیکر صدیق اللہ بھی الکار کرتا ہے اللہ کا رسول بھی، صدیقی کے سوا میرے مصلیٰ پر کوئی نہ کر سکتا نہیں ہو سکتا۔ مزید اس مکرّم سب سے پہلے جو نبوت پر ایمان لایا۔ چاہے جھگڑا و محرم جس نے مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین کیا وہ الیہ بکر محمد ہی ہے۔

نبی ان کا نام آئے تو (صحابہ کا) آپ کیا کریں رضی اللہ عنہ ملک ناراض ہیں مگر اگر ناراض ہیں، مگر اللہ رضی ہے بڑی چیز اللہ کی رضا ہے۔ صحابہ وہ ہیں جن سے اللہ رضی ہو چکا ہے آج کوئی ولی، کوئی القلب، حضرت عبداللہ اور جبرائی وہ اس کا کج نکل دھڑا اللہ علیہ ہوں وہ بھی دوسرے سے بھی کہہ سکتے کہ ہم سے رضی ہے۔ کالا چال لڑکوں کی آیت چاہ کر تا سکتا ہے کہ ہم سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ رضی ہو چکا ہے کیوں کہ ان کے لیے قرآن ہے لقد وضحی اللہ عن العوالمین موحی اللہ عہم ورجوعہ تو دیکھتے آج ہم صدیقی کی یاد دہارے ہیں، دلوں میں اللہ علیہ ہر سے ملک میں مٹائی جائے گی، دلیو پر مٹائی جائے گی، دلی ولی مٹائی جائے گی، مگر مگر میں مٹائی جائے گی، دنیا کو تباہ جائے گا کہ خلافت راشدہ کا پہلا اتحاد صحابہ کا سرور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ دواؤ بکر محمد ہی ہے۔

ہم سب کے خادم ہیں، ہم سارے عرب کے خادم ہیں، ہم صحابہ کے خادم ہیں، ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم صدیقی کی صداقت مانتے ہیں، قادری کی صداقت مانتے ہیں، عثمان غنی کی صداقت مانتے ہیں، حمید زکی النہامت مانتے ہیں، اہل بی کی عزت مانتے ہیں، حاکم زکی عزت مانتے ہیں، حسن و حسین کی شہادت مانتے ہیں، اہل حق کے قدموں میں جنت مانتے ہیں۔

ہم کئے نہیں کو ایک لاکھ بندہ۔ ہم سب کو مانتے ہیں۔

صحابہ برحق ہیں، بطبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بھی برحق ہے، اگر حمید کرار اللہ ہے لہ

اور کہ فرمے، اگر قولِ نبیؐ ہے تو ماکھڑہ علی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے، ہم سب کو اسے جیسا دلو (ہم سب کو اسے جیسا)۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ اک فرد، لاکھیں ہزار آپ کو اور اقربا، ماہرہ، بنادوں، ستاروں، جنگلوں، بنادوں، کنوئیں کو آپ کو بات کا پتہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اللہ ہیں جو سب سے نیکی اور بہر حال عزیزان میں اتنی توجہ کیجئے (کوئی آدمی کھڑا ہو کر فرما لگا تا ہے مولانا اس کو کھڑے ہیں) بعض کو ہوا ہوتا ہے بعض کو جوش ہوتا ہے بلکہ کے بندے جوش بھی اور خاموش بھی ہو (خود فرما لگایا)

میں فرما لگتا جانتا ہوں، یہاں کھڑا ہی ہوں آپ بندہ جائیں، فرما، عجیب، اللہ اکبر، میں صاحب رحمہ، بادشاہان اہل بیت، مذکورہ بادشاہان اسلام، مذکورہ بادشاہان قرآن، مذکورہ بادشاہان، خلافت راشدہ، حق چار بار خلیفہ اول اور کمر صریح زندہ باد کیجئے، ابتر ہیں فرما، گ رہا ہے، ہمیں وقت تمہارا ہے، بعضوں کو ہوا ہوتا ہے بعضوں کو جوش ہو، ایک کی اپنی طبیعت ہوتی ہے، ہم گھبرائے نہیں توجہ کیجئے میں چند سوئی دینے آیا ہوں جو سے خود سے نیکی کوئی سوال کریں، کوئی چٹ نہیں، کوئی مسئلہ ہو، ہمیں آپ کو کھلی اجازت ہے، دعا کرو اللہ ہم مسلمانوں کو اتفاق عطا فرمائے، سب جادو ملک ہے، کوئی کہتا ہے خدا کی دولت نہیں، کوئی کہتا ہے توجہ نہیں، کوئی کہتا ہے ہم سوس ہیں، صاحب ہوس نہیں، دور بھی قطعی پر ہیں، کبھو بھی غلطی پر ہیں، مگر وہ ہیں۔ سب سے اول سوس، صاحب ہیں، اول گود، کون ہیں؟ (صحابہ) اول اول، پیغمبر کے مصداق کون ہیں؟ (صحابہ) پیغمبر فتح ہے تو یہ پھانے ہیں، پیغمبر علی اللہ علیہ وسلم جا رہا ہے، صاحب حمار ہے، نبی آقا ہے، ہلام ہیں، مصطفیٰ استاد ہیں، یہ شاگرد ہیں، مکمل و ملا ہے، سارا ہے، یہ مصطفیٰ کے سپاہی ہیں، (فرما، عجیب، اللہ اکبر، بادشاہان، مذکورہ بادشاہان، صاحب خدا، ہمارا وقت صریح، مذکورہ بادشاہان، ہوس کی ملی ہے، میرا قصور نہیں، مگر فرما لگا ہے، تاج و تخت قسم نبوت، مذکورہ بادشاہان، میان نبوت، مرد و باد، یہی اس کے ایمان کی ایک نشانی ہے)۔

توجہ کیجئے، اقربا سے طاعتی میرا چڑھا کھانا طبق، تعلیم یافتہ طبق، کمرچیت، فرجیت، جادو خود سے، تہہ چڑا دی، کھجے چار ہے، ہیں میرے خراج کا بیج نہیں، مگر میں آپ کو چند سوئی دے رہا ہوں، خود کیجئے، میں تو کراچی کا مادی ہوں، لاکھوں کا انتخاب ہوتا ہے لوگ جو سے خود سے سنتے ہیں، یہ لاہوری ہیں، یہاں سے خودی ہے، تو بہر حال یہاں لاہور یہاں دعا کرو اللہ تعالیٰ اور آدمیوں کو بھی

جنت کی طرف رہے، آمین۔ اچھا! اشتہار داتا اکبر دار کا انتظام اور یہ چند سماجی اور ملکی کام چاہئے ہیں، کچھ کمزور ہیں، مگر ان میں ہیں کہ کوئی گڑبڑ ہو تو ہم بھاگ جائیں۔ یہ سارے بڑا دل کھٹے ہو گئے ہیں اور عا کر اللہ نہیں پہنچ رہے (آمین)۔ بھائی! ہم صدیق کی یاد دہار ہیں، کیوں کہ ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کو مانتے ہیں، اب وقت نکلیں میرے پاس چند سوئی لے لو۔

صحابی اس کو کہتے ہیں من صاحب رسول اللہ، جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی ہو، میں وہی وجہ رسول اللہ بعدہ جس نے ایمان اور کلمہ چاہ کر انھوں سے ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو ایک ٹیکہ دیکھا اور وہ صحابی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تمس المسلم مسلعا راحی، جس نے ٹیکہ منہ میرے چہرے کا دیا کر اس کو جہنم کی آگ کا سبک بھی نہیں آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ظہیر کا وہ بار صحت نبوت جوش میں آیا فرمایا اہی من راحی جس نے مجھے دیکھا اس کو بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، بلکہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس پر بھی جہنم حرام ہوگی، یہ آقا کے الفاظ ہیں، انہوں سے کہو کس کے؟ (آقا کے) اور دنیا پر مبنی ہے کہ وہ کڑواں ہے؟ میں کہتا ہوں صدیق کو دیکھئے وہ بھی مبنی ہے اور صدیق نے جو کام کیا وہ آپ کو کتاں کا ٹھوڑا سا اب بھی تار پا ہوں جو کوار لے کر لٹکے اسے اسلامی اصطلاح میں چاہو وہ جاری کہتے ہیں، جو مسجد میں بیٹھنے سے نمازی کہتے ہیں، جو قرآن اچھا پڑھنے سے اسے اسلامی اصطلاح میں قاری کہتے ہیں۔ جو کچھ کا دیا کرے اسے حلی کہتے ہیں، جو فیصلہ کن کرے اسے قاضی کہتے ہیں، جو انھوں سے ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھنے سے صحابی کہتے ہیں، جو اسٹیج پر حق کہے اس کو آپ وہابی کہتے ہیں اور ہم حق کے داعی کی قربانی کہتے ہیں۔ (غیر ظہیر، اللہ اکبر، ختم نبوت، زندہ باد، ملازمِ بندہ دار)

صحابی اس کو کہتے ہیں، چاک رہے؟ میں نے فقط صدیق اکبر کے کچھ خاص صحابہ ایک بھگ، ایک چمک، ایک دھک، ہا لڑک، ہڈا، دھڑک، سمجھانا ہیں آپ کو پہچانا ہے صدیق کے قدموں تک اور صدیق کے قدموں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلائی تک پہنچانا ہے، پردہ انوں سے شمع تک، ستاروں سے چاند تک، مٹا کر وہاں سے استاد تک، صحابہ سے مصطفیٰ تک سب کو صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر فرمائیے! غور حضورؐ نے فرمایا انار حقیقہ ہے کہ پہلا آدمی جگہ سے ٹل سکتا ہے مگر عین و آسمان بدل سکتا ہے اور مدت الٰہی جگہ چھوڑ سکتا ہے اور یاد دہا کر فراق کر سکتا ہے، انھیں بات صدیقؐ میں روزگار میں

بدل گئی ہیں، قیامت تک بطور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیراں ملنا نہیں ہو سکتا۔

صحابی کہتے ہیں جو نبی کا ساقی ہو، بطور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہو، وہ اسے ملک میں عادت ہے کہ اگر کوئی جوئے باز ہو تو دوست بھی جوئے باز ہوگا، ڈاکو ہے تو دوست بھی ڈاکو ہوگا، ایک دہلی بال کہتے والا ہے تو اس کے دوست بھی کھلاڑی ہوں گے، بچہ شین کا کھلاڑی ہے تو اس کے دوست بھی کھلاڑی ہوں گے، خدا کی قسم بطور صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہے تو دوست بھی پاک ہیں، اگر بیک ہے تو اس کے دوست بھی بیک ہیں، یہاں تک کہ وہ سے لے کر (یہ قانون ہے) (خیر صلی اللہ علیہ وسلم تک) تو اس کا اصل بھی بچہ ہے۔

صحابی اس کہتے ہیں من صاحب رسول اللہ ملک میں ایک لٹا ہے کہ تھیں صحابہ مومن ہے باقی مرتد ہو گئے کوئی مرتد نہیں ہوا۔ کہہ (کوئی مرتد نہیں ہوا) یہ تاہی تھیں کہ یہاں پاکستانی ہیں کہ کوئی چھوڑ کر دیکھ کر فریاد کی تو کوئی دیکھ کر فریاد ہو جائیگا، صحابہ ہیں ان میں کسی کا ایمان نہیں، کہوں کہ صحابہ بلا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں، بلا واسطہ بطور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والا ہیں، بلا واسطہ نبی کے محبت یافتہ ہیں، سنا تھا اس سے من گئے، طبع آئی پر دانی من گئے، آقا اسلام من گئے، امام آقا احتی من گئے، نبوت نے اعلان کیا ایک کہہ دیا، یہ صحابہ ہیں۔

نور الدین! ایک صحابی حضرت علیؓ کو لکھا دیکھیں بیٹے پر حشر ہے، بچہ نکارے ہیں، انہوں میں بھینس ہیں، اگر ان میں دوسرے ہاتھ کی مار ہے، اور سر باز ہے، وہ اسے قتل ہے، مار مار رہے ہیں، کہ بے زار ہے، اگر گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے، نبوت کا اقرار ہے (سبحان اللہ)

عزیز! من لایک صحابہ نبوت جس کا نام سب ہے، بلا واسطہ نے بچہ کر بچہ کر لیا، بچہ کر لکھا دیا، نور الدین! سے نبیؐ کو لکھا دیا، ان کو انہوں سے ہاتھ دیا، اگر نبیؐ نے کر لکھا تو کیا کہنے لگا اب بتا دیا ہوا؟ کہنے لگی، جو اصل تجھے ذات ہے، ہمارے تجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے، ہمارے (سبحان اللہ) جو اصل تجھے سرمدی ہے، ہمارے تجھے نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہے، ہمارے جو کہ رو کر ہے ہو گئی، یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں چھوڑا، یہ صحابہ ہیں۔

میرے پاس دقت نہیں، دعاں! اتنے ہیں کہ میں بتائی نہیں کر سکتا، ابھی آپ حدیث کی شان میں جلسہ تھیں، برکت الہیہ، اگر کسی چوک میں، اگر ہر سے پاکستان کو لکھا دیا، اللہ اللہ اللہ لکھتے تھے، لکھتے

موتی ہے کہ لڑکیوں کا کیا کام ہے۔

تو زبان کی صحابہ سب رتی ہیں، یہاں تک لوگ کہتے ہیں چارے صاحب ہلکے صحابہ سے جگہ چارے جگہ جڑ جگہ پکڑے کا لہجہ پر لڑتے ہیں کہ نہیں مسلمان ہے یا نبی مرتد ہو گئے یہ ظاہر کہتے ہیں اور سے کہہ (ظاہر کہتے ہیں) جب اس کا علی رضی اللہ عنہ سلم نے اعلان نبوت کیا تو پانچ صحابہ تھے، پچھتے نہیں کہ قحتر خا گریں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زین ابی سلمہ کے گریچے تو یہ پانچ نہیں صحابہ تھے جب عقبہ بنی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا تو اس وقت وہاں صحابہ تھے، جب مکہ سے پہلے اہل ہونے تو ایک سو چودہ صحابہ تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدان بدر میں آئے تو تین سو چودہ صحابہ تھے، جب احد میں آئے تو ایک ہزار صحابہ تھے، مقام حدیبیہ پہ آئے تو چودہ سو صحابہ تھے، جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت آئے تو ہی ہزار صحابہ تھے، جب غزوہ خیبر میں آئے تو بارہ ہزار صحابہ تھے غزوہ حنک میں آپ شریف ملے گئے تو یہ بارہ ہزار خود اپنے تو اس وقت چالیس ہزار صحابہ تھے، حجہ الوداع کے موقع پر جب انہی قصویٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے اترے تو ستر ہزار صحابہ تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیار مدینہ سے پہلے ایک ایک چھٹی ہزار صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں دور ہے تھے، یہ ایک جھگڑا ہے اور سے کہو یہ ایک جھگڑا ہے۔

پھر شیخ ابی قحتر نہیں ہے سب سے پہلے بلا جھگڑا جس نے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین کیا، نبوت کی دعوت پر ایک لڑا، اور صدیق ہے صدیق کہتے ہی اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کی تصدیق کرے۔ خدا کی قسم وہی ان لوگوں کا نام ہے ان لوگوں نے حضورؐ کو فرمایا کہ میں نے جس کے سامنے اسلام پیش کیا کسی نے کہا اگورہ دکھاؤ، کسی نے کہا بات نہیں سنتے، کسی نے ہنر مارے، کسی نے اجڑا ہوا لہجہ، کسی نے بھونکا کہہ کسی نے کذاب کہا، کسی نے میری آفریقہ بات نہیں مانی فرمایا جب میں نے جو کر کا اچھ پکڑا اور میں نے کہا خدا نے میرے سر پر نبوت کا عہد رکھا ہے، میں نبی اور ہادی ہوں کے آیا ہوں، فرمایا بلا جھگڑا جس نے گردن جھکا کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حیرا غلام میں چکا ہوں، جس نے غوری میری بات کی تائید و تصدیق کی اور صدیق ہے۔

صوفی اس کو کہتے ہیں کہ جو ہر عمل کے باطن سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صراج سے غریب لائے تو ایک ذوقِ نبوی ہی کیا ایک صوفی ہی کیا۔ جس نے ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کر

انکار کو دہرائے اور غرضی ہو گیا۔ جس نے اس جمل سے سن کر معطلی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر اقرار کر لیا وہ صدیقی بن گیا، جاگ رہا ہوا، ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جو معطل کی کسوٹی پر دتہ لے کر دیکھ کر جاری محسوس ہونے لگا، ان کے دل کی زبان سے ہر بات گئی جتنی ہے وہ صدیقی بن گیا۔

[illegible]

مگر خلافت میں اور اگر محمد انھوں سے ملتی بات لوتی ہے کہ خدا کی قسم علیؑ حضرت عثمانؓ کے قاتل ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ کے قاتل ہیں۔ خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاتل ہے تو صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جس کا لقب علیہ وسلم اللہ کا ہے وہ صدیق ہے یہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہے یہ بھی قریشی ہے یہ بھی ساتویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں ملتا ہے۔ یہ وہ آدمی ہے جس کے بارے میں خطیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا پر میرا احسان ہے۔ مگر ہر صدیق کا احسان ہے جس کہتا ہوں کہ حضرت علیؑ اور ابو بکرؓ میں جو فرق نہ سمجھیں تو جو فرق ہے۔ حضرت علیؑ خطیر کے مکر سے کھانا ہر صدیق سب بیکہ نبی کی جوتی میں لگا رہا۔

حضرت علیؑ نے نبیؐ کا ہر صدیق نے نبیؐ سے علیؑ کے مگر خطیر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کو کیا خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کے جبر سے کہہ دیتے آپؐ کو کیا۔

خود نبیؐ پہلی سے کمال کے کہتا ہوں خدا کرے ہدایت نصیب ہو آئیں کہو انھوں نے خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم نبوت خدا ہار۔

فتم نبوت میں علیؑ کا پیدا پہلا صدیق صدیق ہے۔ سیدہ کذاب کا حامل علم اور علیؑ حضرت صدیق ہے۔ وہ اسے کہہ کون ہے؟ (صدیق ہے) میرے پاس صدیق ہے بالکل ٹھیک ہے۔ نہ راجح کہنے میں وہ دوسری طرف آ رہا ہوں ہم سب کو مانتے ہیں۔

ہم وہ نہیں کہ حضرت علیؑ ایک غزوہ کا نہیں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا تھا کہ وہ صدیق بن گیا خطیر صلی اللہ علیہ وسلم عادل تھا تو عادل بن گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھا تو صادق تھا باوجود اس بن گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہادر تھا تو علیؑ حیدر گرد بن گیا۔ اگر کوئی کا سرخ آئے تو صداقت اختیار کرنا اگر حکومت ملے تو عدالت اختیار کرنا جو عدالت صداقت اختیار کرنا وہی ان ہر تمام اعتبار کرنا۔ یہ سب حضورؐ کی جھکیاں ہیں یہ خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کی میرت کی جھک ہے، یہ خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹکس ہے۔ کہ خطیر صلی اللہ علیہ وسلم کا (ٹکس ہے) ہم سب کو مانتے ہیں، ساتویں اٹھویں دہائی میں ساتویں گزرا ہوا ہے۔ ساتواں اس آواز ہے ہم صحابہ کو چھوڑیں تو رافضی بن جائیں گے۔ مابقی یہ کہ چھوڑیں تو خارجی بن جائیں گے۔ دونوں کا واسطہ پکڑیں تو بچے مسلمان بن جائیں گے۔ صاحبِ ایمان بن جائیں گے۔ خدا کی قسم حالِ شان بن جائیں گے۔ یہ سب بچے یا اٹھیں؟ (نہی ہے)۔



اب تو مجھے افسوس ہوا کہ میں اس سب کے کلام میں حضرت علیؓ کی حق میں حسد ہی نہیں  
 رہتا ہوں، مگر حیرت کی حالت میں مجھے ساری دنیا کی کھالوں کے ہونے پر حیرت کی حالت کی حالت  
 میں یہ علم مدتی کے ہونے پر حیرت کی حالت ہے۔ حضرت علیؓ اپنے کے کافہ میں حسد ہی نہیں رہتا ہے  
 بلکہ اس کے لئے ہے۔

ملفوظ حضرت علیؑ کے پاس خطِ پیر علیؑ اور علیؑ کی امانت ہے حدیثی کے پاس خدا کی رازت ہے، جہاں الیق ہے۔ حضرت علیؑ اور ہے ہیں حدیثی ہاگ رہے ہیں حضرت علیؑ کے میں رہے حدیثی مدد میں قیامت تک ساتھ ہے سب اسی ساتھ ہیں میں کہا ہوں جبرئیل علیہ السلام فرما کر حدیثی کو گناہ ہے (گناہ ہے)۔

ڈیڑھ مل اعظمیہ سلم نے نہ مل کے ہیں بلکہ زمین کا سفر ہے ایک آسمان کا سفر ہے اسے  
سفرِ برکت کہتے ہیں اسے سفرِ معراج کہتے ہیں یہ بھی رات کو ہے یہ بھی رات کو ہے یہ بھی گئے  
ہے یہ بھی گئے ہے یہ لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ، گل، پٹانہ آیا۔ وہ لاہور رات کو گئے تو ڈیڑھ مل اعظمیہ سلم  
اعظمیہ سلم کوئی ٹھکانا نہ آیا۔ لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ، گل، پٹانہ آیا۔ وہ لاہور رات کو گئے تو ڈیڑھ مل اعظمیہ سلم  
فرق نہیں کیا اس نے گھر میں بیٹھیں، لکھا اس کو کاتے نہیں گئے اس کے پاس میں دلم ہیں خدا کی  
قسم یہ سوار ہے جا کر گھوڑہ بٹھا پر ایسا ساتھ ہوا کہ قیامت تک اس مل اعظمیہ سلم سے جدا نہیں  
ہوا۔ انصاف، بغیر بادشاہ کو ہر جگہ دقت قسم بہت مذہب، بادشاہ کا ہر مذہب، بادشاہ کو ہر جگہ دقت قسم بہت  
لکھتے تھے۔

نہہ کیجئے اچھے تو پیچھے رہاوات گھوڑیں آپ کو تانیں کہ صوفی کون ہے دعا کرتا ہوں  
 خدا میں صوفی کا کوب نصیب فرمائے، یہ تو صوفی ہے جسکو قوی علیٰ خدا علیہ وسلم کے مدد کی گئیں  
 کے کھن کے پاؤں کی مٹی سے بھی حقیقت ہے ہم تو اس مٹی کا چہرہ دیکھ چکے ہیں، (میں نے) جو  
 مٹی کا چہرہ دیکھا ہے وہ انکسار ہے تو ایک خواب دلائے کسی نے پوچھا کیا ہے لڑکیاں میں خطاب، حضرت  
 کیا ہے لڑکیاں دینے کی گئیں کی گھوڑی کی گھٹیاں وہ یہاں خدا کی قسم تہا کی جڑوں میں تہا کی جڑوں  
 میں مٹی کے ٹھکانے ہیں جو مٹی کے علیہ وسلم کی گئیں کی مٹی گھٹیاں میں خدا کی ہے۔ ہمارا تو حق تعالیٰ  
 کوئی سے ہیں کہ انکو (د) (انکو د)۔ جو سترہ سترہ بری حضور مٹی کے علیہ وسلم کے دے پڑے





ہے، جب کوئی بی سلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملے گا اس وقت ساتھ قرار دیا کی قسم میں باہر نکلا  
اور قرآن کی آیت اعلیٰ پیش کر سکے گا، میں محمد بن علی کی شان کا یہ ہے۔ والیہ جسدہ  
بالعقلی وخلق بہ یہ مدتی ہے۔ وخلقنا فی الظن یہ مدتی ہے، مخلوقہ وخلقنا  
وخلقنا نقہ یہ مدتی ہے، وخلقنا فی الظن یہ مدتی ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون  
ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون  
وخلقنا نقہ کون ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون ہے؟ (مدتی ہے) الخانی حقہ کون ہے؟ (مدتی ہے)  
مدتی قرآن میں مدتی محبوب کی زبان میں مدتی حجاب کے بیان میں مدتی اللہ ہے کے  
اطلاق میں۔

مادے عدالت کر رہے تھے میریت کردہ اقامت کوئی دعوہ نہیں رہا تھا یہ مدتی میں رہا تھا سب سے پہلے جس نے نبوت کی تصدیق کی وہ کوہن ہے؟ (مدتی ہے) ساری دنیا سب کاٹھ قحیہ جو ذخیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین تیار کوہن ہے؟ سب سے پہلے جس نے کتب میں مسجد بنائی، حج کو لوگوں کو بل کر جس نے قرآن کی تکلف کی اور حیرہ ادریس نے قرآن میں کرا سلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام میں گئے وہ کوہن ہے؟ (مدتی ہے) جس نے ساتھ غلاموں کو خرچہ کرا زادہ کر کے کلہ چڑھایا وہ کوہن ہے؟ (مدتی ہے) جس نے حیرہ کلہ چڑھایا خود کو سوئی نہیں؟ آتے آتے۔ ہمارے میں پورے کتے ہیں ہمارے خسر موسیٰ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر موسیٰ بھی نہیں۔ یہ تو چین ہے یا نہیں؟ (آریہ ہے) لیکن ذخیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر موسیٰ نہیں ملے تو قرآن سے پوچھتا ہوں قرآن کہتا ہے علیہ اسعزوا بسعزل فما ائتکم بہ فلقبوا فلقنوا من ولہ اور یاقوب کہو اللہ فرماتے ہیں یا میں یہی کہتا ہوں صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آئے تھے۔ ہا کہو اللہ ہمیں مدتی جیسا ایمان عطا کرے۔

ہمارے مطالبہ کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ کفر ہو کر اسلام جیسا ایمان ہو اور ایسا کفر جیسا ایمان نہ ہو۔ کفر اور عمل جیسا ایمان کفر میں یا ایمان کفر ہے؟ (کچھ ہے)۔

تو عزیزانِ مومن! ایک فارمولہ دین پوری سے لے کر پورے پھر کچھ تفصیلات بیان کروں، سب سے پہلے جس نے نبوت کی تصدیق کی، بارہویں پھر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ چڑھا، ایمان لایا وہ کون ہے؟ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور نبوت و دین کے لیے بارگاہی رو کون ہے؟ جس نے ساما

میں نے کہا کہ جہاں میں اہل بیت کو کون ہے؟ سب سے پہلے جس نے اپنی کنواری لڑکی اسے کرنی ملی اٹھادی  
 سلم کو کہیں دیکھ لی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضرت کی رات طہیر علیؑ علیہ السلام جس حدیث سے  
 پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے یہ الزام پر غلبہ میں کے گیا، وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی صلی  
 علیہ وسلم کے ساتھ رہا نہ ہو کر جس کے گھر سے کھانا پکھا، اور وہ کون ہے؟ سب سے پہلے وہ کون  
 ہے؟ نبی صلی علیہ وسلم سے پہلے جو فارسی پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضور صلی علیہ وسلم کے  
 ساتھ نہ پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے تو یہ کہ جس نے عمران کی تصدیق کی وہ کون ہے؟ سب  
 سے پہلے نبی صلی علیہ وسلم نے جس کو مدینہ پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے نبی پاک صلی علیہ وسلم  
 نے جس کو مدینہ پہنچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضرت مرے سے لے کر تمام صحابہ نے جس کے  
 اہل بیت کی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے عمر بن خطابؓ کے خلاف جس نے تلوار اٹھائی وہ کون ہے؟  
 سب سے پہلے جس نے عمر بن خطابؓ کو قلعہ فتح کیا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے جب صحابہ پریشان  
 تھے نبی صلی علیہ وسلم کی بیعت کی وہ کون ہے؟ سب سے پہلے وہ کون ہے؟ جس نے  
 کہا نبی صلی علیہ وسلم کا ورثہ تقسیم نہیں ہوگا وہ کون ہے؟ جس نے کہا نبی کو بیڑوں میں غسل دیا جاتا ہے  
 وہ کون ہے؟ جس نے کہا نبی صلی علیہ وسلم کو ہاتھ دیا جاتا ہے وہ کون ہے؟ جس نے کہا کہ کھانے  
 بائیں ہاتھ سے کھینچا وہ کون ہے؟ سب سے پہلے حضرت جو نبی صلی علیہ وسلم کے ہاتھ میں پہنچا وہ کون  
 ہے؟ سب سے پہلے نبی صلی علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے دن اٹھے گا وہ کون ہے؟ ساری امت  
 سے پہلے وہ کون ہے؟ پہلے کون ہے؟ خدا کی قسم سب سے پہلے نبی کے بعد سب سے پہلے جنت میں  
 قدم رکھے گا وہ کون ہے؟ صدیق ہے، میرے پاس تصدیق ہے۔ کو میرے پاس تصدیق ہے۔ حضرت  
 علیؑ رضی اللہ عنہ نے یہ چھوٹا فرماتے ہیں افضل الامۃ بعد الانبیاء اور ہر کوئی یہی امت میں  
 انبیاء کے بعد افضل ہے۔ اور ہر صدیق ہے۔ ہر علیؑ پر جموت کہوں تو میرا شک کا کہہ دے، یہ سچا الجواز  
 میں ہے۔ یہ حضرت علیؑ کی پاک کی کتاب ہے، خطبات میرا نشان ہیں حیدر پاک کے۔

تو دستاویز حاصل کون ہے؟ (ابو بکرؓ) خط کہتے ہیں جہاں ان میں کہہ دے اسے ہدایہ  
 امیر المؤمنین و امام العظیم و قائد المشرقین میں نے کہا مشرک کوئی اور ہوگا، علیؑ رضی اللہ  
 عنہ و افضل الخلفاء افضل صدیق ہے کہ کون ہے؟ (امام صدیق ہے) جس کو حضور صلی علیہ وسلم نے

اہل ذمہ کی میں صلی دیا بلکہ صلی دے کر ہر گھر کا پردہ اٹھایا، اجماع اہل علم کا ہے کہ یہ  
 بہ طواغیت ہے، آپ نے گمراہ ہوا، اٹھا کر دیکھا تو صدیق صلی پر حضرت علیؓ سے لے کر ہر  
 اقدام میں بیوقوفی صلی اظہیر، سلم کا چروچک، اللہ صلیت میں آگاہ ہے نبی صلی اظہیر، سلم کے لئے  
 تھے تو جنت کا حریف ہیں، قرآنی صلی اظہیر، سلم کا چروہیں نظر آیا، جیسے خدا کا قرآن کو  
 ہوتا ہے، آپ صلی اظہیر، سلم نے قرآن کا اٹھا کر دیا کہ جس طرح میرا دل چاہتا تھا اس طرح  
 است کو کچ کے بارہا میں، ہر حضور صلی اظہیر، سلم باہر آئے، جو جنت پر دعوت کے وہ جنہیں  
 جنہیں ہے، لیکن حضور صلی اظہیر، سلم باہر آئے تو صحابہ نے قرآن کی میری طرف دیکھ کر  
 طرح (نامیں) اٹھا کر کہا کہ یہ اٹھ کی پشت پر مار کے تانا، اٹھا دیا، کیا کہ حضرت صدیق صلی  
 نماز پر حاضر ہے، تھے اور مارے صحابہ مقتدی اور قرآن میں ہے، تھے تو صحابہ نے اس طرح قرآن کو مار  
 میں اٹھا دیا کہ صدیق اصحاب صلی اظہیر، سلم خود باہر تشریف لائے، ہیں تو یہ کرنا بھی نبوت کی خاطر  
 آگلی، حضور صلی اظہیر، سلم نے فرمایا میں ہوں، میں صلی سمیٹے نہیں آیا میں میری اللہ میں قرآن  
 شفاء آیا ہوں، مگر یہاں نے صلی جھوٹا دیا، اور آپ بھیجے، نبوت یا حضور صلی اظہیر، سلم صلی ہمارے  
 لہذا حضور صلی اظہیر، سلم نے پوری فرمایا، نبوت نے لہذا کے بعد فرمایا، کف نہ اٹھ سکے، یہ  
 نواز کف کی ظورم غلطی تھی، کیا ہو گیا تھا، جب میں نے اس کو مارا، میرا عمر تھی قرآن  
 میں آئی، صلی میں پھوڑا دیا، میں نے مارا کہ یہ سننے والا نہیں، لیکن لفظ اللہ ان بتقدیر تنہا  
 زنون اللہ، اور فقر کے بچے کو کائنات میں کہ صلی صلی اظہیر، سلم کے لئے جو صلی  
 ہر گز اس میری ہر بعد اس میں میری ایک اللہ ہر قرآن میں ہاگہ ہے، وہاں یہ صلی ہے۔

خدا کی قسم یا ہر گز اس میں صلی آپ قرآن ہے کڑے مارے، یہ دیکھ مارے، جہاں خدا کا  
 ہے۔ کہ آپ صلی اظہیر، سلم نے صلی مارا کہ سچی میں تو سکا، حوا کا سچی میں تو سکا، حوا کا  
 میرے ساتھ تو سکا جنت میں گی تو سکا، کیا تو صلی اظہیر، سلم کے ساتھ ہیں حضرت فاروقؓ سے ہاگہ  
 کہا کہ یہ کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا، کان غلفنا ونبینا، وناخبرنا انہو یخبر، اور فرمایا کہ میری کام

مرکی نیکیاں سے لو ہجرت کی رات کی کوٹھڑی سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنہ و  
 الفقر ٹھنڈی ٹھنڈی شفا ہے، مرکی اتنی نیکیاں ہیں کہ جتنا انسان کے حلقے میں مدد دینے عرض  
 کیا کہ میرے لیے کی نیکیاں ان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی صدیق امر کی ساری مرکی  
 نیکیاں اور مرکی ہجرت کی بھول اور گناہ کا علاج ہیں ہو سکا جس بی کو کچھ کر ساری و چارعت ملتی  
 تھی آج ایک صدیقی فوت ہوا ہے صدیقی اس وقت بی کے ساتھ تھا جب خدا کے سوا کوئی نہیں تھا یہ  
 نشان ہے اور اس کا سہرا لکھو ہے یہ پچوس صدی کر کے جوق کا سلام ہیں، اسی جوق کا انھوں پر دیکھا  
 ہوں، یہ اللہ نے ستر سے کاڈ کر رکھی کیا تر آن نے قیامت تک حضرت صدیقی کا واسا کا کاڈ کر کیا  
 ہے، جب تک دیا تر آن پر حق رہے گی بار بار کا خضر ہوتا رہے گا، گنج ہے جواب دہ خدا سے کو کون  
 ہے؟ (صدیقی ہے)۔

یہاں لاہوری ملا کہتے ہیں کہ ابو کرالی پاک کی آپس میں برائی تھی ملا کہتے ہیں کہ ملا کہتے  
 ہیں تر آن کہتا ہے و حصاء بہم قرآن کہتا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا آپس میں عداوت  
 زیادہ ہے کہ عداوت ہے۔ حضرت علی کا قاتل غازی ہے، فاروق کا قاتل بھی ہے، عثمان کے قاتل طلحہ  
 ہیں، صدیق کی شہان کا عداوت تھا، کون کا عداوت تھا۔

مجھے اب کل کر کہئے، حضرت علی کے بیٹوں کا نام ابو مکرری علی، عمری علی، جعفر علی، علی ہے  
 عداوت یا افکار ہے یہ عداوت ہے۔ حضرت علی کی بیوی (برجائی) حضرت علی کے بھائی جعفر علی کی بیوی  
 حضرت ابو بکر کے بیوی میں خود حضرت علی نے روانہ کی۔ یہ عداوت ہے یا افکار ہے یہ عداوت ہے کہ  
 کیا ہے؟ (وہ ہے) اب یہ کڑوت ہوئے خواہ امت تمہیں حدت پہنچی کر کے حضرت علی کے کفار  
 علی، رضی، عداوت ہے یا دشمنی ہے؟ (اب اسے آج عداوت ہے)۔ حضرت علی کے ہوتے ہوئے ابو مکرری  
 کے حرام میں کیا اگر ابو مکرری نہ لکھتا تو علی کے ہوتے ہوئے صدیقی حرام میں نہ جاتا، یہ عداوت ہے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو تیار کر آپ میرے ستر پر ہیں میں ابو مکرری کو لے کر جا رہا ہوں اگر علی  
 کو قتل ہوتا کہ ابو مکرری کو قتل نہ کر دیتا کہتا حضرت میں چلوں گا، حضرت علی کو بھی یقین ہے کہ میں  
 ستر سے کا کاڈ ہیں یہ ستر سے کا کاڈ ہے۔ جاگ رہے ہو انہیں۔

اور ہجرت کی حالت کے دو ہمارے وہی ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے  
 دہرائے پر آئے تو وہ آپ کو تو پاؤں میں دھیرے کا وقت تھا سنو اس لئے کہ وہ اس کا وقت تھا اور حضور صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے سر پہ ایک ہاں طرح چادر تھی مگر تھی آپ اعدائے تو کئی کی تکلف کی تو یہ پہلا پہلی  
 اس لئے کہ ان کو ہر فرمایا ہی ہوں جس کے دہرائے پہنچا آئی ہے آج میں اس کے دہرائے پہنچا  
 ہوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں حدیثی کا آکا ہوں تو ان کی بی بی نے دہرائے دہرائے دہرائے  
 اٹھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگایا حضرت اس مگر میں کہیں آئے فرمایا خود نہیں آیا انہوں نے  
 کچھ پہنچا خدائے کا کرباب ہلا کی بات ہے اپنی بی بی عائشہ کو بی بی اماء کو عبد الرحمن جیسے کو تمام  
 حاضر کو دہرائے کہ میں کچھ نہ کی بات کہنا چاہتا ہوں اور نہ کہنے کا حضرت ہو اعلیٰ علیک یہ ہوا  
 گھر انہیں یہ آپ کا گھر ہے آپ دہرائے میری ایک ایک بی بی گلے سے لگائے گی آپ کا ہوا  
 آؤں نہیں کر تکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ العزیز خدائے عظیم ہاں یہ کدات تھے ہر حال  
 ہوا مگر ایک بار تیرے ساتھ ہوا تیرا نام خود خدائے احباب کیا ہے حدیثی کہنے لگے اس حالت میں  
 یہ چہ رہا تھا حضرت ساتھ میں ہاؤں گا افریقا صدیق چپ کرتی خود خدائے احباب کیا ہے اس  
 سفر میں تیرا ساتھی وہی رہے گا جب کوئی تیرے ساتھ نہیں ہوگا تو عرض یہ تیرا ساتھی میں ہوں گا تو فری  
 یہ صدیق تیرا ساتھی ہوگا تو میں آؤں گا حالت کو کسی وقت انتظار رہتا کہنے کا حضرت آج امام نہیں  
 ہوگا ہمارے ساتھ آپ کے انتظار میں ہوں گا۔

حضرت علیؓ کو سزا پہنچا دی گئی کہ وہ بھی (کمال) ہے اور آپؐ کو گریب لائے اور یہ  
 دہرائے ہو گیا تمام مگر کوہ تھا کہ میں حاضر رہی ہاں ہے حضرت نے بھی کو کہا کہ تم کہا پہنچا دہرائے کو کہا  
 تم لوگوں پہنچا دہرائے کو کہا تم کہی کا دہرائے پہنچا اس دہرائے کہ وہاں دور سے کہو سارا گھر  
 (قرآن) جب حاضر دہرائے کے دہرائے پہنچے تو صدیق نے عرض کی کہ حضرت آپؐ میری آپؐ تھی  
 دہرائے ہی آپؐ میری حضور ہیں (ساتھ) آپؐ میری ساری زندگی کا ساتھ ہیں ساری زندگی کے آپؐ  
 میرے گھر ہیں ساری زندگی کا آپؐ میرا ساتھی ہیں آپؐ کو گریب دہرائے اعدا کر کوئی بھیڑ ہے کوئی  
 سانپ بچھو ہے مجھے کانے کا میں مر گیا تو اب نہ کہ پیدا ہو نہیں کے آپؐ کو تکلیف پہنچا تو ایسا جڑک چھو  
 کہاں سے آئے گا مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں سے لاؤں گا میں آپؐ تکلیف پہنچا کر سکا







یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں وہ کہتے ہیں ہمارا کھانے کا پانی ہمارا پانی کھانے کا کھنکھاتی ہوئی کہتے ہیں یہی کہتے ہیں خلافت مجھیں کیا یہ سب کئی گزرت باتیں ہیں سو پروردگار اسلام کے خلاف سازش ہے کہ قرآن ہماری کھانگی صحابہ مومن نہیں سو عیٹ ہے اعتبار نہیں اور اگر پروردگار اور ان پر حاوی ہو کہ مدینہ میں گزرتیں وہاں صحابہ مومن نہیں رہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ملل ہو جائے یہ سازش ہے زور سے کہو یہ سازش ہے ہم اس سازش کو بے غلبہ کریں گے یہ کہتے ہیں قرآن ہماری کھانگی ہمزہ برابر آجائیں تمہیں میں کہتا ہوں قرآن کی ۶۶۶۶ آیات ہیں، ساری دنیا ہماری مخالفت کرے قرآن کا ایک لفظ بھی بدل نہیں سکتے گے یہ باتیں؟ (سچ ہے)۔

قرآن بھی تمہاری ہے اس کو ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبروں کی باتوں میں سنایا اس کو اہل مکہ نے مکان پر چڑھ کر سنایا مای کو سن کر عمر فاروقی اسلام لایا مای کے درویشوں پر حلق کا خون چٹکتا ہوا نظر آیا اسی کو حیدر کر کے ٹھونسے پر چڑھ کر سنایا مای قرآن کو داخل نے بھی پروردگار مای قرآن کو حسین نے کریم میں جبروں کی باتوں میں سنایا، مکی قرآن ہے۔ من کا قرآن گنگ نہیں دن کا ایمان گنگ نہیں قرآن کا لفظ کون ہے؟ (اللہ اکبر میرے پاس وقت نہیں کہ قرآن پر تقریر کروں قرآن کہتا ہے مجھے دیکھو تمہارا صحابہ کراموں کا، مجھے سنو رحمت برساتوں گا، مجھے چڑھو حافظ بنادوں گا، میرا ترجمہ چڑھو عالم بنادوں گا، دیکھو کوئی سے چڑھو قاری بنادوں گا قرآن کہتا ہے میری تفسیر چڑھاؤ خوشبر بادوں گا، مجھے ہے مل کر توبہ لی اللہ بنادوں گا، گنگ ہے یا غلط؟ (سچ ہے) خیر وقت نہیں دہشت قرآن پر بھی بات کرنا جولوگ صحابہ کے منکر ہیں وہ قرآن کے بھی منکر ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بھی منکر ہیں، وہ نبی کے مدینہ کے بھی منکر ہیں، مجھے خوشی ہے کہ مدینہ پر قبضہ ہم اہل سنت کا ہے، مجھے خوشی ہے کہ یہ کے خلاف کو چڑھ جانے اہل سنت ہیں، مجھے خوشی ہے کہ مدینہ کے احمد سونے والے بھی اہل سنت ہیں گنگ ہے یا نہیں؟ (سچ ہے) بہر حال آؤ، جھگڑا چھوڑو۔ صحابہ کے ساتھ نہیں کچھ نہیں ملے گا خدا کی قسم صحابہ کو چھوڑو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملتا، نبوت کو چھوڑو خدا نہیں ملتا، گنگ کہہ جاؤں، اعلان؟ (سچ) ہاں چڑے گا میں تو پہنچنے سے کہتا ہوں کہ اگر تمہیں اللہ کرے ضرور ہے تو مسجد نبوی میں مت جانا یہ ٹکڑا صدیق نے خرید لیا ہے، وہاں وہاں جو صدیق کو صدیق بنانا ہے اگر تمہیں عمر سے ضرور ہے تو کعبہ کی طرف مت کر کے نماز مت پڑھو، کعبہ اپنا بناؤ، ہمارا کعبہ وہی ہے جس کا دروازہ قادیان کے کھوٹا، اگر تمہیں حلق سے ضرور ہے تو قرآن کو اچھ مت گاؤ، قرآن کا جامع اور قرآن کے درویش

ہر جس کا بیجا غلوں نظر آئے گا اور حق ہے اس کو حقیں ملدیں گے خدا نے تو مگر یہ صحابہ اور ائمہ دہلی  
ہے جانے کی کوشش مت کرو ورنہ ہدی جانے کا جرم ملے گا اور اس نے گاہی کہ وہ اپنی کہانہ  
ہے اور کیا ہے حقیں میری کہو، عشاء آپ کو سمجھاؤں گا کہ یہ کیا ہے غلو کی عبت کی آزمائش کہ غلو حق  
ہے اور قرآن بکری کا گل اعلیٰ حق ہے اور جانوے سب غلو ہیں اعلیٰ حق ہے اور صحابہ سب مرتہ  
ہر کے مدارغ غراب ہے انہیں چنے دی جانے گی کہ بات سب صحابہ حق ہیں ایک لاکھ چالیس  
ہزار صحابہ حق ہیں، بلکہ صحابہ معیار حق ہیں اور اسے کہو صحابہ (معیار حق)۔

خدا کی قسم جس طرح آسمان پر حادے بہت ہیں اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادے بہت ہیں۔ جس طرح آسمان حادوں سے خوبصورت نظر آتا ہے اسی طرح زمین جو صلی اللہ علیہ وسلم کے حادوں سے خوبصورت نظر آتی ہے۔ آذانیں اور مسجد میں چہرے اور ہاتھوں میں ابو بکر کے حلق پر چھتے ہو کر یہ کہی ہے کہ اے بَشَّيرُ اِلٰی وَجْهِهِ وَتَسْوِلُ السُّؤَالَ فَيُتَكْوَنُ بِهِنَّ فَتَحْسُوْهُ وَتَسْوِلُ اللّٰهُ (کہو ان اللہ)

(b) (5) DPP

ابو بکر سے کسی نے پوچھا کہ لوہی کی جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں دے دی؟ کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ میری جی کی تربیت ہو تو اظہار صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے میں ہوں وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی تربیت کرے۔

کسی نے پوچھا کہ اس عمر میں کس دے دی فرمایا جب غنی بڑی ہوتی ہے تو محبت کی نگاہ سے غلام کو دیکھتی ہے مگر کتنا ہوں اس کی نگاہ محبت کی پہلی اسٹے تو موصی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اسے یہ صدمہ ہے مگر وہ سے ہلکا کوئی ہے (یہ صدمہ ہے) ہاں صدمہ کی جڑ تینوں میں جاؤں خدا کی قسم بھیا اپنی ماں میں شبہ ہے کہ شاید ماں نہ ہو عاتکہ کے ماں ہونے میں شبہ نہیں کہ یہ فقط میری ماں جیسے اللہ نے دی ہے۔ میری ماں ماں ہے عاتکہ ساری مخلوق کی ماں ساری امت کی ماں ہے اور اس کے ماں ہونے میں شبہ ہی نہیں اور جو بیٹا عاتکہ کو ماں سمجھتا ہے، جس کو اپنے نطفے کا پندہ ہو وہ ماں کو ماں نہیں سمجھتا ہم ماں کو ماں سمجھتے ہیں جاگ رہے ہو یا نہیں (غزوہ کبیرہ اللہ اکبر ماں عاتکہ صدمہ نہ عاتکہ)

یہی لی جانکر لفظ "یہ" پہلی کی اماں نہیں حضرت عیسیٰ کی بھی اماں ہیں، توبہ کی بھی اماں ہیں،

میں جہنم کو ملنے کے ستر ہند نکمے ہوں لیکن ہاں تو کوئی کے ستر ہند نکمے ہوں، جہنم کو جتنا بڑا ساؤں شیئی نظر آتی ہے، ہاں تو کوئی جتنا گنہگاروں میں نظر آتی ہے، جہنم اور برائیت اپنے خاندان کے ساتھ جنت میں ہوگی، جہنم جنت میں حیدر کرد کے ساتھ ہوگی، ہاں تو جنت میں بھی محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگی (مکمل) (مکمل ہے)۔

میں جی بی بی پر تڑکھ نہیں کرتا یہ تو جو المیہ ہے، میں تو: بے کی بات کر رہا ہوں اسے صدیقی ہے، تھوڑے سے واقعات سنو، یہ اثنی عشری رسول ہے، کتاب الفسطویٰ و نجم و سواہی اللہ میری آنکھ جو ظہر صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہوا ایک منہ دیکھنے سے غم حرام ہو جاتی ہے۔ جو ہر وقت دیکھتا رہتا ہے یہ نہیں اس کے لیے کتنی جتنی ہیں یہ صدیقی ہے۔

عبداللہؑ ایک مومن اور دے دو سوا احادیثہ نہیں کہ کون کون جنت میں جائے گا، اور نہ کہ مراد ابھی جنت میں ہیں، جنت والا ابھی ساتھ ہے، جب میں کے پاؤں میں جنت ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں نہیں؟ کیا جواب ہے یہ حدیث نہیں؟ اولاً کما استوفوا کو مسلمان ایسی وسیع و وسیعہ من رباحہ الجنة کی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو حصے اور خبر کے دو، میں جو کچھ ہے، وہ جنت ہے تمہارے، چھٹی یا چھٹی ہونے کا فیصلہ خدا کرے گا اور نہ کہ مراد فیصلہ جنت کا ہو چکا ہے، دوسرا کاچہ نہیں فیصلے کے بعد کہ مر جائے، صدیق و مراد ابھی جنت میں ہیں، جنت والا ابھی ساتھ ہے مگر کہہ رہا ہوں یا غلط؟ (مگر) تمہیں بتانا چاہئے گا کہ بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو واقعہ کا کہ آپ کوڑ پاؤں سے ان کی پسندیدہ چیزیں بیان کرنا تھا کہ اَلشُّعْرُ اِلَیْ وَنَحْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ بِشَیْءٍ نَّحْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ اِتِّفَاقًا عَلَیْ عَلَیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَدَال دے تو یہی کی جاتی ہے صریح کرتا تھا میں۔

دین چاہی کہ عہد سے چند سوال کرتا ہے اسی مناظرے میں نہیں آیا پوچھتا ہوں جب حضرت علی کا تاریخ مبارک ۱۰۱۱ جس نے یہ مشورہ دیا کہ حیدر پاک کو کہہ دیجئے صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی غنی کا رشتہ مانگو یہ صدیقی ہے نہ در سے کہہ گئے ہیں؟ (صدیقی ہے) مجھ سے کہہ دو فلاں کہیں گا فلاں وہ کونز اہول یا تو کونز اہول، اور ہو کونز اہول، اور سر سیدان کونز اہول، اور سر اطعان کونز اہول، دستو بخا خیرا اور جب تاریخ قریب آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی نہ مٹا کر جو گواہ تھے ۱۱ صدیقی و عمر ہیں۔





دلائل سے مسلمینِ اسلام کی امت کو بھولی کہتے ہیں۔ مصلیٰ علیہ السلام کی امت کو نصرانی کہتے ہیں۔ مصلیٰ علیہ السلام کی امت کو مسلمان کہتے ہیں۔ شیعہ نہیں کہتے، نئی مصلیٰ علیہ السلام کی امت کو کیا کہتے ہیں؟ (مسلمان)۔

حضرت علیؑ یا رسول اللہؐ میں کیا ہوئے؟ (مسلمان) حضرت عباسؑ کہا ہوئے؟ (مسلمان) کیا یہ جیسا کہ چاہ کر کیا ہو گیا؟ (مسلمان) کہا کہ اللہؐ میں مسلمان ہوئے، یہ تو ایک فرقہ ہے شیعہ یہ نہیں کیا معنی ہے، یہی مصلیٰ علیہ السلام کی امت کا نام ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ اس کی امت کا نام مسلمان ہے۔ **نوامسنون الاوتسم مسلحون** قرآن کہتا ہے کہ تمہیں ہتھیار دیئے گئے تھے اس حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

اسلام میں ایم ہے یا میر ہے؟ اسلام میں میر ہے، بلکہ اور کئی گونیا ہے یا دعا ہے؟ (دعا ہے) اسلام میں دعا گز، بچے ان کی تحریف ہے یا ان کے لنت ہے؟ (تحریف ہے) انور و دستور اسلام میں تحریف کوئی دین نہیں اسلام میں گھڑا کوئی دین نہیں، دلائل میں آئے ہیں تو جمل جمل۔ **عطاء اللہ شہ** بخاری فرماتے ہیں میں مسلمان سے گز رہا تھا ایک آدمی گھڑا پکڑے ہوئے تھا اور ایک آدمی کہہ رہا تھا گھڑا اچھے چارے میں نے کہا ناگ کہ گھڑا تو میری نہیں لگے گا پھر وہ لگے گا گھڑے کا، پھر بے چارہ بھاگ گیا، بڑا ترس رہا، بڑا کھڑا ہوا، میں نے کہا گھڑے سے ناگ رہا ہے تو میری لگے گا بھی گھڑا ہاتھ دانا لگے گا، وہاں سے ناگ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ کہنا میں۔

بخاری تو بخاری تھا مارے بخاری (اسیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ) بخاری کہتا تھا کہ گھڑا ہاتھ دانا لگے گا، وہاں سے ناگ کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ کہنا میں۔

میں اور سوئی دے رہا ہوں، حضرت صدیقؑ پر تو فاضل انسان کا ایک ہاتھ بنا کر آپ کو جگا ہوں فاضل کہتا ہے یہ ہاتھ گچ ہے، انکو یہ ہاتھ (گچ ہے) (اسوفا) عید اللہ انور رحمہ اللہ علیہ سے حضرت دین پوری پوچھتے ہیں کہ حضرت آپ نے بھی شاہوگا تو جواب میں کہتے ہیں ہاں گل بنا ہے) فاضل فرماتے ہیں ہاتھ یہ ہے جاگ رہے ہو بخاری۔



**My Only Ten Miori.** I am going to the D.J.Khan

[illegible][illegible]

پھر احمدی کی گھول سے واسطہ دینے کی باتوں سے واسطہ پیدا ہوگا کہ اہل سنت و جماعت کے لئے کھولیں اللہ کے فضل سے کھل جائے گی۔

قاضی احمد لڑاتے ہیں ہاگہ ہے اور دوا گہ ہے اور قاضی لڑاتے ہیں ایک شخص کو جس نے کہا کہ میں تو عدلیہ میں ہے تم ڈاکوؤں پہ اعتبار کر کے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیوں نہیں جاتے کہنے لگا کہ دشمن سو رہے ہیں انھوں نے اپنے آپ کو اس پر اعتماد کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بھی دشمن نظر آتے ہیں۔ میں نے کہا یہ مکرر روای بہر ہوتا تو ہمیں ایک کرتا مگر وہ احد ہے تو بار ہے، ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ صلوات اسلام چڑھا اور اللہ سے کہا یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا نرسے پہ چاہتے خط فرما سے اور یہ آیت چڑھ اعداء القصر احکم ملکی چار حلقہ ہدایت دے دے گا۔ اعداء القصر احکم ملکی احکم ملکی علیہم السلام کا معنی کتنا ہے کہ یہ راجس ایڈ جلا گیا۔ خدا کی قسم یہ واقعہ خود قاضی نے اکڑہ تلک میں بیان کیا فرماتے ہیں میں جانا گیا ریاض الجنۃ اور ان کو کول کر بیٹھ گیا اور کہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تیرے محبوب کی نگاہ میں بیٹھا ہوں، جو انسان

کر چکا ہوں، مخالف نہ ہوگا، یہی مسئلہ طیبہ سلم کے درپہ جامعہ حفظ کتب میں نے دو کروا چکا ہے۔  
 صحت گزرتے تو وہ شخص حوطہ ہوا آیا اس میں مال کا تھا۔ پہلے مراں فوت ہو گیا، دیکھا تو اس کا بچہ انکس  
 میں ہے بلوروتے ہوئے قاضی، قاضی اس میں حاضر ہوئے، میں نے کہا کیا ہوا؟ اگر گھر میں  
 چوڑائی چم کر کہا کہنے کا مبارک دے دینا ہے وہ نے کو دیکھا میں نے دوسرے دیکھا میں نے کہا  
 کیا دیکھا کہنے لگا میں نے اعدنا الصراط المستقیم یا آیت چم کی بلوروتہ چم ہوا، کہا کہ طیبہ  
 واکروں نے کہا یہ شخص ہیں ان کے دروازے پر نہ جانا طوطا طوطا فرماتے ہیں کہ تم بلور سے ماحر  
 دوسرے پر میں ہائی بلا کے یہ چھوٹے گاؤں میں تو احمد کیوں سو رہے ہیں، یا دیکھا تو تاتے کھل نہیں  
 است دل دہی ہے بلور دہی سے جواب نہ آئے تو مجھے سید کا نشانہ کہنا ہوا کہ وہ ہے ہوا، بلور  
 تیری قبر پر متھیرو مائے۔ (آمین)

کسی نے یہ چم بھاری تازہ خدیجہ پاکٹ افضل چریا مسجد پاکٹ فرمایا خدیجہ کا نشانہ گویا  
 مہداط سے ہوا، ماکٹر کا نشانہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۸۰۰ جاکہ رہا ہے۔

کسی نے یہ چم کہ حضرت علیؓ اور ابی بکرؓ کا نشانہ لڑائی میں آپ کا کیا خیال ہے بلور دہی چم  
 ہو کہ ماکٹر کیوں لڑائی میں پرچہ ہوں کہ چم ہو کہ لڑائی کے سامنے کھنڈ یا ماکٹر لڑکے سے تو علیؓ نہیں  
 رہا، کیوں کہ جنت میں کے قدموں میں ہوتی ہے بچے کے قدموں میں نہیں، مسئلہ حل کر دیا، کچھ اعلیٰ  
 ساری اور باغ حاضر ہے؟

قاضی کہتا ہے میں نے یہ چم کیا دیکھا ہذا کی قسم اس واقعہ کی میں حقیقت بتاؤں گا، کیا دیکھا  
 اس نے کہا میں نے اعدنا الصراط المستقیم چم ہوا، دروازہ چم ہوا، دروازہ چم ہوا، دروازہ چم ہوا، دروازہ چم ہوا،  
 آئی، چمہ آئی، مگر چمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی دیکھا تو حضور کا ایک ہاتھ صوفی کے  
 ہاتھ میں ہے ایک ہاتھ لڑائی کے ہاتھ میں ہے، دونوں ساتھ کھڑے ہیں، نیچا ہاتھ وہ ہاتھ  
 ہیں، بلور بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر چہ چم رہا ہے تو ان کا تو صوفی ہیں کھڑا  
 ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لڑاتے ہیں، ہر سے دروازے پہ آکر چھوٹے کا گھر یہاں آکر ان سے دشمنی  
 رہا، کئی گلہ چمیں دیکھنے میں رہے، کئی اجازت نہیں، ان کی دشمنی جن کو میں نے اپنا اہم کون  
 ہوا، انہوں نے دین کی خدمت کی تو جب نئی جوش میں تھے تو چم کر لے سکر، اگر کہ حضرت اب

وہ دلائے ہے کہ اسے گالیاں تو ہمیں دے رہا ہے، ہم صاف کرتے ہیں، ابو صلی اللہ علیہ وسلم تو بھی صاف کر دے۔ سہارنہ مہدی نے کہا کہ اس کا کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ہاں، اسے ہوش سے اس دہانے پہنچائے تو آدھ ہونڈ سے نکل جائے گا، ان کی خطابت کرے تو پھر میری استیصال دہانہ میں لے کر آؤں گے، قہقہوں میں کہیں گے کہ اے بچہ نہیں تھا، نہیں نے کہا حضرت ہم راضی ہو گئے آپ بھی راضی ہو جائیں، تھوڑی دیر بعد جاگ اٹھی، اس نے اسی وقت بھی کوٹھ لکھا کہ اگر حیرتھید، وہی ہے جو تیرا بازار کا تو پھر کمر چھوڑ دے، باپ کو لکھا کہ اگر تو مجھے مانتی کر دے، مگر تو مجھے دہانہ دے تو قبول کروں گا مگر میرا حقیقہ بدل چکا ہے، میں آج صبح تیری دہانہ کا قلم ہو چکا ہوں، مانتی نے انہوں سے کہی کہ حقیقہ، اپنا یہ میں ابو صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ کے آیا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ پہ کھڑا ہی پر اس کی موت آئی، دعا کہ وہ ہمیں بھی صحابہ اہل بیت سے محبت عطا کرے، ہمیں تو حقیقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، جس نبی کی حلال نبی ہے اس کی باہی مانگو عزت ہے، جس بڑے صلی اللہ علیہ وسلم کا حیدر پاک دہانہ ہے، وہی گود کا دہانہ خسر ہے، ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے) ہم سب کو مانتے ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر کھپ عطا کرے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو کندھے پر نبی کو اٹھا کر سفر کرے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو سترے کا کافہ بنے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو سترے کا کافہ بنے، وہ بھی ٹھیک ہے، بڑے صلی اللہ علیہ وسلم جس کو نبی دے دے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو جس سے نبی لے لے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو نبی کی لاس میں رکھے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو صلی اللہ علیہ وسلم کو لاس میں رکھے، وہ بھی ٹھیک ہے، جو نبی دے دے، وہ بھی رقی ہے ٹھیک ہے یا نہیں؟

آپ سے رخصت ہو رہا ہوں۔

القول قولی هذا وانصرف الله

سلام علیکم خوش رہو تم فقیر آپ سے گم۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## فہاگل و مناقب

### سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

الحمد لله تسليمة وتسوية وتسخير له وتوكل عليه وتوكل به  
من ضرور القلب ومن سيات الخلق من يهدى الله فلا تضل له ومن يضل الله فلا يقين  
له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان نبينا ورسولا  
ومولانا ومولانا ومولانا ونشهد ان محمدا عبده ورسوله وخيرته صلى الله تعالى عليه وعلى آله  
وأصحابه وأزواجه وأحفاده وسلم خيرا خيرا كما بعد:

أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله وخيرته صلى الله تعالى عليه وعلى آله

وأصحابه وأزواجه وأحفاده وسلم خيرا خيرا كما بعد:

وكان النبي صلى الله عليه وسلم نزل من انتم خيرا خيرا نزل من فتح باب  
الحجة خيرا نزل من خاتم الانبياء خيرا.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم لو كان نبيا نبيا لكان خيرا من الخصال.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم عتبات خيرا من عتبات الشام منكم  
خيرا منكم بالانسان لجة خيرا.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم لو كان نبيا نبيا لكان خيرا من الخصال والخصال  
في الجنة وعلى في الجنة.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم لو كان نبيا نبيا لكان خيرا من الخصال والخصال.

وكان خيرا من الخصال خيرا من الخصال الا انكم بالانسان بالانسان والخصال  
عن الخصال والخصال.



آج حضرت قادق پر کھڑے ہوئے ہیں، امر قادق کی واحد شخص ہے، آج قرآن سننے ہوئے، سنانہ ہو، قرآن سن رہے ہوئے، اور یہی قادق جس نے قرآن کو کہا دعوت مقرر فرمایا۔  
شادی اظہر فرماتے ہیں:

”اے اس حاکم سلطان کی قرآن کی طاعت اور رضوان اور توحید اور ہر کچھ قادق اعظم اور  
مردوں آگاہ است“

فرمایا جتنے طاعت، جتنے مدد سے، جتنے کاری، جتنی رضوان کی مدد ہے، ساری دعوت پر مبنی  
احسان ہیں، قادق اعظم کے دور میں پانچ ہزار چھوٹی مسجدیں اور سو چالیس مسجد قیمر ہو گئیں، اور کھڑی  
قرآن کا قاری اور مدد کی صورت قرآن کا دوسرے دلا مقرر ہوا صرف دو شخص میں قادق اعظم کے  
دور میں اور وہاں جب وہی قرآن دیتے تھے تو اطوار ہزار آدمی روزانہ وہی قرآن سننے لگے تھے حضرت  
قادق کے دور میں تین سو بیس قرآن کے حافظ ہوئے۔

قادق اعظم کے دور میں سترہ ہزار صحابہ و آل بیت کے بچے قرآن کے حافظ ہوئے  
اور قادق نے اسلام کی بہت خدمت کی ہے، یہ ٹھیک ہے کہ قرآن پاک حضرت عثمان نے لکھا یا  
مگر غرض قادق تھے۔

حضرت قادق کو قرآن سے شغف تھا قرآن سننے تو فطری آجائی، بے ہوش ہو جاتے، لیکن سے  
قرآن سے قرآن خطاب کیا، عربی خطاب کیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا جواب کیا، حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ و فتنی کے جہاد ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اقصو السبلین بعضی اہل بکر و بعضی میرے بعد  
آج بکر و میری اہل ان کے قتل نہ ہوا اور ان کی دعا پر چلتا۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد صدیق ہوگا اور اس کے بعد قادق ہوگا،  
واحد قادق ہے جس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، قادق کی زندگی میں ہمیں اسلام  
کے عجیب سنی ملتے ہیں، ظہیل نے دعا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میرے دلیر نے دعا کی  
تو قادق تشریف لائے ظہیل کا دعا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ظہیل کی دعا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
ظہیل نے دعا پانچ ہزار سال بعد آیا جس کو مصطفیٰ نے سورے مالک و شام کو آگیا، جس کو ظہیل نے دعا

اس کے ساتھ طاقت معراج کی رات ہوئی۔ جس کو میرے مدیر نے اٹھاسی طاقت ہوئی کی طاقت تک پہنچی کا تصور نہیں ہوتا۔ جس کو ظیل نے اٹھاسی کو ظیل سے کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا کا نتیجہ ایسی طاقت دیکھا کہ آپؐ نے لڑایا اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اس کا پایا پہنچا کہ سلطان کریم مریم خطاب کو بھی کہتا ہوں کہ حضورؐ نے میرا نہیں اٹھا اسلام کی طاقت کو اٹھا۔ دعا کر دے اللہ اسلام کو قوت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

آج جو ہم ہے کوئی گھوڑا ہے، جو ہم ہے کھاس کرتا ہے کوئی خلیفہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کوئی قرآن کے خلاف ہے کوئی صحابہ کرام کے خلاف ہے کوئی قانون نہیں کوئی نہیں، میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لادنی کو نہیں، لاکہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی حالت کو نا اظہار السلام، احقر الاسلام عرض کیا کہ اسلام کائنات کا خداوند بھی بہت بڑھ کر ہے یہ بدعت ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے یہ کہ تمہیں مذقیل دے دے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے یہ ہدایت کے دروازے کھل دے ہیں یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے: اللھم اعنھو من لانھم لا یظلمون۔

ہذا آخرت میں فیصلہ دیا ہوگا جب ہم نکڑے پاٹیں گے اور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں گے تو خشت کا دروازہ کھل جائے گا دعا پڑھائی نجات ہوگی جس طرح بعضی جہاز اب ہستی اللہم اغفر لا منی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہوگی رحمت خدا ہوگی مامت دم ہوگی دعا کام آنے کی بات ہے اس لئے دعا سے یہ مانگنے کی توقع نہ ہے۔ (آمین)

اظہر فرماتے ہیں عن اسم بدعی الخطب علیہ جو کچھ سے دعا کرتے ہیں ہمارا فی  
جنتا ہوں۔

[illegible]

[illegible]

عزیز و مہربان ہے، مانگتے رہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حق کا شرف نہ جانتے تو اللہ سے مانگو، میں دُعا آگے چلا ہوں میرے دلبر نے ہر دے نے، مباحی عشر نے سوائے کوڑ نے، اہل حق نے، مانگنا اللہ کے اشر نے، انجوب دب اکبر نے، اوارے و ظہیر نے اللہ رب العزت کے دہار گوہر میں، استعاضہ و عاقبتا کی اللہم اعز الاسلام اے اللہ اسلام کو عزت عطا فرما۔ خدا ہے جس کے دہار میں ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانگتے ہیں، اللہ ہمیں بھی مانگنے کی توفیق دے۔ (آمین) کا اجر نہیں، خدا ہر میں صہ دہا ہے، دہا ہے کا دہا کا بھی دہی ہے کون؟ (اللہ) ان کو بھی دہایت دہانے دہی کس نے دہی؟ (اللہ نے) حضور کو حوض کوڑ کس نے دیا؟ (اللہ نے) حضور کو نبوت کس نے دہی؟ (اللہ نے) میرے پی کی امت کی رہائی کون کرے؟ (اللہ) تہامت تک، ولسوف یعطیک ربک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے رہیں گے خدا دہا رہے گا، اللہ ہمیں عقیدہ رکھ دہا فرمائے۔ (آمین) سب کا دہا کون ہے؟ (اللہ) دہی لولا دہا ہے، دہی چاہی دہا ہے، دہی تلخ قصصان دہا ہے، فرمایا تم مانگتے رہو، اللہ مالک عبادہی عسیٰ فہی قریب تم سارے ملگتے ہو، سب کا دہا ہوں، اللہ ہمیں منتقل دہا کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

قرآن! اللہم اعز الاسلام کھجے کا خلاف بکا کر مری کو کھرے و طبر صلی اللہ علیہ وسلم



فرمانی عرض حالے اسلام کو عزت حاصل کرنا اس دولت کا دارم مسلمان ہو چکے تھے حضرت علی بھی کہ چڑھ چکے تھے سارے عورتیں کہ چڑھ چکی تھیں مگر ابھی اسلام کو قوت و درجہ نہ پایا وہ شہت نہیں لی تھی ابھی کہیے میں نماز نہ پڑھنے کی اجازت نہیں تھی تو میرے محبوب نے دعا کی کہ مولانا انتخاب میرے ذمہ جواب میرے ذمہ اور آنگنا میرے ذمے مولانا علی علیہ السلام کو مسلمان کرنا عزم رکھنے لے فرمایا آپ کی دعا عرض چلی کہ کچھ گئی اب میں انتخاب کر دوں گا میں نے ابو جہل کے دل کو کھنکھار دیا سرورہ مذہبی ہے دین ابدترین لیکن ہے وہ تیرا دشمن ہے میں ابو جہل کو کچھ کی موت مرادوں گا بلا کے سے گل کر دوں گا اس کو کلیب بد میں ڈالوں گا اس کو چتروں سے سرخوں گا اس کا جنازہ بھی نہیں چھوڑوں گا اس کی قبر کا نام دشتن سلاؤں گا ملا علی علیہ السلام کو میرا دشمن بنادوں گا اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالوں گا میرا صلی اللہ علیہ وسلم میری دعا پر عرق رانی کو تیرے دروازے پر پلاؤں گا احتفال کر ایں گا غرور و مجبور لگو ایں گا خوشی سزاؤں گا، قادری سے کہ چھوڑوں گا اس کی بیٹی میرے گھر بٹاؤں گا اس کو ساتھ بھیج کر کہیے کہ کھلو ایں گا اسے قادری بنادوں گا اسے تیرا علیہ بنادوں گا میرا صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بعد اس کے ہاتھ سے دین کا جھنڈا لہراؤں گا دیکھ لینا قیامت تک روئے میں میرے ساتھ سلاؤں گا، تیرے ساتھ قیامت کے دن اٹھا کر جنت میں لے جاؤں گا۔ یہ انتخاب خدا کا ہے۔

تقدیر اور تدبیر کی بحث ہوئی تدبیر نے کہا کہ فائدہ لی گوارے کر رہا ہے کے لیے آزاد ہے۔  
تقدیر نے کہا آج عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہی تم کا آزاد ہے۔

دوستوں! وقت گھنٹوں کی گنتی نہیں کرتا۔ آپ کو یہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہیں آئے، سداوہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر ہے، آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ کا مختصر ہے۔ میں نقل کر رہا ہوں، میرے محبوب آئے تو دیکھنے والے خوشی منائی، مکہ میں آئے تو مکہ نے خوشی منائی، و مہربانی کے در پر آیا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی منائی، میں نقل کر رہا ہوں سب کو اسلام کی ضرورت تھی اسلام کو مہربانی ضرورت تھی سہ میں بیٹھا ہوں، حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ فوت ہوگا تو پہنچو دے گا اور پہنچے گی موت پر آپ روئے گا۔ کہن کی موت پر بھائی رونا ٹھہرا آئے گا، بھائی کی موت پر، لیکن اور بھائی کی موت پر، خداوند اور خداوند کی موت پر یہی روتی نظر آئے گی، مہربان تو رحمت ہوگا تو رحمت تک ہوگی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام رونا ٹھہرا آئے گا۔ (پیشانی)

مرے تو سب کہہ رہے تھے کہ یہ کتنے جان کردار ہیں، تیری مرگھی ہے  
 اگر مر نہیں تو قبر پہ میرے باپ کی مرگھی ہے، تیری نمودار ہو دعا کرتے ہیں کہ خدا تیری نمودار  
 فرمائے مر جتو زندگی ہے، مر نہیں تو موت ہے دعا کرو اللہ مر مٹا کرے (آمین) مر کے سوا کوئی  
 نہیں بی سکا۔

مر کی جین جی ملی ہے، ہم میں ہر مرد میں رب ہے بزرگ سمجھتے ہیں کہ آج بھی اگر وہ  
 خواب آتے ہوں یہ میں تھی وہ، ہاں وہاں نے خواب آتے ہوں، رات کو دارنگاہ تھی، اللہ  
 اللہ کر کے مر کا لفظ دل پہ لکھو میں اللہ کے توکل پر دھری سے کہتا ہوں خدا را نے خواب آئی گز  
 کپڑے طراب ہوں گے، رات کو کوئی خوف طاری ہوگا، مر کے نام کا لڑا آج بھی دل پر ہے ہم  
 اس لئے کا تجربہ کرنا تھا، اللہ سو لیس دیکھی پڑا گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد جس کی سے تو گذرتا ہے، شیطان دو گئی بھی پہلے  
 ہے، مر کو انسان برداشت کرتا ہے شیطان برداشت نہیں کرتا، شیطان مر کا نام سن کر بھی نہیں دھکا  
 شیطان ہوگا جو مر کا نام برداشت نہ کرے وہ سلطان ہوگا جو مر سے بڑا کرے۔

السلام ابو الاسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے حق پرست، مر کو عداوت لی، محبوب عدلی حق  
 مر کو عداوت لی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حق میں کائنات لی، میرا دلیر بہادر تھا، عید کا شہادت لی  
 گواہی ہوتی عداوت اختیار کر، حکومت لے تو عدالت اختیار کر، دولت لے تو عدالت اختیار کر،  
 میدان جنگ ہوتی عید کی شہادت اختیار کر، جب طاقت سے گزرتو حسین کی شہادت اختیار کر، اللہ  
 ہمیں ان سب سے بڑا دعا فرمائے (آمین)۔

لاہور یو ایچ آر، السلام ابو الاسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر رہے ہیں بخیر صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے بھی دعا میں لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس چکے نہیں، بھی نبی نے اچھا افسانہ زور  
 کے دے بیچ گئے، بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبے کا لٹاف پکڑ کر دعا کی، بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے چادر بدل کر دعا کی، بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھد میں رو رہ کر دعا کی، یہ شہادت بھی عید ہی  
 ہوگی، عید کا جہاد میں کھد کروں گا اور وہیں گناہوں اب اسی آواز آئے گی موقع راسک خن  
 لفظ، مستجب، لفظ، اللہ سمع الشفع، شفع، وقت نہیں کسی پتھر خن کروں۔

اللھم اعز الاسلام دعا کرو اس ملک کو بیکار کوئی امر کا نظام مل جائے (آمین)۔ مصداق صاحب  
 ہے کہ کوہ صدرات کرتی ہو تو قادسی کی صدرات کو دیکھو، قادسی مصداق یہ ہے کہ ہاتھس لاکھ مریخی میل  
 تک اس کے در سے کا صوبہ ہے۔ اگر اسے تلاش کیا تو مسجد نبوی میں ہیں، صبر کے لیے ہجر کا کرمانے  
 دیا ہے اور پیسے میں شریار صوبہ ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قادسی کی زندگی کو اپنے نے کی تو فیض عطا  
 فرمائے (آمین)۔

حضرت عمرؓ کو نہیں مانتے تو بد سے نہیں مانتے، امر کو مانتے ہیں تو بد سے بھی مانتے ہیں، عیسیٰؑ  
 برأت سے کہتا ہوں کہ حضرت عمرؓ کو بد صاحب مانتے ہیں، حضرت عمرؓ نے دے دے بل کو لٹا کھٹا تو چنا  
 شروع کر دیا، عیسیٰؑ کیسے کہتا تو آواز میں سو سٹیل تک یہ لٹی یہ ہاتھس فون ابھی ایجاد نہیں  
 ہوئے تھے لیکن عمرؓ کی آواز سننے والی تھی، حضرت عمرؓ نے زمین پر دو ادا تو ڈال دی، قسم ہو گیا، امر کے خط کو پانی  
 میں ڈال دے، عمرؓ کی آواز کو بھالے جا رہی ہے قادسی کے در سے کوزہ میں اور پھاڑاں رہے ہیں، عمرؓ قادسی  
 کی جا کو آگ لگا رہی ہے، عمرؓ خلافت کو قبضہ کر سکیں یاں۔ ہے چھ ادا کی نہ سکیں تو نہ سکیں امر چھے  
 تو نہ یا بھی جانتے ہیں، اگر صرف اسی نکل کا قاضی ہوں کروں تو سارا حق گزار جائے سن عبد اللہ الی  
 بحسبہ التعلیل ان کنت لعمری من عمر اللہ ماجری الا فلا حاجۃ لکما دوسرے نکل، کیوں نہیں  
 چن، ہر سال ایک نو جوان لڑکی کا خون پڑتا ہے، چن ہے تو نکل دھن نکل بیکار، لکھتے، چن ہے تو نکل  
 دھن نکل تیری کوئی ضرورت نہیں، یہ اللہ کا بندہ عمرؓ کو دے دے دوسرے نکل احمد علی اللہ علیہ وسلم کا  
 نظام گھڑا ہے، خط کیا نکلا۔ تاریخ شخصی ہے کہ آج تک اس در سے اپنی شک نہیں، امر کے خط کی  
 آج آج بھی نظر آتی ہے (بے شک) میں جانتا کہ ہر ادا لک سے کہہ دیا میں۔ آج خیال آیا کہ عمرؓ  
 ہر ادا میں کہیں، عیسیٰؑ قادسی ہے جس نے کبھی کار کو لٹا دیا، عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آیا  
 ہے، عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بار کچھ ہے، میں صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ دروازے سے لگی کی  
 طرف کیا دیکھتے ہو، میرا یا انتظار میں بیٹھا ہوں، کہ میری دعا قبول ہوئی ہے یا نہیں، عمرؓ میں کے  
 دروازے پر پہنچے، واقعہ جیسا ہے، عمرؓ حضور صلی اللہ کے در پہ پہنچے میں منتظر کر رہا ہوں، آگے میں بیکو  
 موتی برساتوں گا، قادسی کے کچھ حقائق، واقعات، حقائق، گامہ کار اللہ ہمیں تمام صحابہؓ سے بڑا دعا  
 فرمائے (آمین) اور بیکر میں عیسیٰ ہے، عمرؓ میں عیسیٰ ہے، میں کہتا ہوں کتب جلال ہے، مدینہ عیسیٰ

ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام میں جلال ہے اور موسیٰ علیہ السلام میں جلال ہے۔ صدیقی میں جلال ہے  
 اور میں جلال ہے یہ جو جنم ہے خدا کا جلال ہے یہ جو رحمت ہے خدا کا جلال ہے یہ کی کہ کمال ہے  
 محمد اکبر کو کون، وہاں اور کون، مسزینوں حسب اگر ہوتا تھا کہتا ہے کہ اگر عزیزی جلال اور  
 خلافت و حکومت کرتا تو اس میں حق ہی اسلام کے ساتھ کوئی مذہب ہوتا نہ تھا۔

موجودہ عظیم اگر یہ کہتا ہے کہ اگر عزیزی ایک اور سلطان میں رہا وہاں عزیزی ہوتا اور جانتے تو یہی  
 دنیا میں موسیٰ علیہ السلام کا اسلام آجائے سب کو یہاں اللہ (سبحان اللہ) کو کو دشمن بھی لائے  
 ہیں، مگر سے شیطان بھی ہوتا ہے، مگر کوئی تاریخ میں خدا کی عزیزی کو قرآن میں عزیزی کا ساتھ  
 کیا ہے خدا کی قسم جو قرآن ہے کہتا ہے سب کی عزیزی ہے کہتا ہے قدرت لکھی کہ موسیٰ وہاں۔

یہ جہاں میں ضرور ہوئی ہے یہ جہاں میں کائنات ہے، حضور موسیٰ علیہ السلام نے سب کو کچھ کیا کہ  
 لوگوں کو اللہ کے لیے کسی طرح بھی کیا جائے ایک صحابی نے کہا حضرت گھڑی پر گھڑی ماریں میں آواز  
 سن کر آجائیں گے، حضور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا گھڑی کی آواز کہاں تک جائے گی اس آواز میں کھنکی  
 کی طاقت ہے، اس کی یہ عزیزی کہ ایک نے کہا حضرت ہاگ ہاگ کی (اور تو وہاں فرمایا موسیٰ علیہ السلام  
 علیہ السلام کی شریعت میں یہ ہاگ نہیں ہے، لوگوں کی کٹائی ہے، کافروں کی کٹائی ہے، ایک نے کہا  
 حضرت آگ جلائی ہوگئی کہ کچھ کہیں گے کہ لڑا کا وقت آگیا فرمایا جو بھی اللہ یا رکھے گا جو بھی  
 آگ جلائے گا لوگ لڑتے آجائیں گے، ایک نے کہا حضرت ایک آدمی مقرر کریں وہ دھبے میں  
 دوڑے اور یہ آواز لگائے الصلوٰۃ جامعۃ الصلوٰۃ جامعۃ الصلوٰۃ لہذا کا وقت ہو گیا  
 ہے حضور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو دوڑ رہا ہوگا اسے تو نماز سے محروم ہو جائے گا، مصطفیٰ کو یہ عزیزی  
 پہنچنا آئے، صبح ہوئی تو یہ عزیزی یا محبوب رب اکبر آیا عاشق خیر آیا کہنے کا حضرت کل جو مشہور ہو دولت  
 میں سودا تھا کہ یہ لڑا ایک نورانی فرشتہ کہہ رہا تھا اٹھا اکبر اٹھا اکبر اٹھا، وہ ہے جس نے فرشتے کو کھن  
 دیکھا ہے، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی لائن بھی یہی ہے قرآن کی لائن بھی یہی ہے جہاں بھی  
 لائن بھی یہی ہے، امر کی لائن بھی یہی ہے، صدقہ کہتا ہے دور میں طاقت نہ کرو، یہاں تو لائن میں  
 بھی طاقت سودی ہے، مگر میں طاقت سودی ہے قرآن کے ترے میں طاقت سودی ہے، شکر ہے  
 کہ عرب نے کفر ایمان اس قرآن کے ترے کو بند کر دیا، جس میں طاقت ہے، میری بات کچھ میں

آری ہے ہمیں کسی کو کالی نہیں دیا کرتا اور ہمیں ملائی دین سے بچائے، کھراویں، کھراکے، کھری  
اور کھتر آن اور ہمیں کھراؤ بہ ملائے (آمین)۔

دینی دین نہ ہو، حضرت مریح کو سزا دے ہوئے آئے کہنے کے محبوب کرم، بی معظم، بی  
کرم، بی معظم، سات ایک فرشتہ اللہ کی مرانی، پیچہ و نورانی، ہانکی آزاد میں حبیب خرمی الہانی کہہ رہا  
تھا واللہ اکبر، اللہ اکبر، واللہ اکبر، واللہ اکبر، فرشتہ ان دے رہے تھے، بطریق علی اللہ علیہ وسلم کا  
پیچہ و نورانی کے چاند کی طرح چمک رہا تھا، جس چیز پر نبی سزا دے وہ جنت کا شہر بن جاتی ہے،  
جہنم نے پہلی اذان سنائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کی آواز کے دل، ہو جاؤ خوشحال  
و دل کی اذان سن کر رہا ہے ہوا میرے گھر پر بھی یہی اذان، دعا، قیامت تک عمر کی اذان  
میرے گھر پر گونجتی رہے گی۔ (سبحان اللہ)

[illegible]



عالمِ مجیدی کا نام سید محضرت مرقاۃ دق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتویں پشت میں وہ ایک ہے۔ بخشش آدمیوں کے بعد یہ مسلمان ہوئے ان کی آمد پر غزوہ بنجرہ لگا، اور کوئی دوسرا غزوہ نہیں لگا، جب تک غزوہ بنجرہ جاری رہا ہے گا مگر ایمان زندہ رہے گا غزوہ بنجرہ عظیمہ اکبر، صحابہ کہتے ہیں کہ جب مرقاۃ نے لکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، مرقاۃ کا کرت پڑا اور مرقاۃ بھی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سمجھ گئی، آنی، گھٹنوں کے مل کر اور لکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکبر صحابہ کہتے ہیں غصوت الحکۃ مڑ کے ایمان پر گئے کے یہاں بھی مل گئے، باقر صبح ہو گئے کیا ہوا ایک نے کہا یہ نہیں کیا ہوا؟ مرقاۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام یہ دیکھا ہے اس جیسے اسلام کوئی نہیں دیا کسی نے احمدیہ کو اسلام قبول کیا کسی نے رات کو چھپ کر کسی نے آہستہ لکھ دیا، حضرت مرقاۃ نے سب کے سامنے کھڑے ہو کر لکھ دیا اور سید عابدت اللہ کیا، کہنے لگا محبوب آؤ آج نماز کب میں ہوگی۔ میں چار بجے لکھا ہوں علی تحقیق مرقاۃ اکبر لکھ کرے کوئی ناراض ہے تو اس سے کہو کہ مسجد نبوی میں جانے کی کوشش نہ کرے، یہ دینِ صدیقی نے فریدی تھی مگر مرقاۃ کے دشمن ہیں تو ان سے کہو کہ اپنا بیت اللہ کا سے خواہ وہاں کیا یہ بیت اللہ مرقاۃ نے فتح کیا تھا مگر حجاز کے دشمن ہیں تو ان کو کہو کہ قرآن سے ہٹ جائیں، یہ قرآن حجاز نے فتح کیا تھا مگر کافروں سے دشمنی ہے انہیں نہیں مانتے ان سے کہہ دیجئے حضرت پیے جانے کی کوشش نہ کریں جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آہام کر رہے ہیں وہ غزوہ عظیمہ صدیق کا ہے دشمن کو نہیں جانا چاہئے صدیق کے دشمن کو مسجد نبوی سے روک دو۔ میری یہ تحقیق ہے میرے پاس تصدیق ہے جو کچھ کہتا ہوں بالکل ٹھیک ہے اس وعدے کا نام آج بھی باب تصدیق ہے، حجت نہیں کہ میں آگے چلوں میں آپ کو ایک چٹک، ایک دھک، بلا دھڑک، کھانا، جگہ، تانا چاہتا ہوں، دعا کرواؤ میں تمام صحابہ کرام ہاں بیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی گلیوں کے گوشوں کے پاؤں کے لاروں سے بھی عقیدے سے خطا فرمائے (آمین) کہ مسجد چاہو عرب امارات میں اب ایک آدمی کا ترجمہ بند ہو گیا ہے (احمد رضا خان کا) میں بڑا آدمی دیکھنے لگے اور وہاں جا کر انہوں نے غرے لگائے اللہ اکبر، مفتی، رہبر، مرقاۃ، ہادی، مفتی سیدی، اور نور الدین کھانی عرب والوں نے کہا فوٹو لے دو، یہی مفتی کی حکمت نہیں یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے، یہاں مدنی پر وعدہ ہوگا، یہاں آداب ہیں۔ مسجد نبوی میں کسی کا فوٹو اندر نہیں آسکتا، یہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھا جا سکتا ہے اللہ کا لکھا گیا۔ مگر وہی نہ مانے آخر ملائی چارج ہوئی یا تو کبھی جھگڑی گئی، ان کے جے جے پیچھے





طیبہ سلم میں اپنے درختے کو لے کر گیا ہوں، آپ کے سامنے کھڑی ہو کر دعا مانگوں کہ میرا مومن بن جائے۔  
 اٹھیں، یہ بات سن کر انہوں نے دعا مانگوں کہ یہ میری دعا ہے۔

خالد بن ولیدؓ کے سامنے آئے اور اذیتیں کیں، یہ سن کر صحابہ کی ایک جماعت نے اسے لے کر  
 مدینہ پہنچا اور اس کے سامنے آئے فرمایا: یا حبیب بن مونس! اے حبیب بن مونس! لا اظہر منی  
 ولا احسن منی ولا اعمى منی لولا دلت رسول اللہ ان یقبلک، حالانکہ ابھی آج تو لوگ  
 مدینہ سے آگے ہی گئے تھے، کہتے ہیں کہ یہ سچے نبی ہوتے ہیں اور ان کی بات سنی جائے۔  
 نہیں ہوتا، یہ تو فوری تو کاٹنے لگائی ہے، سچے کو کون دیتا ہے؟ (اللہ تعالیٰ قسم یا نہیں دیتا  
 ہوں، حضرت مڑنے اس بول کے درست کوڑ سے اکھاڑ دیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت  
 رضوان کی جگہ اور قرآن نے کہا ہے: لقد رضى الله عن المؤمنين ان یسویک نعمت  
 اللہ خبر سے اس درست کا ذکر اللہ نے بھی قرآن میں کیا ہے، خالدؓ نے اس درست کو کٹوا کر ان  
 کو دیا، لوگ وہاں جا کر اس کی چھل مارتے تھے، بول کے پتے پتے تھے فرمایا لوگو! یہ ترک نہ کرو،  
 بول کے چھل میں تلخ نقصان نہیں، تلخ نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

یہ درست، کچھ نہیں کرتا، سب کچھ کرنے والا اللہ ہے، خالدؓ نے عقیدہ نکھایا، خالدؓ نے  
 خبر اس کے سامنے کہا فرمایا خبر اس کو ٹھیک ہے، تو جنت سے آیا، ٹھیک ہے، تو سفید تھا، ٹھیک ہے، کوفہ چل  
 آیا، تیس پتہ چار تیس ہزار سال، کھانا، ٹھیک ہے، کل دالے لے آئے تھے یہاں رکھا، یہاں حضور اور صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے چپا کیا، خبر اتنا تلخ نقصان مذمت کی، موت کا مالک نہیں، مذمت کی، موت کا مالک  
 کون؟ (اللہ تعالیٰ) تلخ نقصان دینے والا کون؟ (اللہ تعالیٰ) فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو، دیتے تو  
 خبر اس میں تھے نہ چوتھا، میں تمہیں تلخ نقصان کا مالک کچھ کر نہیں چوہم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی سنت کو یاد کرنے کے لیے چوہم ہوں، یہ خالدؓ نے سمجھا۔

آج ایک نئی بات تھا، حضرت مڑنے حج کے لئے مدینہ روانہ ہوئے، یہ دعوت کھل کر  
 چلا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا کرنے آئے، عمر فاروقؓ کو دیکھ کر پہنچایا اور ایک جملہ  
 فرمایا، خالدؓ کہتے ہیں کہ اگر ساری دنیا کے غزوئے ہماری جہت میں نہ ہو، دیتے چاہیں تو اس ذوالقائد کا  
 طالب نہیں کر سکتے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا



سردار ہے، جمعی نکوار ہے، خیرا دار ہے، حضرت علیؑ کے بھلے بھلے سوتے سوتے چنے حضرت علیؑ نے دار کا لڑا  
 بہادر میں نہیں، بہادر وہ ہے کہ جب اس کو نکواری ملے گی پھر وہی نہیں، اللہ کا حکم اسان ہوا، اتفاقاً مگر چھاپ  
 اعلیٰ وہ ہے جسے مگر گمراہ یا کھاسرا کر دے جسے بہادر ہوا، اتفاقاً جو عمر صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا کندھے پر  
 اٹھا کر لے مارا، اتفاقاً حضرت عثمانؓ بھی بہادر ہیں، حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ نے چار سو آدمی کیجیے،  
 میں دوسری طرف آگیا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے سوسوے میں یکہ باتیں، یکہ واقعات، یکہ  
 حالات، یکہ خفاقی یکہ مسائل بنادوں۔

[illegible]

فارق کے بعد واقعات جا کر آپ کے ایمان کو تیز کرنا ہوں، دعا کرو اللہ ہمیں تمام صحابہ کرام سے پیار فرمائے (آمین) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انت الفاروق ابوخیان نے کہا: میں محمدؐ؟ سب کو صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو گے کا ورد روزِ حاکم دے دے گا، آواز آ رہی ہے من سمع اسمى میراثم سنو، روزِ حاکم ان سے کہو: تو اللہم رب هذه الدعوة چھا کر ان میں الصلوة عبور من النور من حق تم صفت و بیروت کیوں اگر قنطرا، الصلوة ستوقاها اللہ وادعها کیوں اگر انہی کا نام آئے تو علیہ السلام کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم چھو، صحابہ کا نام آئے تو رضی اللہ عنہم، بزرگوں کا نام آئے تو رحمہ اللہ علیہم کیا کہہ

آداب میں۔ وقت نہیں گئی کسی کی تردید بخیرہ و عید، تنقیص کرنے نہیں آیا، میں تحقیق نکلنے کرنے آیا ہوں۔ ماہرین ان جو حضرت معاویہؓ کے والد تھے یہ خواہیہ کا بہت بڑا سربراہ تھا اور بچی ماگ کے بھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوہریت کو دیکھ کر مان گیا کہ جو صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ نہیں ہو سکتی ہے اور کہ پڑھا لایا یہ وہی ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہے اس کی بیٹی عائشہ اناس ہے صلی علیہ وسلم میرے حضرت انہیں ان کی بیٹی ہمارے ذخیر صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم ہے۔ عائشہ اناس ہے، میں ایک صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جو صلی اللہ علیہ وسلم آجائے وہاں میں اب کو بھی نہیں جھٹھکتی۔ یہاں تو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، پھر کسی پر بھی آپ خود دیکھ جاتے ہیں۔ حدیث غراب ہے میں تو گھبراہ میں اعلان کرتا ہوں کہ جہاں جو صلی اللہ علیہ وسلم گھرے ہوں وہاں کوئی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم پر گھبراہیں ہو سکتا۔ آدم علیہ السلام بھی نہیں آ سکتے۔ ابراہیم علیہ السلام بھی نہیں آ سکتے۔ جہاں میں آجائے وہاں کو بھی صلی اللہ علیہ وسلم جاتا ہے مگر وہاں نہیں پہنچتے یہ فسق ہیں۔ میں لائے نہیں آئیں کہنا آئے ہیں، اور میں نکلنے کرتا ہوں میرا بی لاہور میں نہیں میرا بی دہلی ہے میں ہے تمہارا بی جہاں ہوگا، ہم اس دہلی والے بی کے کلام ہیں، کوئی کاروائی کو مانتے ہیں کوئی بی پاکستان میں مانتے ہیں، میرا بی لاہور کے برکھ میں نہیں میرا بی پاکستان تک حافظ کے گھر سے میں ہے۔ اللہ اس میں لے جائے۔

نصیحت: کہنے نے یہ بی بی کہ ملا مالیک دہریے کے خلاف کہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی ہر اشکل کا احسان کیا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ کا کھانا کھا فرما۔ (آمین)۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے وہ آپ کو سنا دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دعا کی فرمائی۔

- (۱) اللھم لا تمھلک امنی بالعرق یا اللھ میری امت کو فرق نہ کرنا اللہ نے فرمایا قبول۔
- (۲) اللھم لا تمھلک امنی۔۔۔ فرمایا میری دعا عرض کر کر نکلنے کی قبول۔ جیسے بھی دعا کی ہیں بذاتِ ربنا قبول ہوگا۔

(۳) قیمری دعا آپ نے یہ کہ اللھم لا تجعل واسمہم بیہم مولیٰ ان کو انہیں میں لڑائی نہ ہو جس شخص اللہ نے فرمایا پھانڈ نہ کرو میری امت کی چاہی انہیں میں لڑا لڑا کر ہوگی، یہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ یہ اس امت کی چاہی ہے کہ مسلمان آئیں میں لڑا رہے ہیں، مولوی مولوی سے لڑا رہا ہے دعا

بارگاہِ اہل بیت سے گزارش ہے، دعا کرو اللہ ہمیں اتفاق کی نعمتیں عطا فرمائے (آمین)۔

مختصر مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں حکم ظہر لہا، اے اہل اللہ تفرق بازی نہ کرو، دوست  
برابر ہو جاؤ گے۔ اللہ ہم سب کو اتفاق عطا فرمائے۔ حدیث بزرگوں کو بھی خدا اتفاق کی نعمت  
عطا فرمائے۔ (آمین)۔

بہایج اگر مصلیٰ کو نہ دے آپ کو حضور کیا فتویٰ تھا تو یہ اتحاد بنا یا قائم کیا رہنا چاہئے ہوئے پاکستان  
میں گیا، پھر ختم نبوت کا مسئلہ چلا تو فری اسٹیلی میں اتحاد ہوا تو ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا، پھر نظام مصلیٰ  
کی تحریک چلی تو ختم تھا ہوئے تو ختم کا باب ہوئے جس کو ہٹانا چاہتے تھے وہ بھی ہٹ گیا، ایک بار  
پھر اتحاد ہو جائے تو اس ملک میں مکمل نظام اسلام آسکا ہے، لہذا ہم سب کو مل کر دین کا خاتمہ  
چاہئے (آمین)۔

قرابت کرنا اتحاد ابوخیاریہ نے فرمایا، کیا سبھی ابوخیاریہ اپنی بی بی، مسلمانوں کی اماں، امام حبیب سے  
لے کر آپ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم میں جھڑکی اماں ہیں، حضرت مصلیٰ حضور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کا  
سوا، فضل بن قحطانی، مکی لیکن ہیں، جب ابوخیاریہ آیا تو ایک سادہ بسز چچا ہوا تھا، جو سے کا بسز تھا، سادہ  
گھوڑی بچاں تھی، مگر مصلیٰ کا ہوا تھا، ابوخیاریہ چہینے لگا تو میری اماں حبیب نے جھڑکی سے کہہ دیا، مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کا  
بھائی، لہذا ہمارا کیا کوئی ساہب یا چچو ہے۔ کڑا ہو گیا، امام حبیب نے بسز سے کہہ لیا، یہ کہہ کر ابوخیاریہ  
جیروں ہوا کہ سادہ بسز تھا، اللہ نے اللہ کا کہنے لگا، آپ کا فری ہیں، بسز مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کا  
چچا، چچا آپ ہیں، میرا خلیفہ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے ہے، وہ پاک ہے، کافر نہیں ہوتا ہے، میں  
پسند کرتا ہوں کہ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے پاک بسز سے پر نہیں چہینے، اس کی ماں نے کہا، اچھا میں جانتا  
ہوں، کہنے لگیں چلے جاؤ، اللہ کو نصرت آؤ، مگر کفر پاد ہے، مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کا بسز ابھی پاک ہے۔

ابوخیاریہ نے اعلان کیا، اے من محمد، اے من ابو بکر، اے من عمر، اے من ابی بکر، اے من ابی  
لہذا ابوخیاریہ بھی جانتا تھا کہ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے خصوصی رشتہ جی بھی ہیں، اور یہی بات بی بی  
عائشہ نے بھی جب مرقہ رشتہ نے کہا، میرا بہن زادہ تھا، کر بی بی عائشہ کے دروازے پر لے جانا اور کہنا کہ  
اے جان آپ کا چچا ابھارتا، ابھارتا ہے کہ اے مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے گنبد حضرت بی بی بکر دی جاتے، بی



پانی عذاب تو سنا ہے کہ دودھ میں پانی نہیں ملائے، پانی میں دودھ ملائے ہیں، ایسا نہ کہ تھکے ہیں، بھلیاں نکلتی ہیں، دودھ اسے طلال غرور کا کہو اللہ ہمیں حرام غوری سے بچائے، میرے اور عروج اسرار حسن طشتا طلس منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مال میں طاروت کی میری امت سے نکل جائے اور جو دین میں طاروت کرے وہ جنتی ہے، دودھ کا کرپہ دھاکا کرپہیں طاروتی دین سے بچائے (آمین)۔ میں تو کہیں گا خدا ہمیں مگر خدا صفا کرے۔ یہاں غرور کی خدا آیا، خدا ہمیں کمرانی صفا کرے، یہاں کا دینی بھی کیا ہے، کھوئے خدا بھی آئے، آئے یا نہیں؟ (آئے) غرور، طر حین، دشوار، ہاں یہ کھوئے خدا آئے، کھوئے ہی بھی آئے، سبیل کذاب، طبعی ماسود، مٹی، رہا، اللہ ابرہہ، انی سلام احمد کا دینی سارے شیطانی صفا ہمیں مگر خدا، کمرانی قرآن کمر کذاب صفا فرمائے (آمین)۔

اس کتب ہے اللہ العباد فی اللہ، بھی دودھ میں پانی ملاؤ، عید کے کپڑے نہیں نکھدے، چھوڑ دو، نہیں دین رہا، لڑکی نے کہا، ماں کیوں؟ کہنے لگی پیسے توڑے ہیں، دودھ میں پانی ملاؤ، دودھ دھو جائے گا، پیسے نہیں گئے اس نے کہا، ماں تیری عمر سو سال ہے، دودھ یہ حال اور اس عمر میں یہ بھاری ہو جاتے ہیں، نہیں عمر کا دودھ ضیق زد ہوتا ہے، مگر کھدے جب گتے ہیں تو چھ چل جاتا ہے، ماں ایسی بات نہیں ہوگی، ماں نے کہا، آدھی رات کا وقت ہے، جنگل میں ہمارا یہ بھونڈی ہے اس وقت مڑیہاں کہیں، مڑی نے کہا، ماں مگر تو نہیں دیکھ رہا، مگر کا خدا تو دیکھ رہا ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہمیں بھی اس بچیاں صفا فرمائے (آمین) کہ اللہ کی قسم یہ بچی مل جائے میں انکی جلتی کے ذروں کو سرس ملاؤں، کہنے لگی، ماں مگر تو نہیں دیکھ رہا ہے، مگر کا خدا تو دیکھ رہا ہے، ماں کا تو جیا جاتے مگر ساتھ کھڑے ہیں، دودھ مجھ رہے ہیں، مولانا عبد الحکیم کھنوی لکھتے ہیں کہ مڑ نے اسی وقت اپنا دامن پھیلا یا اور کہا، مڑ دالے مجھے ایک ایسی بچی صفا کر جو آدھی رات کو بھی تیرا خوف دل میں رکھے، صبح کو حضرت نوح دوتے ہوئے آئے دروازہ کھٹکھٹایا، بچی نکل فرمایا، ماں! مجھے اس بچی کی زیارت کر، دالے جو آدھی رات کو بھی خدا کا خوف کرتی ہے، مائی کچھ گئی کا پتہ لگی، مڑ نے فرمایا، میں اس بچی کی برکت سے بدل نہیں لیتا۔ جب بچی سامنے آئی تو عمر فاروق نے کہا، حق جملہ ہر او جرات کو کہا تھا، مگر تو نہیں دیکھ رہا ہے، مگر کا خدا تو دیکھ رہا ہے۔ دونا شرع ہو گئے، اور فرمایا اس بچی کا دشتو میرے بیٹے عامر کے لیے دے





شروع کیا یہی ہجرت لڑایا پھر بے کھدے پر دکھوا دیا کہ حضرت ام خاتم ہیں محمد و مرثیہ آج تو یہ ہوا خدا کے کل کر کے گناہوں کا جو کون اٹھائے گا، میں نے جن کو روک دیا، دیکھا ہے جن کو جب تک پھٹے ہوئے نہیں دیکھوں گا جنہیں آئے گا خدا کی قسم ہوا خود بخود ہوں، باطمینان کہ حضرت کل شہد کی ہول آتی تھی آپ کو شہد کا شربت پسند ہے شربت کا گلاس بنا کر دوں؟ اور کچھ کر دو ہے ہور لڑایا اس کو شہد پڑتے ہو جس کے ملک میں قیم جلیں مار رہے ہیں۔ اس وقت شہد ہیں گا جب روئے ہوں کو شہد دیکھوں گا یہ سنا ہے۔

دلت کو گئے، دودھ دانہ کھٹکھٹایا، مکھڑا اٹا، دودھ دانہ کھولا، اُن کو یہ نہیں بتایا کہ میں صدمہ ہوں، میں میرا منہ نہیں ہوں، میں پریشان ہوں، نہیں بلکہ میں ملک کا خادم ہوں، دودھ دانہ کھولا، آگ جلائی، کھڑا پاؤں خشک نہ نہیں، دھو لیں، کھانا دلا دیں، کو پکڑ کر کہا، صبر، دھو لیں، تول کر لے گل، جنم کا دھوس نہ پہنچے، قریب کے دار کے کہہ کیا کہتا ہے اس دودھ کا طوطا چار کیا، بھٹکا کیا، سپاردیں بچوں کے صدمہ دھلائے، گود میں بٹھایا، کھانا کھلایا، جزا لگا کہنے کا تم کون ہو؟ قہر سے نکل کر ہمارے ابا تو نہیں آ گئے چار دن کے بعد آپ آئے آپ کون ہیں؟ کہنے لگے مرثیہ والا جس نے اجڑوں کو آباد کیا اس کو تو آباد کر فرمایا یہ جتنے بھر کو۔ سو، نامہ مہر، اشکو، گھسوی کہتے ہیں، ہائیں، لا کہ مرثیہ نیل کا صدمہ گردن میں بکڑی تھی ہاتھ میں خالی، گردن میں بکڑی کو داخل کر اس طرح ہاتھ دبا د اور فرمایا، دانی پر دو کہ صدمہ یہ میں کچھ انتظام کر کے آیا ہوں، یہ کچھ سال صدمہ دانی وغیرہ ہے کہنے لگی تم کون ہو؟ چار دن کے بعد آ دیں رات کو سوتے نہیں صدمہ چریں چار کر، ہے صدمہ فرمایا، مجھے غصہ ہے کہ کل میرا لہو پڑا اور میری گردن نہ ہو، اور تو پکڑ کر کھینچے صدمہ کہا، صدمہ دیکھو، یہ مجرم تھا کہیں مجھے نی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا چاہئے، دیکھو میں یہ کیز اقبال کرکڑا ہوں، کہیں مجھے نی کے شرمندہ نہ ہونا چاہئے، دیکھو میں یہ کیز اقبال کرکڑا ہوں، وہی بھی کھادی، صدمہ، مجھے دے میں گھینٹن کہ دنیا کچھ بچے کرکڑا اگر کریم ہے تو صرف دنیا میں ہے۔ دانی صدمہ کہے حال ہو گیا بچوں کو کچھ شروع کر دیا، جس نے میں صدمہ کا آباد کیا اس کے دلوں، جہاں آباد کر۔ دانی کبھی ہے نہ میں بل خدا کو اُن کی خدا، صدمہ کا جنم نہ بھیجے یہ صدمہ اور بڑوں کو آباد کیا کرتا تھا یہ نہ تھے۔



امیر المومنین و الاموالی لکم علیہما الذہری کہتا ہے۔

دیا غزوہ خندق میں عرب نے ہے اٹل بکتر ☆ صحابہ نے کہا اللہ اہل باطل پر  
اور اہل حق پر اور اہل حق کو تم آیا جناب خدا رسولی و رسولی لکم یا اہل باطل میں کہتا  
ہے کہ اگر وہ مرنے کا غزوہ لگا اور رسولی کا غزوہ لگا، یہ غزوہ رسالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق  
کو بھی غزوہ لکھا یا اللہ رسولی و رسولی لکم ایک غزوہ رسالت لکھے غزوہ خندق سے ملا صحابہ نے  
کہہ تھیں نحن الذین یاہوا محمدنا میں سے غزوات میں کہا تھا، صحابہ نے غزوہ خندق میں کہا، ہم نے  
خو صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، جہاد پر بیعت کی ہے، جب تک زندہ ہیں گے اللہ کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہنڈے کے نیچے ہیں گے، ہم اس طرح جہاد لکھ کریں گے نحن الذین یاہوا  
محمدنا ہمارا مقابلہ کر سکتا ہے، ہم نے خو صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی  
ہے، فرمایا: نحن الذین یاہوا محمدنا عالی الجہاد ماہلینا ابدا جب تک زندہ ہیں گے اس  
بات پر قائم رہیں گے، چاہے تو دے دیں گے کفر کے سامنے سر نہیں جھکا ئیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کا جواب دیا۔

فلانہم لا یجس۔ لا عیض الا حیرۃ ☆ واخضر الانصار و السہاجرۃ  
سہلی دنیا کی زندگی بکھو نہیں آخرت کی زندگی اصل زندگی ہے مہاجرین میرے انصار  
میرے ساتھی ہیں۔ ہاتھ پاؤں ملتاتو جا۔

فرزاد حقین میں آپ علیؑ کا طہید مسلم نے فرمودہ کیا: انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذاب  
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، میں نبی ہوں۔

بہر حال میں نے فاروقی پر چند سوچی دیکھیں حضرت مڑنے لگا شاید بی بی عائشہ نے میری زندگی کا حیا کیا ہو۔ فرمایا میرا جنازہ دامن عائشہ کے دروازے پر لے جا اور ادھر پر جنازہ لے آئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اسی بیڑا اہل بیت مانگتا ہے، یہ مجروح میرا ہے بی بی نے فرمایا کہ ارادہ تو تھا کہ میں اور میرے ۱۲ بھائی نکرتے۔ میں نے لپٹنے لیے جگہ کئی قسمی محرم کے ساتھ آفاصلی علیہ السلام بت کرتے تھے، جگہ کو میرے محبوب کو کہہ دیا کہ آپ تو رہے میں سو گئے آپ کی عائشہ جینے ہے تو رہ گئی۔ میرے آقا کا کہہ دیا میں آپ پر سلام بھیجتی ہوں، آپ نے راتوں کو درود کو امت کے لیے دعا کیا نہیں، آپ نے چیل

ہرگز بھی کھانا نہیں کھایا۔ میرے لڑکھڑے آقا کو دعا آپ دے دیں گے، آپ کی دعا کا اثر یہ ہے کہ  
جہاں میں ایک حالت تھی آرام نہیں کر سکتے تھے اس کا نام کہہ دیا اور اسی طرح یہ صاحبِ عدالت حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے دے دیں گے، میں کہتا ہوں قرآنِ کریم پر اتنی رحمت تھی کہ وہی ہے جتنی قرآنِ  
اللہ علیہ وسلم کے دے دیں گے، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے وہاں دوسرا چاند ہے ہیں، پہلی  
کائنات کا دوسرا ہے کھنجر، وہاں ہے اللہ کا پہلا فعل اور رحمتِ نبی کے دے دیں گے، یہی ہمارا ہے، مجھ کو مل جاتی  
کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دے دیں گے، یہ کیا لگاؤ، بصیرتِ ولایت سے میں نے آسمان کی طرف  
دیکھا جو رحمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی تھی، وہی صمدیؑ اور پر ہی تھی، وہی حق ہے میں ہی تھی  
بات کہہ گیا۔ یہ بات مولانا امیرِ اہلِ حق سمجھیں یا حضرت! سمجھیں آپ کو کیا معلوم فرمایا میں  
نے ولایت کی نگاہ سے دیکھا جو انوارِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ہے، تھے وہی صمدیؑ اور پر ہی  
ہے تھے، حضرت قرآن پڑھ سوتی تھے اور ہر اہانت چاہیں گے۔

لوگوں کو چمکانے والے قادرِ حق آپ بیتِ المقدس جا رہے تھے تو ایک جنگل میں آکر کھڑے  
اپنا کرت بکرا اور عمر اس طرح سمجھاؤ اور فرمایا میرا ہے یہاں تو اہلِ حق چاہتا تھا، یہاں اہلِ حق کو تنگ نہ  
تھا، اہلِ حق روزِ حق کی ہم بیکر کر کھنجر رہا تھا، مجھے خطاب نے یہاں دوسروں سے ملنا۔ میری یہاں سے ایک  
قادر گزار تو یہاں تھا، میں نے پانی مانگا، میں نے پانی نہ دیا، اس کا چلو بکڑے تو اپنے دیکھ پانی مانگ  
رہا ہے۔ تھے پانی کوئی نہیں دیا تھا، میرا تو سر ہالے پھر دیکھ کر نہیں یہاں کے دامن میں پیچھے میں  
شراب سوچا، تھا عمر وہ دور رہا ہے، جب تمہیں یہاں سے لڑکھڑے تھے اور انہوں کو چاہتا تھا کہ میرا حق  
خدا کے ساتھ پر کسی کی حکومت نہیں، البتہ کمری تیرے نام سے لڑ رہا ہے، یہاں اہلِ حق میرے انتظار  
میں کھڑا ہے، میرے دے کو دشمن بھی مانتا ہے، تیرے دم سے پڑا ہے، سے رک جاتے  
ہیں، تیرے غلوں پہ چڑھ چکے ہیں، تیری چادر کو کچھ کرنا کہہ دیکھ، چلی جاتی ہے، عمر تو یہاں سے  
تھے سلام تیرے ہیں، عمر آج ہوا تیری استقامت ہے۔ گریبان کو کھڑکھڑا کر کہا، عمر تیرے کہے میرا حق  
کمال نہیں یہ لگاؤ، صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے، آگاہی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ  
عز الاسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہیں، میں وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، صلی  
اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، ہمارے دشمنوں نے صحابہ کو چھڑا، خدا کی قسم انہوں نے قرآن کو

ہو دیا۔ اس کی اصل اس کو پہنچا دیا۔ سب ذوالجلال کی قسم ہے کہ ان کو پہنچا دیا۔ جو صحابہ کرام  
 اپنے ان کے پاس سے تھے؟ (نہیں) میرے؟ (نہیں) سہمے؟ (نہیں) قادری ہیں؟ (نہیں)  
 اولیاء ہیں؟ (نہیں) ہر صحابہ سے دور ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہیں۔ وہ ہیں۔  
 صحابہ کے ہر شخص ہیں وہ اسلام کے خدا ہیں۔ مجھے شوق نہیں کسی کو کاڑھانے کا۔ پر قرآن نے کہا  
 ہے محمد رسول اللہ والذین معہ الذلہ علی الکفار وحماء برہم تو اہم  
 دیکھا جدا آگے اظہار قرآن کہا ہے جو ان سے افضل نہ کہ ہے۔ وہ کا کر ہے۔

اور ایک بات پر چلتا ہوں قرآن کے زبردیا مگر کا کر ہے ایک لے کا مگر (کا کر)  
 قرآن کی ایک بات کا مگر (کا کر) بی بی عائشہ کے لیے سترہ آیتیں برأت کا نکات میں آتیں؟ (ہاں)  
 بی بی صدیقہ خیر کی رفیقہ الزمان میں حبیبہ، عاتق میں خلیفہ، نکات میں، بائیں، شان میں عجیب  
 نہایت خوش عجیب ہمارے نبوت کی حبیبہ، حبیب خدا کی حبیبہ صدیقہ حبیبہ، طاہرہ کی شان میں سترہ  
 آیتیں آتیں اور جہ کے سترہ آیتیں ملتی ہیں اور مانگو کہ اللہ تعالیٰ خود اللہ و مسلمان ہے؟ (نہیں)۔

قرآن ان کہتے ہیں وہب صفا تو لقا علی عبدلا فہو ابسورہ جو قرآن میں شک  
 کرے کہ قرآن کہی لگا لگی قرآن کی سترہ آیتیں ہیں قرآن عارض، مام عارض، جو قرآن  
 کی زبردیا میں۔ جو قرآن کے ایک حصہ میں فرق کرے وہ کا کر ہے اور جو قرآن کے دس پارے اپنی  
 طرف سے کا کر لے پھر قرآن عارض، بچھو لے اور اس قرآن پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان  
 ہے؟ (نہیں) کیا ہے؟ (کا کر ہے)۔

جو صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتبہ لکھے وہ مسلمان ہے؟ (نہیں) آقا خانی ہوں مگر  
 ہوں بہتے نہتے ہیں مسلمان نہیں ہیں، میں ان سے کوئی تعلق نہیں یہ اپنے نبی کے پاس چلے  
 جائیں اس ملک میں رہے گا تو صحابہ کا مام رہے گا اور اس ملک میں بی بی عائشہ کے رہنے کی  
 حفاظت کی جائے گی اس میں مزہ رہے گی تو صدیقہ لکھی رہے گی، اس میں حدیث رہے گی تو قادری  
 کہہ رہے گی انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ میں ختموں سے بچا کر اس دور میں  
 مرام مستقیم رکھے۔

ایک نہیں، میں نہیں، سو نہیں، بڑا نہیں۔  
 میرے وہ بکر کا شمار نہیں

## فضائل و مناقب

سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

[illegible]

لَقَدْ دَرَجَنَّاكَ فِي الْخَالِقِينَ إِنَّكَ بِعَيْنِنَا نَحْتُ الشَّجَرَةَ لَعَلَّيْكَ تَلْقَوْنَهُ  
تَقَرُّونَ الشَّجَرَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنبَهُمْ تَعَاظِرُهُ.

[illegible][illegible]

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآتَوْا الْحَقَّ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآتَوْا الْحَقَّ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

وَاللّٰهُ الشَّيْءُ ضَلَّى الْمَلَّةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ عَنِ الرَّجُلِ  
بِهِتَابًا وَلَعَنَ الْمَلَّةُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنْ النِّسَاءِ بِالرَّجُلِ غَيْرُكُمْ غَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ وَأَنَا  
غَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ضَلَّى الْمَلَّةُ نَوَافِلَ الْمُتَشَبِّهَةِ وَضَلَّى وَشَوَّلَهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ وَلَعَنَ عَلِيٌّ  
وَالِإِذَاكَ لَيْسَ الشَّابِعِيَّةُ وَالشَّيْخِيَّةُ وَالْمُتَشَبِّهَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دوسرے شریف چار شخص علماء کرام شرکاء نظام عالی نظام برادران اسلام اب تک آپ علماء سے  
غیر ہر سب سے سورت احمدیہ کی باتیں سننے سے ابھی تک آپ کے سامنے انکار میں علماء و دین کی  
تاریخ کاروں میں باب پیش کیا جا رہا تھا جس نے مناسب سمجھا کہ اس میں کی القادر تاریخ کو صاحب  
احیاء والا ایمان والا چاروں جامع قرآن امام مظلوم ذی القہن ذی الجبرین ذی البھارین ذی  
الہدیین حضرت محمدؐ کی شہادت اسی میں ملتی ہے کہ جس کے حلق عرض کر رہے اور ساتھ  
ساتھ توحید و تہد کے کتب میں دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ جاری ماضی کو قبول فرمائے (آمین)

کافی رہے ہوگی ہے مگر لاہور اور ہے اور جمع انکسار ماضی علی غور ہے مگر چہرہ کا خوب ہے۔  
تو ماضی کرم اسی ذرا کے میں ادارے اسلام کی تاریخ تفسیر حید کے میں بیان  
کہ ہوں۔ چہرہ میں نہیں جاری اسلامی تاریخ جو ہے اس کی ابتدا بھی قریانی اس کی ابتدا بھی  
قریانی۔

ذرا کے کا سید بھی قریانی کا ہے عزم کا سید بھی قریانی کا۔ ذرا کے کی اس کو ایک ہی کی قریانی  
ہے مگر یہی اس کو ایک ہی کی قریانی ہے اور اس قریانی کا صرف سلطان ہوا یہ چہرہ کے لیے اگر قریان  
ہو گیا وہ ایک قریانی ہے یہاں پر انکار میں قریان ہے مگر میرے قریانی کی یادگار گنگا طور پر مائی جاتی  
ہے۔ پچھلے دنوں جب ہم گنگا پر تھے تو لاکھ کر پاں تین لاکھ دنے ستر ہزار ہفت ایک دن میں مئی میں ذرا  
کے تھے (سمان اللہ) انہی ہے کہ حضرت حسین کی یادگار گنگا میں مائی جاتی۔ انہوں نے میرے  
تو یہاں نام ہوتا ہے وہ قرآن چہرے ہیں یہاں وہ بڑے اور پتہ نہیں کیا کیا سرے چہرے جاتے  
ہیں انہوں نے روزہ رکھا تو یہاں شریعتیں ملی جاتی ہیں۔ انہوں نے آخر تک پردہ مگر میں سنہا۔  
یہاں ہے پردہ مگر کو شال کیا جاتا ہے انہوں نے نماز تھا انہیں کی یہاں نماز تھا انہیں ہوئی داخل  
اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت حسینؑ کی بھی گنگا پر جانے کی توفیق عطا۔ یہ سارا سید محبوب ہے اس کی

وہی کو حضرت اسماعیلؑ کی قربانی اور ابراہیمؑ کو دلا د رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی، تمام صحابہ برحق ہیں۔ مگر اس میں صلح حدیبیہ والے چودہ سوا افضل ہیں، ان میں میدانِ ویدہ والے تین سو تیرہ ہیں۔ ان میں سے شعب ابی طالب والے پانچ ہیں، ان میں سے عترتِ پیغمبرؐ ان میں سے چار۔ چار میں سے صدیق ہے۔ صدیق سب سے افضل ہے، صدیق اکبر اس وقت پیغمبر کے ساتھ تھے جب خدا کے سوا کوئی ساتھ نہیں تھا۔ جب ساری دنیا پیغمبرؐ پر ہی تھی، کھڑے ہو کر ہی تھے، تو یہ صدیق صدیق کہہ دیا تھا، دنیا پر ہی تھی صدیق بناد کر دیا تھا، اس پر میں افضل بحث کروں گا، دہا کر دیا، انکسٹن میں آنکھوں سے دھوت دکھائے کہ غلطائے راشدین کے کام بھی سرکاری سطح پر مٹانے جائیں، فی دہی پر ان کی ساقب چلی ہوں۔ اور اس دن پورے ملک میں قطیف ہو اور دہا کو پھیلے آج کوئی اعظیم حق دینا سے رخصت ہوئی ہے۔

حضرت جنؑ پر میں افضل تحریر کروں تو قہور اساطیر ہے کہ شاید ساری رات میں کھڑا رہوں۔ میں چند گزشتے چند جیسے آپ کو چلی کرتا ہوں ساتھ ساتھ عقیدہ بھی کیونکہ آج کل عقیدے کی ضرورت ہے۔

دو شاخِ عقیدہ ایسے ہے جس طرح جڑ اموال ایسے ہیں جس طرح لہنیاں، لہنیاں، بکت جائیں، خشک ہو جائیں، تو کوئی داریں بڑکت گئی تو ساری ملت جاہ ہو گیا، اگر آپ کے اموال بکھٹا ہیں تو خیر ہے، تباہی کا مسکن بکھڑکی جنت میں جاؤ گے۔

عقیدہ غلط ہے تو جڑ ہی جاہ ہوگی کوئی نادر روزہ قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا عقیدہ یکساں ہے (آمین)۔

ماضی میں کرم حضرت جنؑ اور تمام صحابہؓ انکھوں پر ہیں۔ پیغمبرؐ کی تربیت کا عکس ہے آپ کے تھے تو اب تک صدیق ہے۔ آپ عادل تھے تو عادلانے عدالت کا سبق لیا۔ پیغمبرؐ کی طاقت حضرت جنؑ میں تھی۔ حضور پہلے تھے تو بعد کر ارشاد تھے۔ اگر گناہ دینی ہو تو صدقات اختیار کرو۔ حکومت ملے تو عدالت اختیار کرو۔ یہ ہو تو حکومت اختیار کرو، میدانِ رنگ ہو تو شہادت اختیار کرو (سبحان اللہ) یہ سب حضور کا عکس ہے۔ پیغمبرؐ کی تربیت ہے تو تمام صحابہؓ ان میں سے حضرت جنؑ کو یہ مفرد اللہ تعالیٰ نے تمام عطا کیا، آدم سے لے کر مسیحؑ کی ہمت تک کوئی بندہ یہاں نہیں آیا، جس کے گمراہی کی



روایتیں آئی ہوں یہ شانِ صرف حضرت عثمان کو حاصل ہے۔

یہ اللہ کا وہ بندہ ہے کہ حضورِ پاکؐ وہ مجلس میں تشریف فرما ہیں تمام صحابہ آ رہے ہیں، کھلی دالے پیچھے لے ہیں۔ سب سے حضورؐ کو یاد دلا داتا بعد ازاں آپؐ نے چادر کو درست کیا۔ ویسے عثمان رسول اللہ احسن من العلویا۔ بہل ہی صدیقؓ فرماتی ہیں کہ عرب کی کوہری لڑکی کی آنکھوں میں پانی دیا نہیں جی جی صفائی عربی کی آنکھ میں دیا جی لڑکیوں کی گلاہی کے چہرے پہ لٹھ جاتی مگر چشمہ کی گلاہی نہیں لٹھ جی۔ چلائی کی چیز ہے دعا کو خدا ہمیں بزرگوں کا دیا عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیرت دیا عطا فرمائے (آمین) کاذالم تسبحی فاصبح ما شئت جب حیاء ہو تو بندہ ہے حیاء جاتا ہے۔ محنت حیاء ہو تو پردہ دار ہے بے حیاء ہو تو پنگے میں گھری ہے لٹھ ہمیں حیاء عطا فرمائے الصبیاء شعبۃ من الایمان وقت نہیں اور دشمنی صرف حیاء پر تکریر کوں کر دیا گیا ہے۔

حاضرین کرم انی معظم فی محترم لی ختم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ صحابہ آ رہے ہیں آپؐ کی چادر مبارک صرف پڑ لی تھک ہے۔ اس کو بھی سنبھال کر اتنی پائی مار کر بیٹھ گئے۔ یہی علم کے ایک سبائی نے پوچھا حضرت ابو بکر صدیقؓ آئے۔ ماردقی آئے حیدر کد مہدیؓ مسعودیؓ آئے آپؐ بے تلف پیچھے رہے۔ یہ شانِ فنی آئے تو آپؐ کا عذر بدل گیا تو ظہیر کی زبان فیضِ قرآن کو بر لٹاں سے سلطانِ دیوانِ سر میدانِ جاری ہو فرمایا۔ اما تسبحی من رجل تسبحی منہ فسلطک اس اللہ کے بندے سے صفائی حیاء کرے جس سے عرض کے کرشنے بھی دیا کرتے ہیں (سمان اللہ) حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا کیا آپ صاحب دیا کیسے ہیں؟ فرمایا اب سے میں نے حدِ طواف میں قدم رکھا ہے میں نے کسی کی لڑکی کو کھلی گلاہ سے نہیں دیکھا۔ پوچھا کیا کر صاحب دیا کیسے ہو فرمایا میں غسل خانے میں بھی نہا تا ہوں تو پہلے ہاتھ کرنا کہ خدا کے فرشتے بھی مجھے جانتے رکھیں۔ (سمان اللہ)

پوچھا کیا کیا آپ صاحب دیا کیسے ہیں؟ فرمایا اب سے اس ہاتھ کو ظہیر کے ہاتھ پہنکوانا اس سے کسی کو پہنچا دینا کسی کو ایذا دینی۔ نہ کبھی اس ہاتھ سے گروہ جگہ پر کھلی کی۔ نہ گروہ پہنچنے ہونے ہاتھ کی حیاء اور عاجز رہ گئی ہے۔ حضرت عثمانؓ فنی میں یہ صفات تھیں۔ حضور پاکؐ اسلئے فرماتے ہیں۔ لیسکل

یہی واقعہ وردی لکھی فی الجنة عثمانؓ برنی کے ساتھ جنت میں ایک ساتھی ہائے گار فرمایا حضرت کی بات پر کہ ساتھی تھا۔ سراج کی بات، جو نکل ساتھی تھا جنت میں ساتھی ساتھی ہوگا۔

حضورؐ فرماتے ہیں جب جن میں کوئی فردہ شوک میں گرفتار نہیں کر رہا ہوں صرف آپ کو بھاریا ہوں۔ میں تو یہ کہیں گا کہ حضرت مسیحؑ کو یہ میں مظلوم تھے۔ جن میں کوئی آج تک مظلوم ہے۔ آج تک دیا گئی ہے غائب تھے۔ خلافت کے کوئی نہیں تھے۔ یا آج بھی گئی ہے کہ وہ بھی نہیں تھے۔ یہ اثرات گئی تھے۔ خصوصاً، یا ساتھی اور یہودیوں سے حشر ہے۔ دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مسیحی کے لئے ہمارے بدل کو صاف فرمادے۔ اور کہ وہ اور ہمارے ہمارے حضورؐ نے فرمایا اللہ اللہ علی اصحابی لا تملوہم عروہا من بعدی خدا کے خطاب اور میرے وار میرے صحابہ کے حق میں کوئی بات نہیں ہے نہ نکلے میرے صحابہ کے حق میں کوئی گویا نہ کرنا گت کہ حضرت میں نہ کرنا۔ اگر حضرت کیا تو ہمارے اعمال کی خبر نہیں ہے۔ اللہ میں تمام صحابہ سے محبت دعا فرمائے (امین) مہدیؑ کہتے ہیں کہ آج قانون ہے کہ کوئی کرکٹ والے کھیل ہے۔ یہ تو دوست بھی کرکٹ کھیلنے والے ہوں گے۔ ہاں کھیلنے والے ہیں تو دوست بھی ہاں کی کھیل بھی۔ والی بال کھیلنے ہیں تو کھیل والی بال کی بھی کھڑے ہیں تو یاد بھی کھڑے ہوں گے۔ چور ہیں تو یاد بھی چور ہوں گے۔ شرابی ہیں تو یاد بھی شرابی ہوں گے۔ جس طرح خود پاک ہے نبی کے دوست بھی پاک ہیں۔ (جزاک اللہ الخیر) حضرت جن میں پانچویں پشت میں ان کا حضورؐ کا دادا ایک ہے۔ ان کی طرف ان کی اہل اہل نبی کی بیٹی کی بیٹی ام بیٹی کی بیٹی بھی ہے۔

جن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دعوت، تبلیغ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ صدیق اکبرؓ نے جب وہاں مولیٰ اور قرآن مجید شروع کیا تو یہ حضراتوں نے صدیق کا قرآن سن کر کھٹا اسلام قبول کر لیا ان میں حضرت جن میں بھی ہے۔ عہد پچیس سال یا اڑیسہ سال مرے اور جب شہید ہوئے ہیں تو وہی سال کی عمر ہے۔ تو حضرت جن میں کوئی کے حلق حضورؐ نے فرمایا ایک دفعہ انہوں نے وہی جڑوں کی جھلی جڑوں کی اور حضورؐ پاک کو فرزند شوک میں تقریباً تھائی حصہ لشکر کا خرچہ ہی اللہ کے بندے نے عطا کیا ایک جڑو گھوڑا اور کی موت حضورؐ پاک نے جھلی میں ڈال کر فرمایا بسا اظہر عثمانؓ ما حصل بعد علیہ السلام جن میں آج تو نے جہاد کے لئے جو چہرہ دیا اور جھلی مرے کے لئے آپ نے قصوں کیا میں ہی اعلان کرنا

ہوں اب جنت کے واسطے تک کوئی چیز میرے لئے نکالتی نہیں مگر یہی سب کچھ کے لحاظ ہیں (صحت پر گزند کئے جانے کے برابر نکل)

وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحىٰ ايكه قد خسرنا الدنيا والآخرة  
 لربنا ابو بكر في الوجهة عشر في الوجهة عثمان في الوجهة ميرا حسن بن علي في ايكه قد خسرنا  
 بهمان بصبك البهوا احسان آئے گا خیال کرنا ايكه قد خسرنا میری خلافت کی گھٹیا کاری  
 کے حسان ہیں دے دیجو کہ صلی کو نہ چھوڑنا (میرا خلافت حسان بن علی نے دیا وہ چھوڑ کچھ میں آ رہا  
 ہوں میدان میں۔

خدا آپ کو سلامت رکھے حضور انور ایکہ قد خسرنا میرا اپنا کھڑے تھے یہاں لے گا آج دنیا  
 کئی ہے کہ طارود بن شداد نے نبی کی محبت سے خالی ہیں۔ میں کہتا ہوں میرا نبی ان کا محبوب ہے مگر وہ  
 ہے نہیں ہے انہیں ہے مگر نہیں ہیں۔ پہلی ہے ہاتھیں ہے کہ صلی کی محبت سے ہر خلی  
 نہیں۔ نبی کی محبت سے انسان دیکھتا خالی نہیں ہے میں آسان خالی نہیں۔ میری محبت سے خدا عظیم  
 دے خلی نہیں۔ آپ دو عشق کو جانتے ہیں تو دیکھیں جو کے آ جانتے ہیں وہ۔ مگر گاہی کے عشق میں  
 رہا ہے۔ مگر آپ ہجروں سے گزرتے ہیں کہتے ہیں رسولی عبد اللہ کو دالے وہ نہیں جانتے۔ جو  
 پہلے ہجرا کی دہانہ جانتے ہیں میرے دین پورے کھلیوں کی پوری صلی دیکھ رہی ہے۔ پانچ ہجروں  
 وہ میرے دین پورے دینے کی طرف ایک دھان رہی ہے۔

ہم آج ہر دین کے ساتھ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ہمارا رسول  
 ہے نبی کی ہے خلیاں اور نہیں۔ دعا کرو کہ ہمیں دینے والا دے دھانہ (آمین) اس لئے بھائی  
 نہ لیں یہ کیسے عاشق ہیں؟ عاشق وہ دیتا ہے جو نبی کے درپے جاتے یہ ایسے عاشق ہیں کہ نبی کو  
 دے دے جاتے ہیں کہتے ہیں میرا ہزار خرچ کون کرے تو آج (آگیا راج دال)

اگے دن تقریر میں وہ دے فرما رہے تھے پان دالے فرما رہے تھے کہ اس ہم یہاں ہیں نبی  
 تمہارے کچھ ہے جس ہم نہیں دیکھ رہے ہیں وہ دیکھ رہے کہ میں پانچ پر گاہیاں دے رہا ہوں دعا کرو  
 کہ میں ہاتھ نکلتے۔ میں نے حضرت جلال کو دیکھا کہ عاشق ہے جوش چھڑ کر نبی کے درپے آیا  
 اور وہ دیکھ چھڑ کر صلی کے درپے آیا۔ حضرت سلطان فارس سے تلاش کرتا بکا دین کھانا نبی کے

ہو پر آیا۔ صلیب دہم سے نکل کر صلیب کے در پر آیا۔ اصحاب پہاڑ ایک سو چاروں کے چھوڑ کر باہر نکلے ہوئے  
آئے۔ اللہ کی قسم! ہر روز غصہ ہی نکل کر صلیب کے در پر آیا۔ میں نے دیکھا ہر نکلے آئیں سے ہر کرنی  
کے در پر آیا تو ان لوگوں کی طرف سے نکل کر گھر کے در پر آیا۔ ہر بڑا فرشتہ ہی کے در پر آیا۔

خداوند فرماتے ہیں: **عن حج البیت وسم ہرولہی** یعنی اگر کسی اور میری زیارت نہ کرے  
یہ اللہ ہے، کیونکہ ہم نے فرمایا: **عن شاء ان یعوت بالعینۃ البیت** جس کا کسی کو چاہتا ہے وہ میرے  
میں آتا ہے جس کو چاہتا ہے کہ اس کو خدا کرے۔ آپ نے فرمایا: **عن فلن منہی فہو جنوی**  
لا ہونہ بلانہ، جو دینے میں دین ہوگا تو مستحکم میرا ہے نہ کیا۔

آپ نے فرمایا: **صلو لنا فی مسجدی** ہمارے دو مسجدیں **عسین الف وفی** روایت الف من  
فلاحت لیسا سواہ جو میری مسجد میں ایک نماز پڑھے یا اس بڑا نماز کا شراپ ہے۔ وہ ساری دنیا ہی  
کے در پر اور نہی لایا ہوا گیا ہے۔ اللہ خیال ہے کہ اگر کچھ تو ہیں ہے کہ نہی آیا اور دنیا کھلے ہوئے ہیں، نہی  
آیا اور چنگوں میں نہی لایا ہے۔ نہی آیا اور شراپ ہی رہے ہیں۔ سنگین کا وہاں نکلے گا ہے دنیا ہی  
میں ہی کی بنا کہ اللہ ہمیں ہے نہی سے چائے میں تو ان دو آسمانوں پر تو ان سوں میں چائے آپ  
کو عاشق رسول ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں کہتے ہیں وہ سنے کے کچھ چارے ہیں۔ ہندے کا فریہ۔  
امام کا فر ہے کیا؟ (خود پڑھو) کہ اللہ دینے کی گئیوں سے چارہ فرماتے (آمین)

ہم نے تو ان بزرگوں کو دیکھا کہ وہی صلیب صاحب فرماتے ہیں۔ قاری صلیب صاحب سے گیا  
ملاقات کی سوا نہی کی گئی زیارت کی۔ اور سات دن ان کی جوتی سیدھی کی۔ قاری صلیب صاحب  
فرماتے ہیں کہ سوا نہی دینے میں یوں چلتے تھے جس طرح سڑکی ہو یا بڑھا ہو چکا ہو۔ میں نے کہا  
حضرت آپ یوں نہیں چلتے ہیں بلکہ خود سیدھا ہے ابھی خامی صحت ہے فرمایا: صلیب و سات کی گئی  
چارہ سات گئی ہے نہی سے قدم نہی چائے آپ سے چارہ ہوں۔

سوا نہی وہاں ہر روز دینے کو دینے چماتے تھے کہ وہ کوئی نہیں رات کو دینے کی گئی  
کے چنگے اٹھاتے صاف کر کے کھاتے۔ (سلمان اللہ) فرمایا مجھے دینے کے پرانے دور میں ہوئی رہتی  
میں اللہ نہیں آتا تھا صلیب کی گئی کے چنگوں میں آتا ہے۔ کام ہم نے کیا عاشق نہیں گئے۔ کیا وہ  
اللہ اللہ عاشق نہیں، بلکہ کچھ ہے ہر لاکھ کات وہی کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ اگرچہ لکھ گلا

ہر گز اطمینان نہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے کی عشق کھنڈل سے نہیں نکل سکتا۔

وہ بڑا درد مند شخص ہے جس کی یاد میں عاشق تم ہو۔ وہ ابھی وہاں تک مدینہ میں ڈیرہ کھاتا رہا ہے حضرت مولانا مہدی کے فرزند صاحبِ عقد و رسالہ رہے۔ مولانا بددعا عالم تیرہ سال رہے اور والد اور والدہ بھائی کی اس سال رہے، ابھی مولانا ذکر کیا۔ میں دوائے دوا کیا انہوں نے بتایا کہ ذکر کیا نے لکھا ہے کہ گنبد حضرت کی یہاں کی عداوت نہیں ہوتی۔

میں تو یہ کہہ کر آیا ہوں کہ میرا جنازہ مسجد نبوی سے اٹھے گا جنت البقیع میں ذکر کیا کی قربت: (المدونہ مولانا کی قبر وہاں میں تھی ہے۔ عرب)

اسی انتظار میں محبوب کے دروازے پر بیٹھا ہوں (سبحان اللہ) عاشق تم پہنچے ہو تم تو پہنچے پھرے ہو میں نے دیکھا ہے تمہیں اور پھر کہتے ہیں سواوا اعظم میں تو حیران ہوں سواوا اعظم کیسے ہو تم وہاں تم نہ رہیں چہ تھے۔ ہم لہذا چہ تھے ہیں آپ استیفاء کرتے رہتے ہیں سواوا اعظم وہی ہیں اب کونہی میں لہذا چہ تھے ہیں۔

میں نے مسجد حرام میں میں میں لاکھ رکھے۔ میں میں منزل سواوا اعظم وہی تھے۔ جب ماہِ حرم یہاں آئے تھے تو یہ دیکھ کر ان کے پیچھے لہذا چہ تھے۔ مگر کراچی میں چہ لاکھ تھے اور عمان میں وہی لاکھ تھے۔ سواوا اعظم کا قوس چہ چہ دوائے دوا میں تم نے میں لاکھ طرح کیا۔ ذہن لاکھ بھی بیعت ہوئے (ماہِ حرم) کہ یہ جتنی پارٹی نے رائے دوا کے دوا کے محتاجے میں وہی علاقہ میں ایک اجتماع : دیکھا جس میں گاڑیں منت کھانا منت رہا کھ منت۔ مگر اس کے باوجود وہی چہ دوائے دوا کام : رہے کہ کھ کام یہ وہی ترقی کرتا ہے جس میں اغلاص ہو۔ (عرب) یہاں میں لاکھ اخیر استیفاء : کے اخیر رہے ہوئی وہی کے حج ہو گئے۔ جنگل میں یہاں نہ پانی کھ تھا نہ کچھ تھا اور سب کے چہ دوائے دوا جسے۔ خدا کی قسم میں مسکون ہوتا تھا کہ وہی دوائے دوا کو مٹانے آئے ہیں اور میں بھی گیا تھا جس دن : لگا دوائے دوا۔

اور میں عرب کے حج میں بھی گیا تھا سرنگوں کے آدی وہاں بیٹھے تھے۔ الجزائر کے کھ کھ کھ کہنے لگے۔ ہار فین باریک اللہ حبیب اللہ عطاک اللہ جبراک اللہ نحن فر کھا طوطی : فر کھا واللہ کھا اللہ اللہ نحن دھا فی سبیل اللہ لیلہ و نهاراً۔

ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ ہماری موت آنے کی توقع نہ کریں۔ تم ماضی ہو، میرا حال میں گالی  
نہیں دیتا۔ میں اس نامہ ان کاہوں جہاں میں نے گالی نہیں بھیجی میں نے دعا مانگی تھی چھوٹا کرنا ہوں  
خدا جانتا، ملاحظہ فرمائیے (آمین) گالی میں نے کافی سنی۔ اور میں میں نے سنی کاغذ لیں، کچھ کی تھی۔  
ملائہ ماضی کاہوں کے اے کے ذہن پر ہے تھے۔ پورا تاک تھا۔ میں کہتا ہوں گالی دینا اہل باب کا  
طریقہ ہے گالیاں کھا کر دعا کرنا میرے محبوب کی سنت ہے۔ حضورؐ سے کسی نے ایک دفعہ کہا دائم  
تو میرا بیٹا سکر پڑا ایک صحابی نے جوش میں آکر کہا اے اے لوے کیا کیا آپ نے فرمایا یہاں جوش  
نہیں۔ عاشق جوش قلب، سب ملنے ملنا محمدؐ میرے یہاں عرض ہو گئے یہ تو تم کہ گالیاں  
دے رہا ہے۔ میرا نام ہے (الحاکم) بی فرماتے ہیں۔

سبب المسلم سوق وقلعہ کفر کی فرمائے ہیں: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کسی کو تکلیف پہنچانے والا مسلمان نہیں ہے۔ کورد مسلمان (نہیں ہے) کلمہ نہیں مسلمان ہائے (آمین)۔

ہم نے تو ان دوستوں کو پہنچا دیا کہ میں دوسرے کا کوئی فرد و خادم میرے ساتھ اپنا شیخ الشیخ  
والہوٹ لے آئی دو گئے دو حدیث سنائے یا دو گئے میں حدیث سناؤں گا ذرا اچھے سے حدیث کہہ  
سیرت کے کسی موضوع پر میرے ساتھ تحریر کر لیں۔ دوسرے نہیں چاہتے ہوں گا۔ اپنا دعا کا قرآن رکھا  
مصلیٰ کا فرمان ہے کہ گال کو گوج میں آتی نہیں دعا کروا میں حدیث سنتے۔ بہر حال میں کہانے کہ  
ہوں کہ خدا ہوا حدیث سنائے۔ (آمین)

ماننے ہوتا ہے یہ بھی ایک دلائل ہے۔

مکراۃ کا فاضل ہے ہم نے کس سیدہ کی کوٹھی منہ لایا ہے۔ دلی بند نے دارا سلطون کو ہوا تو کم از کم اسی ہزار عالم تیار ہوئے۔ دلی بند کا ایک فرد ایک دلی بند کا بیٹا۔ فرار علی اس الخا۔ میں ہزار بیعتیں کو بکایا آج لوٹے گلوں میں اس کی تخلیق کا پیغام بھی چکا ہے۔ اللہ کے بندے تم ہم سے مخاطب کرو۔ میں نگہ نہیں۔ میں کہتا ہوں ہمیں ایک مطاۃ اللہ شاہ دکھاؤ جس نے نو سال قبل میں گزارے ہوں۔ مجھے ایک اور شاہ دکھاؤ جن کو ساری حدیث چھٹی چھٹی یاد ہو۔

میرے ساتھ گلو۔ مجھے ایک حسین احمد دینی دکھاؤ۔ چالیس ہزار جس کے شاگرد۔ چالیس ہزار مطا کو جس نے دستار بندی کر دئی ہو۔ مزید رقم عاشق رسول ہوا کی ہم ہیں دلی ہم ہیں اندام اللہ ہمارے کی حسین احمد دینی۔

کہتے تعلق ہمارا ہے دینے سے بھی تعلق ہمارا ہے۔ تم تو ان کو بھی پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہو مجھے تو کچھ میں نہیں آتی۔ کہتے ہو دینے کے بندے دیکھتے نہیں ہیں حکومت بھی کا لڑے۔ ہمیں دینے کی نہیں کے کتوں کے پاؤں کی ٹلی سے بھی حقیقت ہے۔ میں نے یہ دینے میں بھی تقریر کی تھی۔ سہو نہی شہر اربا کمرے تھے۔ یہ حدیث میں نے چھیٹی تھی۔

حضورؐ نے فرمایا: *واللہ فی نفسی یوشعہ ان فی عباد المعینۃ شفاء من کل داء* آپؐ نے فرمایا مجھے رب ذوالجلال کی قسم ہے۔ لو کہ دینے کی حوصل میں بھی اللہ نے شفا رکھی ہے۔ یہ حدیث ہے۔ *واقولنا میں ہے قاضی یا شامی ہے آثار الدین میں ہے۔ اللہ اللہ برام اللہ گنگ ہے میں دروغاتی کا شاگرد ہوں۔ جب سولانا دروغاتی حدیث شائے وہاں آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے۔ ایک مصری نے کہا: *ہا اعل المعینۃ ان کتسم عاز الہم ابو ہریرہ فہذا ابو ہریرہ ابو ہریرہ* سنتے تھے یہ کچھ اس کا خادم بیٹھا ہے اس کی بولی میں۔ ابو ہریرہ جس طرح آنکھیں بند کر کے حدیث پڑھتا تھا یہ بھی پڑھ رہا ہے۔ اب یقین ہوتا ہے کہ ابو ہریرہ کے تمام آج بھی زندہ ہیں۔ لغزو عجیب تھا کبر۔ مطا دلی بند زکوہ بار۔*

حضرت عثمانؓ سب کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مجھے حضرت عثمانؓ پر کچھ مونی دینے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ میں اپنا صواب سے محبت مطا لرائے (آمین)

لوگوں نے سمجھا کہ صرف حضرت حسین شہید ہیں، حضرت عثمان بھی شہید ہے۔ اگر یہ نام جاننا تھا تو اس نام کا نام میں دیا جاتا ہے۔ بغیر کسی شریعت میں ممبر ہے۔ حضرت آدم سے لی لی حامد اہل تو ممبر فرمایا۔ چلے آئے خطیر کے سامنے لی لی خدیج کا جنازہ مبارک اٹھالی لی نبی کا اٹھالی لی لی ہم کھڑے حضرت عزت کے کیا رہا کھڑے ہوئی حضور کی گردن مبارک پہ پڑھاری ڈال لی گئی، اٹھالی مبارک شہید کے گئے۔ یہ مہمان رہا سزا کیا کیا، پھر سامنے گئے۔ خطیر کے سامنے یہ صحت پر صحت شہید ہوئے۔ اہل میں سزا مبارک شہید ہوئے حضور نے ممبر کیا۔

نبی کی گردن میں پھر اہل اہم فوت ہو کر آقا نے ممبر کیا۔ آقا دنیا سے روانہ ہوئے تو اہل بیت و صاحب نے (ممبر کیا) حضرت علی شہید ہوئے تو بچوں نے (ممبر کیا) قول رخصت ہوئی تو اولاد نے (ممبر کیا) حسن رخصت ہوئے تو حسین پاک نے (ممبر کیا) صفوا کبریا کا نام شہید ہوئے کریم میں تو حسین نے (ممبر کیا) خود حسین شہید ہوئے تو اہل بیت نے (ممبر کیا) حسین میرا ہے اس پر میں اسے دلائی دے سکنا ہوں و اسعد بہ العسر و العسوة اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کی توفیق بخشے (آمین) میں کہتا ہوں حضرت عثمان بھی شہید ہیں۔ حضرت حسین بھی شہید ہیں۔ مگر فرق ہے حضرت حسین نبی پاک کا نواسہ ہے۔ عثمان خطیر پاک کا والد ہے۔ حضرت حسین تو جو ان سے بچا ہی سال کی مرے۔ یہ طای یا اسی سال کے بڑے ہیں، حضرت حسین کا تین دن پانی بند ہوا، عثمان کا چالیس دن پانی بند ہوا۔

حضرت حسین نبی نازی مبارک نہیں بکڑی گئی۔ اس کی دلائی کا کچھ تو پا گیا اس کے گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے گھر کی بے عزتی کی گئی۔ حسین کی گھر والی کو کچھ نہیں کیا گیا۔ یہاں حضرت عثمان نبی ایسی اٹھالیں کالی نہیں دے پڑا تھا کیا۔

حضرت حسین کا صرف تین دن پانی بند ہوا۔ یہاں کہا کہ پانی مسجد میں آنا سب بند کر دیا گیا۔ وہ خواہ پڑا و مظلوم ہے حسین نبی لاش مبارک کو کچھ نہیں کیا گیا۔ مختلف روائتیں ہیں۔ یہاں ان کے دھرم مبارک پر پھر مارے گئے جنازہ تک نہ ملے نہیں دیا گیا۔ حسین کا خون گرا تو کریم کی سلی ہے۔ کریم کی رخصت ہے۔ عثمان کا خون چکا ہے تو قرآن کے دونوں پر۔ (سبحان اللہ)

حضرت حسین نبی شہادت کی گواہی کریم کا سیدان دے گا۔ حضرت عثمان نبی گواہی اٹھاتا قرآن





اصلاح ہوگی تحقیق ہوگی تخلیق ہوگی، تجلیغ نہیں ہوگی۔ لہذا اللہ میں جھوٹ تو نہیں کہہ رہا اس سے پہلے بھی کہیں میں ایک صاحب کمر سے ملے سولہ افراد میں سیال ٹریفک والے ٹریفک مراعات کیے گئے تھے لیکن والو انس نے اس دور میں مصطفیٰ نہیں دیکھا یہ عمر بیٹھے جی ان کا چہرہ دیکھ لو۔ یہ تو ہیں نہیں؟ (تو ہیں ہے)

دعا کرتا ہوں تو چین کرنے سے بچا لے آئیں مزید وہ اہم نے غلطیوں است استعمال کیے:

نریہ ہامنا ہستی عمر مصطفیٰ ہستی چھا کوئم چھا ہستی مند ہستی خدا ہستی کہتے ہیں:

عمرش پر مستوی تھا خدا ہو کر دے میں اتر چھا مصطفیٰ ہو کر

دور و سلام است بے انجا کہ ظاہر بظہر یاد ہاں خدا

شریعت کا اور ہے اگر نہ صاف کہہ دیتا کہ صیب خدا خود خدا ہی کے آیا

یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔ آپ اپنے عقیدے کو سنبھالیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا خدا ہے

عمر مصطفیٰ ہے۔ وہ ذوالجلال ہے یا مہکالال ہے۔ وہ رب ہے یا شاہ عرب ہے۔ وہ خالق ہے یا مخلوق

ہے۔ وہ مالک ہے یا مملوک ہے۔ یہ طاہر ہے وہ متعبد ہے۔ یہ ساجد ہے وہ مجبور ہے خالق کو جتنا گناہ

مخلوق نہیں ہی سکتا۔ مخلوق کو جتنا بڑا عاذا وہ خالق نہیں ہی سکتا (بے شک)

وہ علی ہے یا نبی ہے۔ اس کی مہادت ہے ان کی احاطت ہے اس کی حقیقت ہے ان کی است

ہے۔ ان کی شہادت ہے اس کی مغفرت ہے۔ اس کی ربوبیت ہے ان کی کرمات ہے۔ ربوبیت کے

نقشے پے جا کوئی نہیں سکتا۔ نبوت کے تحت پر قیامت تک آ کوئی نہیں سکتا (بے شک) ہمارا عقیدہ یہ ہے

ہمارا عقیدہ کیا اسلام بھی کہتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ سارا کفر اکٹھا ہو مسلمان کا شان زیادہ ہے۔ لوگوں کو

سمجھاؤ قوم بے چاری کو کہا گیا ہے کہ خالق و رسول ہم ہیں مالک کہتے ہیں شاہد بھی ہے۔ دعا کہ عطا فرمائی

قوم کو شعور عطا فرمائے۔ (آمین)

سنو عقیدہ سنو سارا کفر اکٹھا ہو۔ مسلمان کا شان زیادہ ہے۔ مسلمانوں میں سوس سوسوں میں

اولیٰ۔ ہم سب جا کر کہہ سکتے ہیں ہمارے اولیاء وہ ہیں جن کی قبر کی مٹی سے بھی خوشبو آتی ہے ہمارے ولی وہ

ہیں جن سے بھی توبہ بھی بخشا نہیں۔ اولیٰ۔ ہمارے ولی وہ ہیں کہ اذیت کو کہہ دے میں وہ نہیں گے۔ ان کو

قرآن کلاما ہے ابھی انکار سے حضرت دین چوری (مولانا عبدالہادی صاحب) ارخصت ہوئے میں  
مہر میں باضو کھڑا ہوں۔ سیرہ دن انہوں نے دہلی نہیں کھائی۔ چلی نہیں چلا۔ مگر روزہ تھا نہیں  
ہوا۔ چار تھے ڈاکٹر کو کہا عبدالہادی کو موت تو آجائے گی مگر روزہ ضرور رکھوں گا خدا کی قسم اسے ضعیف  
ہو گئے کہ ہاتھ نہیں اٹھتے تھے۔ نظام کو کہا کہ بھائی قرآن کو مٹاتے رکھو دے تم اٹھتے جاؤ حکومت میں  
کہا رہوں گا۔ ہم نے یوں دہلی دیکھے ہیں ہم اس کو دہلی نہیں مانتے کہ دہلی کھانے کے بعد کہا حضرت  
نماز پڑھو جو اب رہتا ہے کہ نماز پڑھتے ہیں۔

یہ ہلاک ہے۔ بے باک ہے خطرناک ہے۔ ہم اس کو دہلی نہیں مانتے ایک ہاتھ میں کتا  
دوسرے میں حق والہی چٹ اور موٹھوں کا پاؤ پکایہ دہلی نہیں ہے۔ دعا کہہ خدا تمہیں اولیاء سے  
یار مٹا کر مائے (آمین) اولیاء کی توہین تم کرتے ہو۔ ناراض نہ ہو تم جا کر اولیاء کے حریمات پر  
چلے کرتے ہو۔ خود تم لے جاتے ہو۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لعن اللہ القرواوات القزو یہ حدیث  
نہیں؟ (حدیث ہے)

آپ نے فرمایا ان لوگوں پر لعنت ہے جو قبرستان میں جاتی ہیں آپ نے فرمایا تو لا یسجدتم  
اس ہلاکت و رکوع جو قبر ہلاکت رکھتا ہے یوں کہے کہ جہنم کے انکار سے پرہیزا ہے۔ آپ نے  
فرمایا لا یسجد السج قبر پر نہ پڑنا اگر اس کے مثل اٹھے ہیں تو خدا کی قبر کا اندر سے دشمن  
کہے گا۔ قبر اعد سے نکلی ہے اس بات سے قطعاً میں کہہ پاؤں میں دہلی پر بارہا تھا تو موشاہ  
کا ایک قبر پر میلہ ہوا تھا تو وہاں لوگ جمع تھے خدا کی قسم میں نے دیکھا ایک بڑا شہساز میں نے کہا کیا  
ہے؟ کہنے لگا دہلی کی سرک ہے۔ اور میں کپڑے اتار کر لگی اور کھولا بھولتی ہیں اور لوگ پیسے دیتے  
ہیں۔ یہ دہلی کے حریم پر میں نے کہا یہ کتے کیوں زیادہ بھونک رہے ہیں۔ کہنے لگا تازہ سوراخ ہے گل  
آج سوراخ کتے کی فرائی ہوگی۔ دہلی کے حریم پر میں نے کہا یہ شامیائے کیا ہیں؟ کہنے لگے یہ  
خیر پور میری کی گھریاں آئی ہوئی ہیں۔ میں نے دہلی کی گھری زنا کر دہلی ہے۔ یہ دہلی کے حریم پر یہ  
بھٹی شہ کے سینے پر اٹھان ہوتا ہے اور کتنی بھی ہوگی۔ اونٹوں کا جناح بھی ہوگا۔ گھریاں کا بھرا بھی  
ہوگا تو دہلی کو اب ملتا ہے اور سوراخ اہل جائے گا؟ (نہیں) کیوں نہیں توہین کرتے۔ کیوں یہ دہلیوں  
کے حریموں پر تم نے ناشائستہ رکھا ہے۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا اللہم لا تجعل قبری عبدی یا احد  
قیامت تک کے حریم پر میلہ نہ لگائے۔ یہ آقا کی دعا ہے۔ توہین تم کرو ہے وہ ہم باخبر ہوتے ہیں۔ میں

حضرت علیؓ عہدِ نبویؐ کے حوالہ پر کیا، اسی طرح قرآن مجید میں بھی حضرت خدائے  
 کے حوالہ پر کیا میں تمام فرقہ کے حوالہ پر کیا اسی طرح نبیؐ نے فرمایا حوالہ پر ہوا تو جنتی اللہ کے  
 ہوا۔ منکر کے ہوا، کھوتہ کھوتہ قرآن پڑھ کے کھوتہ قرآن پڑھتے ہیں تم وہاں تو انبیاء، مہمندان  
 دیں گے تو کون دیں گے قرآن پڑھو؟ جس کے اپنے بچے قیم ہیں، بچہ دوسرے کا جس  
 کی اپنی لڑکی ہوتی ہے وہ تیرا گراں کرے گا جس کا خود اپنا درخت قیم ہے، بچہ دوسرے کا، درخت  
 کھنکھائی کر رہا ہے، بچہ دوسرے کیسے دے گا اس سے زندگی، مگر خود یا کو زندگی موت دیتا ہے اور خود  
 زندہ ہے۔ (بے شک) غرور و تکبر (الذاکبر)۔

تم لوگو! کی تو چون کر رہے ہو۔ مگر اللہ ہمیں لوگو! کا ادب نصیب فرمائے ہم ادب سے  
 جاتے ہیں یہ جا کر کہتے ہیں کہ لے لگوتے دے دے ہر سو اک۔ جتنا کون دیتا ہے؟ (اللہ) اب بھی وہی  
 دیتا ہے بار بار نہ کر گیا ہے؟ (اب بھی دیتا ہے) میں نے تو اگلے دن پہنچ گیا۔ میں نے کہا یہ سب افسکی  
 مخلوق ہے کوئی کسی ولی نے کسی نبیؐ نے پیدا کیا ہے تو دیکھا؟ کوئی نبیؐ نہ تھا، کیونکہ اللہ فرماتے ہیں *عَلَّمْ*  
*مَنْ عَلَّمَهُ بِعِلْمِهِ* میرے ہوا کوئی خالق ہے؟ خاتمِ پیمبر ہے *عَلَّمْ مَنْ عَلَّمَهُ بِعِلْمِهِ* اللہ  
 اللہ یہ ساری مخلوق کسی ہے (اللہ کی) اللہ کون دیتا ہے؟ (اللہ) کسی کو کچھ دے کر کسی کی لڑکی  
 کے پیٹ کے غار کو کچھ دے کر کسی کی لڑکی کے پیٹ کو دیکھے؟ (انہیں) ابھی بھی پتہ نہ کرے۔ کسی غیرِ مروت کے چہرے کو  
 نہیں دیکھ سکتا تو کھنکھائیے یا سکتا ہے۔ پاس کی قدرت ہے کہ تم ان مہمندان میں کھنکھاتا ہے *هَوَ*  
*الَّذِي يَصُورُكُمْ* لی الا رحمکم تم لے لوگوں کا عقیدہ خراب کر رہا ہے۔

دیکھو بھائی میں کمالی نہیں دیتا۔ میں فقیر آدمی ہوں اللہ چاہتے تھے (آمین) اللہ کی قسم اسی  
 بات پر تقریر کروں گی کھنکھائیے چائیں اللہ ہمیں محبوب کے درجے لے جائے (آمین) اس سب میں نماز  
 پڑھو، سانس نمازوں کا ثواب حاصل کر سب سے پہلے پانچ سونہاروں کا۔ محبوب کی مسجد میں نماز پڑھو تو پچاس  
 ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔ کیونکہ وہ مسجد نبویؐ ہے نبیؐ نے فرمایا میرے دینے میں وہ حال نہیں آئے  
 گا۔ میرے دینے میں تھا نہیں آئے گا۔ میرے دینے میں ہزار نہیں آئے گا۔ میرے دینے میں  
 خدا کا ثواب نہیں آئے گا۔ جہاں میرا زیرو ہے گا قیامت تک رحمت کا امیر رہے گا۔ (سمعان  
 اللہ) ہوا کر اللہ ہمیں دینے کی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین) بہر حال آپ سوچیں عقیدے غلط نہ  
 پہنچیں۔ اللہ ہمیں عقیدہ دیگا دے۔ (آمین) پہلا بچہ گا یا دے؟ (یاد ہے) اس آپ کو موصوع ملے



میں پاک دینے میں آئے تو نبی کے پار کھتے ہیں کہ دینے کی دہلیز میں بھی روشن ہو گئیں۔ نبی پاک دینے آئے تو دنیا کو پتہ چلا۔ چھوٹی بچیوں کو پتہ چلا۔ یہاں میں ہاتھ مار گئے ہو۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں ہمارے ہی ہیں کتنی ہیں۔ جسوں جو لوگوں میں سے نجان پابندِ سعادت من جلدی ہم نے ہمارے قبیح کی لالچیاں ہیں۔ ہمارے دہلیز کے گھسے گھسے ہیں ہمارے کو (سبحان اللہ) نبی آقا تو ایک یہودی نے کہا اوسلو توں آؤ جس کا انتظار تھا وہ دہلیز آگئے ہیں غور و غبر اللہ اکبر چار فتم بہت زندہ دار۔ میں پڑا سے پڑھتا ہوں حضور کی عدلی مرلی ہیں یا پاکستانی لاہوری ہیں؟ (کی دلی مرلی ہیں)

عبدالغفور ایک ہی دلیل دے کے بار بار ہے کوئی تو دے میں کہتا ہوں جو ہر جگہ اس کی سبھ ہر جگہ ہے جو ایک جگہ ہے اس کا روضہ بھی ایک ہی جگہ ہے۔ (گج ہے) اس میں سبھی سبھی ہیں۔ پانچ سو کروڑ چھوٹی بڑی (۱۹۷۸ء کی بات ہے) اس میں پانچ سو کروڑ کی دہلیز تھے ہیں (ایک) کوئی ہے یہاں روضہ (انہیں) کا کر کوئی سو تھیں اور سونے کا روضہ ہائے تو نبی بی حائل کے اس ہجر کے پست دالے لہرے کا تاج کر سکا ہے (انہیں) کو لاہوری سوچو R ہر جگہ اس کا گھر ہر جگہ ہے جو ایک جگہ ہے قیامت تک اس کا روضہ ایک رہے گا۔ کجے ہو یا نہیں (کجے ہیں)

یہ وہ صوفی ہے جس کا روضہ تقریر کرتے رہتے ہیں کی نہیں آتا جب جلد فتم ہوتا ہے یا نبی کیا ہوا نبی آگیا پچھا کہاں ہیں کہ چاہا کیا میں نہیں گستاخی ہو جانے کی دعا کرو اللہ سب کو گستاخی سے بچائے (آمین) عبدالغفور کا مقصد یہ ہے کہ نبی کو حاضر کرنا بھی تو ہیں ہے حاضر تو کر رہا ہے۔ حاضر مقام ہوتا ہے۔ حاضر شاگرد ہوتا ہے۔ حاضری عدالت میں۔ میں حاضری دیتے بار بار ہوں۔ شرم نہیں آتی کہ نبی میرے در پہ حاضر ہو۔

عبدالغفور آئے سوا کا تحریف لائی گئے کا بند۔ سوا کا ہے تو قدم رکھا لہذا ہے میں ملکاں تحریف لا رہے ہیں اور نبی آئے تو حاضر ہوا ہے۔ ہو کر ہے لہذا کیا ہے۔ دعا کرو اللہ اہم سب کو نبی کے در پہ حاضر کرے (آمین)

حضور فرماتے ہیں من صبر علی لا ینالہا وسعدتھا لہ الجنة سنوہ بیت میں نے دینے میں دو سو نہیں یاد کی ہیں۔ آپ نے فرمایا خود دینے کی ہر تکلیف برداشت کر کے میرے شجر کا



ہیں۔ سادہ میں چاہئے۔ (آمین)

مولاؑ فرمائی کہتے ہیں کہ اگر تم ہفت چار چیزیں دیکھو۔ ایسا اللہ کو بخویا دے۔ رسول اللہ کو دیکھو یا کام اللہ کو بخویا اہل اللہ کو دیکھو (عظا کبر) یا اگر اللہ تمہیں ملا لگا دے انھارے سے چھائے (آمین) فرمایا راستے میں چلو تو نیچے کام کرو۔ نگاہ نیچے۔ ایسی آنکھ بند نہ کرو کہ کسی سے ایک پیلہ نہ ہو جائے۔ پھر ہسپتال میں داخل ہو جاؤ مطلب یہ ہے کہ نگاہ کی حفاظت کرو۔ باطنی و صریح النظر النظر میرا اہل ایک نگاہ دیکھو تو خیر۔ غور سے کسی کی لڑکی کو دیکھو تو آنکھ پکڑی جائے گی۔ فرمایا اللہ کی حفاظت کرو۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ میں پچھتے تھے جس طرح کوئی چیز گم ہے اور تمہ کریم تلاش کرو ہے ہیں۔ نبی کریمؐ میں پچھتے تھے جس طرح پیاز سے اترو رہے ہیں۔ اترو تو انسانیں جھک کر اترتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب کس نے ہوا تو آپؐ کو فتنی رہتے تو آپؐ کا سر مبارک ہاتھیں سے لگایا جاتا تھے جوئے کسی نے کہا حضرت ایسا کیوں فرمایا عالم ہو کر داخل نہیں ہو سکتا خدا کا بندہ ہو کر داخل ہو سکتا ہے۔

میں آپؐ کو دین کی باتیں سمجھا رہا ہوں۔ میری تقریر میں لڑائی نہیں ہوگی۔ فرمایا راستے میں کوزا ہو کر کٹ ہو کر کٹی ہو۔ سخت ہو چکر ہو۔ ہفت اسم ساری گندگی کوزا کر کٹ گی میں ڈالتے ہیں۔ بچوں کو کہتے ہیں ہوا گلی میں پاخانہ کراؤ۔ یہاں نہیں چاہئے فرمایا کوزا کر کٹ جاتے ہیں۔ جو بھی ملے واقف ہو نہ ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کوہ آج کل تو لوگ جواب ہی نہیں دیتے۔ خدا ہر گھر میں رسول اللہؐ کی سنت کو زندہ کرنے کی قوت میں رکھا فرمائیے (آمین)

پیاز لیں۔ ہاتھ دوسرے؟ میں کسی تقریر نہیں چاہتا میں آ رہا ہوں حضرت عثمانؓ کو ان کے قدموں میں۔ پیاز بچے کا تو آپؐ نے قدم مارا تو پیاز پلٹا بند ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: پیاز انصاف علیک نہی و صدیق و شہید بن پیاز کیوں مل رہے ہو؟ تمہارا خدا کا نبی ہے۔ اسے حلقہ فرمایا۔ کبھی وقت ہوا تو لاہور میں کسی جگہ میں تقریر کر رہا کہ کئی کئی کو کہتے ہیں۔ نبی کا چہرہ دیکھو جنت کا گھر بنا ہے۔ ہر دیکھو یہ بڑے قورک ملتی ہے۔ نبیؐ نے تو اسے انوار کرنا ملتی ہیں۔ نبیؐ ہی ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں دیکھو نبیؐ کی کوئی بات نہیں سامنے۔ ہم نبیؐ کو خدا نہیں مانتے۔ نبیؐ کو آپؐ جیسا نہیں مانتے



جہاں پر جیسا نشان ملے مانگا وہی اسلام سے خارج۔ جو خدا کے وہی شرک۔ چونکہ وہ رب العالمین ہے یہ دستِ خدا نہیں ہے وہ وجود ہے یہ ماد ہے یہ ماد ہے وہ وجود ہے وہ ہوتا تو ہوتا ہے۔ جو نہ ہوتا تو جہاں نہ ہوتا۔ جہاں کیوں آباد ہے جو کچھ ہے ان کیوں بیجا ہے خدا نے کچھ ہے خالق اور مخلوق کے درمیان فی الواقع ہوتا ہے۔ نبی کی آگاہی ہے خدا کی کھینچا دالی۔ یہ ہوتا ہے تو ہوتا ہے دالی۔ اگلی ہوتی ہے چاند کو دنگوے کرنے دالی۔ نبی کا یہ ہوتا ہے آسمانوں پر سر کرنے والا۔ نبی کی ہوتی ہوتی ہے پرستشوں کی اہل بھی جاتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ کئی بلالہ فرق ہے بلالگوں نے پتہ نہیں لیا کہ کیا کہا۔ لوگ کہتے ہیں وہی ہوتا ہے نبی کو نہیں مانتے۔ ہم نے کہا ہم کا دینی کو نہیں مانتے مگر کفار کو دہال کو دھوئے کہ خود کا شتہ پودے کو نہیں مانتے۔ جو کہنے کو کہیے اور جنت سے بھی افضل مانتے ہیں۔ (بے شک) ہمارے یہ دوسرے عاشقِ رسول فرماتے ہیں۔ یہاں نبی تھا وہ پر جانے لگا ملک تھا وہ تو آپ تھا۔

ہم یوں نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں نبی وہاں ہوا سب حسان اللہ ہی اسری بعبدہ اللہ کا بندہ تھا۔ وہاں پہنچا غلطو حی الی عیدہ وہاں بھی تھا کا بندہ تھا۔ والہا ایاہ ایاہ شہد ان محمد اعبدہ ہذا نبی نہ ہوا رب ہاں والے نبی کو مہد مانتے تھے۔ رسول نہیں مانتے تھے کہتے مانتے ہاں رسول ہا کحل الطعنام و لیس فی الی الاسواق یہ کوئی رسول ہے وہی کہا تا ہے اور ہزار شہادت ہے۔ شرکین عرب مہد مانتے تھے اور رسول (نہیں مانتے تھے) ہمارے لاہوری دوست رسول مانتے ہیں مہد نہیں مانتے وہ فجر وہاں کے چاہنے والے یہ فجر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ اللہ ہمیں چاہت بخشنے (آمین) مہد بھی ہیں اور رسول بھی یہی عقیدہ ہے یا نہیں (جی ہے) عقیدہ میں فرق نہ ہو۔ فجر خدا کا بندہ ہے۔ ہمارا نبی ہے۔ رسول ہے۔ مطہر ہے محبوب ہے۔ سر تاج ہے۔ سب کچھ ہے خدا کا مہد ہے۔ یہ باجمہ باجمہ کے گزرا ہے۔ یہ مہد ہے۔ یہ درگاہ میں ہے یہ مہد ہے یہ مہد ہے میں درگاہ ہے یہ مہد ہے۔ یہ وہاں کہ سر نیچے طواف کر رہا ہے یہ مہد ہے۔ قیامت کے دن بھی حضور پاک مجھ کریں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھائیں گا جب تک میری امت کو بخش نہیں دے گا۔ حضور آتے ہیں اللہم انا عیدک وانا عیدک صلی میں میرا بندہ ہوں میرے بندے کا بیٹا ہوں۔

اللہ فرماتے ہیں: انکان السلس عجباً توچ کر وہ کچھ طبعی بات کر وہی شاید مرے

اور کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کے لئے فرمایا تھا ان الناس عجباً ان لو حینا الی وجہ علیہم۔ لوگوں کو اس بات پر حجب آ رہا ہے کہ میں نے ایک بندے پر حق نازل کیا ہے اور اس کو کسان کی اڑھن ملائی ہے۔ مفسرین قرآن علیہم السلام نے اس کا دوسرا۔ اگر میں تم کو فرشتے ہوتے تو رسول بھی فرشتوں میں سے ہوتا ہے اور رسول بھی بندہ ہے۔

اب لوگ یہ کہتے ہیں ان الصلوة والسلام علیکم یا رسول اللہ کتنا بھرت کہہ رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لفظ انسان میں اور نہ انسان بلکہ خدا ہے نہ انسان نہیں؟ اور خدا مطلب ہے یہ انسان نہیں؟ اس سے حق میں ہیچ انسان نہیں؟ لی فی حاشائے کتاب ہے خدا انسان نہیں؟ اور کہہ کر حشر میں اللہ انسان نہیں؟ حشر میں اللہ ہی اللہ ہے نہ انسان نہیں؟ قریش انسان خدا ہے یا غیر مخلوق؟ (انسان خدا ہے)

خبر کا خلاصہ یہ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن حاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فهر بن مالک بن انصاری کا ہے یا فرشتوں کا ہے؟ یہاں فکر طبعی بات کہتا ہے شاید غمراہی بھی ہو جائے۔

لوگ یہی ہیں کہ کہتے ہیں گو گو گو کہ یہی ہے کہ دشمن آ رہا ہے۔ وہ بڑا بد شیر تو مجھے پڑا ہے یہی ہے کہ دشمن میں۔ خدا تمہیں مہم سے کہے کہ یہاں خدا کا شکر اچھی کی تقریر بھی کہوں گا۔ قرآن میں آتا ہے انکم فیکم محبوب ہیں کامل ہو گیا۔ میں است بہت ہے یہاں سے یہ چاہتا ہوں۔ یہ آیت چاروں طرف کے سورج پر آخری آیت آخری ہے کہ میں یہاں ہو گیا ہوں وقت مبارک ہے کہ میں یہ حاضر و غایب علم الخیب کے بھڑے تھے؟ (نہیں) یہ تو الی شریف حق قبول پر قبول پر یہ تھے؟ (نہیں) اور قبول پر کا اچھا تھا؟ (نہیں) اس بارے میں میں کوئی کیا ہوں؟ (نہیں) یہ تو خدا؟ (نہیں) یہ تو خدا؟ (نہیں) اور میں یہاں ہو گیا۔ اگر میں یہاں ہو چکا ہے تو یہی نہیں کہ یہ تہا دی ہے کہ ہمارا گادین پرانوں میں یہاں ہو چکا ہے میرے حضرات جب یہ آیت آخری ہے جو کہ خدا میں ہے خدا میں ہاں میں ہاں کی۔ مغرب کی نحو کہتیں تھیں نحو میں کی اذان میں ہے جو مال نے دی ہے۔ وہ وہی ہے کہ جو نے سکھایا ہے۔ وہ میں یہاں ہے چاہا ہے پاس چاہا ہے۔ وہاں خدا چاہا ہے۔ اپنے کی تو فی حق اٹھنے (آمین)



نہیں ہماری امانتی تو وہ نہیں دلا۔ حضرت عظیم عزم کو پہلی دلا۔ ہاتھ میں قاذواں دھو کر تم کو  
کہہ دیا کہ تم اپنی امانت اسے نہ دے۔ یہ وہی ہے جسے یاد رکھنا ہے (آمین)

یہ نازل ہوا تھا جس انصاف کی سہاگ نہیں بھینچتا۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ میرے ملک کی خیر  
غراب ہو رہی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ٹیٹل جماعت بہت جگہ کی ہے تو دھنوں نے دیکھ دیے ہیں  
ایک جگہ ٹیٹل جماعت تھی ہے چک نمبر ۲۰ کہتے ہیں ہماری گھریں میں قرآن تھے ہم نے کہا قرآن  
ہیں۔ انہوں نے قرآن کو بھی باہر پھینک دیا۔ ٹیٹل میں پھینک دیا۔ ہم نے کہا تم لوگ نبی کے حکام ہیں  
کہا تک میں حیران نہ دالے۔ تو سستی نے کھڑے ہو کر چادر بچھادی۔ صحابہؓ نے کہا وہی تو ہیں  
جنہوں نے تمہیں کل تک حیران نہ دالے۔ فرمایا انہوں نے ہر اخیال نہیں کیا۔ تم لوگ کو جہان بگھاتے۔

یہ ہے آقا کا اخلاق۔ ادا ہو رہی ہیں کوار سے نہیں بچھا دی ہو گئے کے بارے بچھا ہے۔  
(بیک) اور نبی کی کہ اخلاق سے بچھا ہے۔ جو کھڑے ہو کر گالی دیتا ہے خدا کی قسم یہ رسول اللہ کی سنت  
نہیں کرتا۔ یہ بدعتی نبی کا نہیں نہیں۔ کمان عقیقہ القرآن سارا قرآن پھر کا اخلاق نکھاتا ہے۔ آج  
لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہیں نبی صاحب دلائل و براہین کرتا ہے میں میں نبی کی تو ہیں ہے۔ میں پر جہت میں  
کہ قرآن میں نبی کی تو ہیں ہے؟ (نہیں) خدا نبی کی تو ہیں کرتا ہے؟ لی لی کا کھڑا کر لی ہیں کمان عقیقہ  
القرآن سارا قرآن نبی کی میرت ہے۔

غور و غیور، خط اکبر کا ہوا فتح بیت مدینہ بادشاہی صواب مذکور ہوا میں جوں نہیں کی کوکلی  
سوال کوئی بات پہنچتی ہو تو فرمیدیں میں ہے ہمارے نہیں۔ دلا کہ خدا ہدایت بخشنے (آمین)  
یہ گنج چھوٹا سا ہے ہم نے ذکر کر لی کے اٹھا دیکھئے، دیکھے ہیں میں سال سے آپ کا خطاب  
ہوں۔ سب سے آپ کے قریب ہوں۔ میں بات فتح کرنے لگا یا نہ لگے۔ میرے محبوب نے تو ہم ہوا۔  
دیں پسلی خادم کا یہ عقیدہ ہے کہ خطبہ قرآن کا میں ہے۔ اٹھیں ہے۔ محبوب ہے۔ مراد ہے۔ خدمت  
کی طرف مشغوب ہے۔ انا میرا دل ہے کمال ہے۔ جو آسمان کا مال ہے اس کا ادا مال ہے۔ حال  
میں آنا کمال ہے۔ کہ پڑا بھی ہوگی بہت میں مست ہے۔ پڑا جاتا ہے تو نبی کریم جو تہم داتے ہیں  
پڑا ہے آواز آتی ہے کہ کمال دالے اور لڑ لڑ لڑ تھا میں آپ کو گرا نہیں چاہتا تھا۔ بھٹا آج خوش ہے نا  
مرد ہوں بہت سے گھر میں لگے ہر ہے۔ محبوب اغار ہے۔ ان پہاڑوں پر دست ہے۔ گھر  
پر جہان ہے کا اجنت ہے ان پہاڑوں پر مکان ہیں، لگے ہر ہے۔ یہ کہ گھر پر نبی آکر لڑا میں ہے۔ میری

زلی شان ہے۔

مہنگو تھوڑا سا ہے مگر میں آقا کی قریب و قریب کدوں کسی کے دل میں جنم  
 اور پھر پھر نہ ہو بدلتے ہے پھر سے بھی سخت ہے۔ جب یہاں میں لوگوں کی محبت ہے تو ہم میں  
 کہیں نہیں۔ دعا کہ اللہ میں حضور کا پاماشی مانے (آمین) تو آپ نے فرمایا یہ لاچپ کر لیا  
 علیک ہی وصلی و شہیدان اس حدیث میں بڑے سوتی ہیں میں آگے حضرت عثمان غنی سے  
 میں ہر جہاں لاچپ تک لے جاتا چاہتا ہوں مگر چھ سوتی لے لو۔

آپ نے فرمایا یہ لاچپ کر تھ پر ہی ہے ہر صدیق ہے۔ صدیق کون ہے؟ (ابوبکر صدیق)  
 آپ تو ابوری ہیں۔ آج ہم عثمان کو فرائض حقیقت پیش کر رہے ہیں اس مظلوم کی شہادت جان  
 کر رہے ہیں یہ بھی شہید ہے اور اس کی شہادت سب سے زیادہ دھاک بھی انسان بھی۔ تاکہ  
 بھی۔ سب سے اہل اور محب ہے تو آپ نے فرمایا یہ اذکیں جاتا ہے تھ پر ہی یعنی میں کھڑا ہوں۔  
 صدیق ہے فرمایا میرا نظام ہے فرمایا شہیدان۔ دوشہید ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ عروہ و انوفی سے  
 اہل چڑے۔ مسلمان کے لئے خوشی میں آگے چڑے میں آگے۔ قادری لے دیا اور انوفی سے کہ  
 کر لیا بطور و رب الکعبۃ الی شہید علی لسان رسول اللہ کو اگر بڑا الجلال کی قسم میں  
 کا یہاں ہو گیا۔ مجھے سترے کی موت نہیں آئے گی شہادت کی موت آئے گی۔ اور مجھے ہر ہے کہ دنی  
 سے ڈھکیل بل بھی ہے اس لئے حضرت مرزا فرماتے تھے۔ اللھم اوردنا شہادۃ فی سبیلک  
 واجعل مولانا فی بلد حبیب یا اللہ مجھے شہادت عطا کر۔ خدا کی قسم میں نے تاریخ پر بھی ہے کہ  
 حضرت خالد پر اسی زخم تھے۔ لوگ تو آج تک کہتے ہیں یا حسین یا حسین یا حسین یا حسین یہ کیا  
 عینی اللہ کا بندہ کن۔ حضرت خالد سیف من سبیل اللہ پر اسی زخم آئے اور سترے پر جب موت  
 آئی جتنا درد ہے پچھا کہ اسے تھکا کہ پلوں۔ اسے پہلو اور بلیبر کی ادنیٰ بھی تو کو تو بزدل دور ہا ہے  
 موت سے ڈر گیا۔ فرمایا اور ہر ہا میں کہ مجھے میدان اور شہادت کی موت نہیں آئی۔ سترے کی موت  
 آئی ہے۔ میرے مجھے کے لیے بڑا درد شہید آئے۔ میرے ہاتھوں میں ہی تو کو تو نہیں۔ وہی وہی  
 ٹھنڈے ٹھک گئے تھکا کہ پلوں نہ تھا۔ یہ اللہ نے مجھے برأت دینی اسی زخم ہیں اور موت سترے کی  
 آئی ہے کہ میں کے بعد کاش کے مجھے میدان میں موت آئی میرا جو گزرتے ہو جس میں تھکے کے سامنے  
 اللہ میرا کفن فرما اور ہوتا سارے کو سبحان اللہ۔ میں اپنی بیویوں کو پہلو رکھوں۔ دعا کہ خدا ان کو

یہاں ہمارے (آئین) کی بنی خیریت تھی۔ تو میرے یہاں سلطنت چلا لاہور و دہلی اور دیگر  
 ریاستوں اور بعض لیوی میں کامیابی سے جو کچھ ہے اور ان کی زبان سے لکھنے والی بھی سو ہے ہیں یہاں  
 اسلامی حکومت کی اورنگ زیب کی بھی ہے یہیں شاہی مسجد بھی ہے اس کا دورے اور ٹی کا جائزہ بھی  
 دیکھا ہے یہاں اگر چوں کے خلاف کام بھی ہوا۔ یہاں مال و مال و ختم خیریت کے یہاں ان کے گلیاں  
 بھی کھا گئی۔ یہاں سوئی ہوئی۔ نے عطا خاندان کا قرآن بھی سنا۔ عجب جوتا ہے۔

تو حاضرین کرم میں :۔ نہیں آیا۔ یہ تو انہوں نے کہا کہ جو اس سے والے ایسا یہ تو انہوں  
 کے ذاکو ہیں (استغفر اللہ) ہمارے ایک مقرر نے سنی کا غرض میں کہا کہ دین بخدی کہتے ہیں کہ جو  
 ہے ہاں ایسے ہیں جیسے ذاکو ہے (استغفر اللہ) کتنا بھوت کہہ رہا ہے۔ میں اس کا تھا اور جہان تھا  
 کہ یہ باقی رسول ہے یا فضول ہے یا باغضول ہے دعا کرو خدا پر ایت عطا فرمائے (آئین) کا لہو  
 میں نہیں داتا۔

حضور انور پیر الہ کھڑے تھے تو فرمایا تھ پیر شہید ہیں۔ فی علی ملک دعا کرو خدا بخدی یہاں  
 کو بھی ایک ہمارے (آئین) یا اللہ ہمارے ہاں میں بعض دعا کرو خدا بخدی کوئی تھی جب مقرر ہادی  
 میں کہہ رہے پیر یا تو خدا قرآن کی آواز تھی۔ یہاں جاتا تو میرا مال دہشت مل رہا۔ چھائی یہاں ہے۔  
 جوتا ہے قرآن ہے۔ انا کی کو تہا ہے۔ جنتے ہو چسے نہیں اور تے کیوں نہیں۔

آج کل جو میری میں وہ نہیں لے کر تھی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ وہ لی لی ہاں سے ہلاکت کرنی  
 ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ خدا کے قہر کو مست دیتی ہے ایک صورت اللہ تو مہالہ ہے تو پیر سے خاندان کا  
 بڑا فرق ہوتا ہے۔ یہ ایک بے قرینی کی میں تھی ہے۔ اللہ تو مہالہ ہے تو بنگے میں کھری تھی ہے۔

میری بہنوں خواہش تھیں سمجھا تا ہوں۔ حضرت مڑ کہتے ہیں جب میں بہن کے کہہ پاتا تو  
 اندر قرآن کا دور تھا۔ جب میں نے بہن کو سیدہ گہرا۔ میں آڑے آئی تو چمرا رہا۔ میں کہنے لگی کل  
 کہ مڑ جان تیرے حوالے لگو کہہ کر دے قرآن پید کر کا چھایا ہوا ہے میری جان کے لگو کہہ سکتے  
 ہیں کہ قرآن کو نہیں چھوڑ سکتی۔

میری بہن اور بچہ چھٹی سنی دیتا جائے۔ میرے ہی کے زمانے میں میری اور یاں دیتی تھیں۔  
 یا اللہ اس بچے کو زندگی دے۔ قادی چاہاں، چاہاں دلی میرے بچے کو سوٹ آئے تو اس پر نہ۔  
 یہاں جنگ میں شہادت کی سوٹ آئے یہاں کی داتا ہوتی تھی۔



حضرت حق کے حوالے کے ہاں سامنے ہے۔ خطہ ہمیں بھی لہذا کہہ دے (آمین) اور حاضر ہو کر دعا  
لی لی خضاء کے چار پینے تھے۔ خاندانِ نبوت، اہل بیت، چاروں کو تلواریں آج کل تو بڑی بھاری ہے  
کرکٹ، ہندی، دنیاوی اور دیکھ رہی ہے۔ بعدِ حیات آیا ہوا ہے۔ پاکستان زعمہ ہوا کیا ہے تو پھر  
کہہ۔ کیا ہے تو؟ کرکٹ ہے کیا یہ بھاری ہے۔

دعا کہہ خدا ہمت دے کہ مال قلعے پر اسلام کا جھنڈا لہرائے شہر میں مسجد میں نماز اجماعت  
ہو۔ لگا پے ضرور کریں۔ جتنا پے قتل کریں۔ قلعہ بند پڑاؤں میں۔ مسجد میں نماز اجماعت نہ کریں  
پھر بھاری ہے۔

بھاری یہ ہے کہ وہی اور اس کے کو بھی ہو گا اسلام پہنچا نہیں گا۔ کام تھا تو کو کھانا۔ ہم ضرور  
خراب ہو رہے ہیں۔ تمہارا مشن تو توڑ پھا ہے۔ پتہ نہیں کتنا خرچ ہوا ہے۔ نہ دیکھنے والے لگا رہے تھے  
جس نہ دیکھنے والے اور بڑی بھاری ہے۔ دعا کہہ خدا ہمیں اہل بیت بھاری صفا کرے (آمین) اہل بیت خضاء  
کے چار پینے تھے چاروں کو بوسہ دیتی ہے چاروں کو تلواریں ہے آج کل تو دانی ہاں فٹ ہاں  
کرکٹ ہاں کی پتہ نہیں کیا گیا ہے۔ چاروں کو تلواریں ہے۔ کھوکھری ہو کر گئی ہے چاروں کو بوسہ دے ہاں  
سفید ہو چکے ہیں۔ چاروں کو کھوکھری ہوں میں نے بھی سفید ہوا تو قرآن کی تلاوت کے آپ کو بوسہ نہیں  
دیتا۔ بیٹے میں گناہ کہہ کر دعا کی۔ بیٹہ۔ بھوں میں دعا نہیں کی ہیں۔ بیٹہ کہہ بوسہ دے ہاں سفید ہو چکے  
ہیں۔ بیٹہ! میں نے لوگوں کی ہانگی میں کرکٹ دے لئے تواریں لڑے ہیں۔ بیٹہ! آج میں دیکھنا چاہتی  
ہوں مجھے ہار ہے کہ آج میرے بیٹے میدان میں کھاد ہیں۔ بیٹہ! اگر کسی کی بیٹہ پر حیرت تو کھانے کے درم  
بھاگ گئے تو میں شرم سے سر جھانسی کی سر ہندوہ ضائع ہو گیا میری ساری دعا نہیں ختم ہو گئی نہ کھانا نہ  
چھلنی ہو جائے وہ بھگت نہ چاہا۔ بے نیکی سے لڑا کہ چاروں سفید ہو گئے تو میں خدا کو کہوں گی کیا اللہ  
میری ترقیاتی قبول کر لے۔ یہاں ہے۔ ہاؤ بیٹا۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں تم کھاد ہو۔ میں تمہیں سفید کھانا  
چاہتی ہوں۔ ہاؤ تو گاڑی لڑو کھاد ہو یا تو قاتل۔ اگر تو سفید چاروں بیٹوں کے لئے دعا کرتی ہے کئی  
چھانڈ میری لمانت تیرے حوالے لارو تو انہیں شہادت کی موت دے۔ پتہ چلا کہ میدان جنگ میں بہت  
سے آدمی سفید ہو گئے۔ سفید ہی بہت مطمئن تھی روٹی ہوئی نہیں۔ بچے قلعہ جگہ پر کھڑے کھڑے تھے  
دیکھ کر کہتی ہے اللہ خدا کی قسم دعا کی تھی وہ قبول ہو گئی اور ہر ایک کی بیٹہ سے کپڑا لٹایا کہ خیر تو نہیں ہوتا



دوسری دیکھا تو جیسے پھٹی اور خون بہہ رہا تھا۔ کہہ نہ سکا کہی تھے فرمایا لو کہو آؤ۔ گھبرا کر سہارا رک۔ ہاں وہ کہہ رہا تھا کہ وہی وہی ہے مجھے باز ہے کہ میرے بیٹے گھر کے دین پر قربان ہو کر قتل ہو گئے دعا کرو کہ وہ جیسا کہی دعا فرمائے (آمین)

یہی سارا دور میں یکجہلی تحریک میں شعلیں تھیں ان کی ماں کے حلق میں لے سنا کہ جب جتنا دانا  
میرا اٹھو اس میں سناں کا چنا تو اس نے ہاں ہاں کر کہا سو سو رہا۔ **حسطنی حسطنی** سو سو رہا۔ **حسطنی**  
**حسطنی** کہنے لگی تو کہہ رک دو کہ میرا بچہ نظام **حسطنی** پر قربان ہو گیا ہے یہ لوگ تو نعمانی کہہ رہے  
ہیں اس بچے کو کیا جواب دیں گے گریبان بکڑ کر بچے کا کہہ دوں اتم نے تو نظام **حسطنی** کا غرو دیا کا ہم  
نے تو جانیں دے دیں پھر کسی کے لئے کٹ گئے جہا خون بہا دیا اگر انہوں نے گریبان بکڑا تو  
چھڑنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

تو یہ حضرت عثمانؓ کی بات کر رہا تھا انہوں نے مل کر کیا۔ صواب نے کہا یا صاحبزادے! یہ سنا ہے  
کل میں شام یا کسی اور ملک میں۔ کہنا میں ٹھوڑے تو ہوں ہاں گا۔ محبوب کے دوست کی بددلی برداشت  
نہیں۔“

مجاہد مارا سے سلامت سوچ ہو گئے۔ حضرت مولوی کا خط لکھی آیا فرمایا تو میں شام سے فوج لے کر آؤں۔ فرمایا انہیں دینے میں اپنی جان نگوڑے ہوتے ہوئے دیکھ لوں گا۔ تیہ کہ لوگوں کا محبوب کے حرم میں حرام نبوئی کی گھوڑے جس کو حرم محترم چلا آھو کے شورشِ خون کی عداوتیں نہیں بھانسی گا۔ یہ حجاج ہے۔ سب کو فرضی ملے حب۔

ایسا صابر اور ایسا بھادر کون ہے اور پانی بند ہے کوشش کی مگر پانی کے لئے۔ اما حبیبہؓ پانی لے کر گئیں تو ان کو بھی روک دیا گیا۔ بی بی ام سلمہؓ نے فرمایا پانی میں لے جاؤں گی۔ اس کو بھی روکا گیا حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ اٹھنے پر مجبور ہوئی۔ یہ عہد اللہ ہی سے تھا جس کو حضرت علیؓ نے زعمہ جلا لیا آج میں کھلے بندہ کہتا ہوں۔ جس نے حضرت عائشہؓ کی قرچوں کی قمی ملا لی بکڑی قمی یا حضرت عائشہؓ کا پوشیدہ کیا تھا کوئی سچے کی طرح بھونک بھونک کر سر گئے۔ کسی کو جتنا زہ نصیب نہیں ہوا خدا کی قسم کسی کے ہاں دھوا گئیں کائی گئیں۔ انکو نے کے ہاں میں چھوٹا تھا نہ بانی علیؓ ہوئی۔ جتنا پانی ہے یہ میر نہیں ہوتا تھا اور وہ کہہ چکا تھا کہ عائشہؓ کی بددعا نے میرے جہاں پر ہوا کر دیا ہے۔

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمیں فرمایا کہ ہمیں فرمایا کہ ہمیں فرمایا کہ

کے شرمش آئے اور جانتے ہوئے کون کون اس کا اپنی عذ کردہ ہے ہر قسم کی حد ہے کہ حضور نے فرمایا میں انصاری ہوں و مع اللہ العلیہ جو ہر دوسرے پر اس سے فرما کر مسلمانوں کے لئے جہنم کرے اس کے لئے جنت ہے۔ میں نے میں بڑا کا یہ کواں کیا اور تمام دینے کے لئے جنت کیا۔ اور صحابی کی یہ تھا۔ میں نے ساری دنیا کو اپنی چلا آج اس کو اپنی کا حکومت نہیں بنا؟ اور انھیں اچھے عذاب میرا قصور کیا ہے کیا میرے گمراہی کی وہ عذاب نہیں؟ کیا میرے معصی نے نہیں فرمایا تو کان عصبی عذاب بدات لڑو جھک باعظمان اگر سوچیں گی جو میرے کان کے ساتھ کسی کو نئی درد نہ فرما غیر انشا کر شان عذاب نہ دما۔

مجھے پچھانے ہو؟ کیا آقا نے تمام حد ہے پھر فرمایا عذاب عذاب و عذاب عذاب یہ عذاب کا نام ہے یہ معصی کریم کا شیبت کہ وہاں انھوں نے فرمایا ان اللہ من صا یعونک اللہ صا یعون اللہ کل بائے آپ سے چھٹ گئی کہ یہ یہ کھوت جنت کہ ہے جس انھوں نے فرمایا اللہ فوق اللہ ہم اے کل بائے آپ کا نام ہے۔ وہاں میں شہرے یا وہاں کا نام ہے۔ اور میرا نام ہے انھوں نے اس وقت کا گناہ کر کیا ہے۔

عین فحش کی حد سے چند سو کر جنت کا گناہ ہے۔ یہاں جو انھوں ایک کھڑا یہ عذاب میرے لئے عذاب کھاتا جائے۔ حضور پاک نے فرمایا آقا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں عذاب ہو گیا۔ میں نے وہاں جو عالم العلیہ ہو وہاں میں گئی کہتا ہے؟ (نہیں) جس کو سارا کچھ ہے ہو۔ چند سو کچھ ہے۔ چند سو کچھ ہے۔ چلا ہے۔ فرماتے ہیں مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں عذاب ہو گیا ہے آقا اور سب سے عذاب لیتا ہے۔ جنت کرتا ہے۔ یہ چند سو کچھ ہے وہاں عذاب سے دیر کے گناہوں کے خون کا بار نہ ہو۔ میں گئے۔ عالم العلیہ کون ہے (انھوں نے) اس کی مرضی نہ تائے اس کی مرضی میں غور سے کھاتا ہے۔

حضرت عین فحش نے فرمایا وہاں میں وہی ہیں جب حضور اس پر کھڑے تھے تو میری نہایت کی خوشخبری وہی تھی میں وہی ہوں۔ آج میرا قصور کیا ہے؟ حضرت عین فحش نے فرمایا کہ جس کو جنت کی دعا تو خوشخبری ملی۔ ایک دعا فرمایا میں جھو جیوش العسرة ہر روز دعا کہ میں چند دوسری کے لئے جنت ہو رہا ہوں وہاں سے کھڑے تھے جنت ہے جنت کی خوشخبری میں کئی دعا دعا دعا دعا جنت میں آقا اور ایک دعا جوش کی طرف دوسری دعا دینے کی طرف جنت

بھی رہا ایک دلوں حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے ایک دلوں نورؑ نے کی۔

ذی السبعین ذی الحجۃ، ذی البیضاتین، عدا کی قسم ذی القدر، جس کو بھی کسی ایک  
بچے نے بل اس کی بھی شک ہے۔ جس کو وہی اس کی بھی۔ فرمایا چار ہوئیں چالیس ہوئیں سو ہوئیں تھوڑے  
بچے کے سوا کسی کو علامت نہ ملے۔ یہ نشان آتی ہے۔ خوشی ملے۔

جست پرکھنے سے سو کر فرمایا: خداوند چپ کیوں ہو؟ لے انھیں لے آیا: خداوند۔ کسی کو نقل کیا: خدا ہے (ختمی)۔ خدا نے دعا کیا: ہوا اللہ اللہ جب سے میں خدا بنے میں پہنچا ہوں میں نے کسی غیر کی کوئی کوئی نہ کی: اللہ سے بھی نہیں دیکھا۔

ہاں! اس حق مجھے مصطفیٰ سے ملتا ہے۔ پھر جو کیا ہے کسی کو قتل کیا جاتا ہے جب مرتد ہو جاتا ہے۔ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کوثر ہے۔ مصطفیٰ کو اُتری ہی مانتا ہوں۔

کسی کو نقل کیا جاتا ہے کہ وہ کسی کو نقل کرے میں نے تو کسی پر بھی تلواریں کھوار، اتھو بھی نہیں اٹھایا  
 جھکا ہے، کیا بات ہے؟ وہ ان لوگوں کو تو کون جواب دے۔ مگر آ کر چند گھنٹے رات کو فرمایا۔ جس سے پہلے  
 دیر کو اس حضور کی زیارت ہوئی حضور کو رات کو کراہتیں تھیں۔ فرمایا: مہینہ تھو پر امتحان آنے والا  
 ہے۔ تیار رہ کر آ جاؤ تو نے رات کو ہی امتحان کی ہے غلط انداز کے پاس آ کر کر۔

خدا کی قسم جیسی کوڑا لپکا کہ مجھے پاہر ہوا کبھی پاہر نہیں پہنتے تھے کیونکہ حضورؐ نے قریش سے ہر کسی کو پاہر ہادگی ہے مگر نے سنا ہے کہ لاہور میں بعض ایسے بوڑھے ہیں کہ پاہر لگا جائے تو کہتے ہیں۔ Get Out This is a Old Fashion۔ یہ بات فیشن ہے۔

دوسرے خطبہ نے قریباً سولہ سال تک کیا یا دعویٰ ہے؟ (جادو) آپ نے پانچ سو سالوں کو چھ فرمایا ہے۔ مگر ان نے پانچ سو پر ہا کہ کہیں لگا۔ وہ چار سو۔ قرآن کھول کر چھ گنے بی بی کو کہا آج میں طوائف سے مل رہی ہوں۔

میں نے اس کو آواز دیا۔ حضرت عثمان کی حالت بھی روزانہ ایک حکام کو آواز کرتے تھے ایک دن پھر کو دوسرے دن روزہ رکھتے تھے روزانہ دو گھنٹے میں پھر قرآن ختم کرتے تھے حضرت عثمان کی اسلامی مہارک بڑی عورت تھیں۔ اسلامی کے ہاں سفید پتے تو فرمایا عثمان کو موت کا پیغام آگیا ہے کہ اس موت کی ہانگ چھاری بھی نہیں کرے گا۔

حضرت علیؓ فرمایا کہ میں نے قرآن کو اس لئے پڑھا ہے کہ میں اس سے معرفت علی السلام لیتی ہوں



اسی وقت ان کی جانی بھرت پر چڑھ گئی کہنے لگی کہ میرے والدہ اس عہد میں قید تھیں اور  
 یہ بھی آج رحلت ہو گیا ہے۔ میرے سسر قہرام بچ گیا۔ حضرت عائشہ کی بکری گر چڑی۔ اس نے اٹھا کر کہا  
 کہ مرثیہ تو دیکھ۔

حضرت امیرؓ نے کہا میرے والدہ آج تو تمہارا آپس کا اتفاق ختم ہو گیا۔ بی بی عائشہ نے  
 گھر میں بیٹھ کر کہا کہ تو آج تمہارا والدہ خیر کا ذی حیا۔ یاد رہے کہ یہاں سے جدا ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے  
 کہا مجھے غلو ہے کہ آج لوہا کی قوم کی طرح آسمان سے چھرہ برس گئے۔ میرے سسر قہرام  
 ہو گیا۔ محبوب خود ہو گئے۔ فاش پر پہنچ گئے۔ حتیٰ کہ جنازہ نہیں پڑھتے دیتے تھے۔ دونوں جنازہ چار سو  
 تیس سو دن کی پاک کی حرم بی بی سلمیٰ نے کہا ہوا خیر کا عروج بھی۔ فرمایا تم میرے بیٹے عثمان کا جنازہ  
 اٹھانے دو۔ جنازہ جس سے آئے ہو چلے جاؤ۔ اگر کل تم نے جنازہ نہ اٹھانے دیا تو تمہاری حرم خیر بد تھے  
 کے دہرا جانے کی سزا خود دیا کر اپنے بیٹے کو کلن دس کی۔ تم نے میرے حرم کی بے عزتی کی مجھے یقین  
 ہے کہ خدا کا عذاب تم پر آئے گا۔ بھرا دے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جس دن عثمانؓ غنی شہید ہوئے میں نے خواب دیکھا کہ ایک  
 شہزاد قحط ہے حضورؐ کو گم ہونے لگا۔ کھڑے ہیں۔ بڑے افسردہ اور پریشان ہیں۔ ابو بکرؓ و عمرؓ ساتھ  
 کھڑے ہیں اور عثمانؓ آتا ہے کہ یہ کھڑے ہیں۔ میرے بعد میری امت نے میرا یہ حال کیا ہے۔ ابی طوہ  
 نورؓ بھی دکھاتا ہے۔ یہ خواب حضرت حسنؓ دیکھتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کے پاس بیان کرتے  
 ہیں۔ فرمایا اب جان میں نے دیکھا کہ عثمانؓ غنیؓ کی دادی سے طوہ میرا ہے۔ سارا وجود لگی ہے  
 کہتے ہیں کھلی دانے آپؐ کو روئے میں چلے گئے میرے بعد میرا یہ حال ہے۔ حضورؐ نے آسمان کی  
 طرف دیکھا تو آسمان سے خون کا فوارہ بہتا۔ کچھ خون بہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا عثمانؓ میرے خون کا  
 بدلہ دے گا۔ حضرت علیؓ رو کے کہنے لگے چاہے جس طرح تو نے دیکھا عثمانؓ کے خون کا بدلہ اللہ ہی  
 دے گا۔ اور ایسے ہی ہوائیں دن جنازہ مہارک رکھا رہا خیر کے دن متروہ آدمیوں نے جنازہ چڑھا  
 جو انہی عظیم نے جنازہ چڑھایا تھا۔ اور یہ کافی سے مراکھ کا قاتل دو سو تیس کا قاتل مصطفیٰؐ کا داماد  
 تھے۔ انہوں نے جنازہ چڑھا تھا۔ ہزاروں کو کھن دیتا تھا۔ ہزاروں کو پکڑے پھرتا تھا آج اس کو کیا کھن  
 دیتے ہیں کوئی نہیں تھا۔

بالآخر جنت البقیع میں اس کو سپرد خاک کیا گیا۔ یہ خلافت کا تیسرا سورج غروب ہو چکا ہے۔

تو اس تک اللہ اس کی قبر پر دست برسانے (آمین) جب سے جنوں پر نکل رہی آج تک اسے میں  
تو اور جی رہی ہے۔ اسے کا اتفاق نصیب نہیں ہوا۔ جنوں کے خون کا آج تک وہی خشک ہوا ہے۔ پتھر  
تو اس تک چلا جائے۔ دعا کرو اللہ اس سے اس کا اتفاق نصیب فرمائے۔ (آمین)

میں نے آیت چمکی چمکی اور ایک حدیث بھی چمکی چمکی۔ آج ہم شہادت جنوں کا ذکر کر رہے  
ہیں ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ صحابہ کے جو اہل ایمان ہیں ان میں رہے یا ہوسکی وہی پہلوں کے  
مناقب و احسان بیان کرے۔ علماء کو موقع دے کہ ہرے ان کے مناقب و احسان بیان کریں۔

ہم تمام حکومت کے سر کروہ لوگوں سے ملے ہیں۔ اور انہوں نے تسلی دی ہے کہ ہم ان کا  
مطالبات مانگیں گے۔ ان کا مطالبہ تقریباً آئے گا کہ آپ دیکھیں گے کہ صحابہ کرام کے ایام شہادت  
میں (خلافت راشدہ و اس دن فطیل ہوا کرے گی) ہرے ملک میں ان کے مناقب و احسان بیان کیے  
جائیں گے کہ ان کا مطالبہ۔

میں دعا کے لئے حضرت سیدنا ابو اسحاق نقادی و علاء الدین کو کہوں گا کیونکہ ہرے لاہوری کی  
واحد ذاتی ہے جسے حضرت لاہوری سے عقیدت ہے۔ میں ان سے بیعت بھی ہوں اور حضرت بنی  
شہادت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ میں دین چلا جانے لگا تو حضرت لاہوری مسجد سے سڑک تک پہنچ آئے اور ایک  
دو پیہ بانٹا ہوا چھری لڑائی ہے۔ آج مغرب میں نے وہاں چمکی چمکی خاصے پر دانا نہیں تھا۔ مغرب  
تو اس تک مغرب نہیں تھا مسجد چمکی چمکی تھا۔ سڑک کھڑے تھے سر نہ تھک تھا۔

مولانا محمد تقی دہلوی نے فرمایا تھا کہ تم کہتے ہو کہ جو علی چلا گیا۔ ہیں کہو کہ صاحب  
اولیاء سے خالی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر پر دست برسانے (آمین) انہوں کی قبر میں اس طرف لگی  
ہوئی ہیں اور ہم گیارہویں شریف، فتح شریف اور قادی شریف پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے  
کہ اتفاق رکھو۔

دعا کرو خدا ہرے ملک کو ان کا توحید و اسلام، بحیثیت اسلام اور ہر مقام سے بچا کر یہاں اسلام کا  
مہذبہ اہل کر رہے۔ میں مفتی محمود علی کراچی ہیں ان کی آنکھوں میں آنسو تھے میں نے پوچھا کیا حال  
ہے کہنے لگے کہ میں چھری چل رہا نہیں سکا میری دعا ہے کہ اتنی دیر تک تم کو حکومت نہ آئے جب تک کہ اس  
ملک میں محمد کے قرآن کا مکتوب نہ آجائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ کے بندے کی آنکھوں میں

انہوں نے لڑ لیا کھانے اپنی چادری کا ٹکڑا جس میں کہتا ہوں کہ میرا جنازہ بعد میں اگلے اور پاکستان میں اسلام کا کام پکڑے جائے۔

دعا کا اللہ ہمارے پاکستان کو سلوک عطا فرمائے۔ براہِ شکر سے بھائے کھائے اور آپ کو دین کا کام ملے۔ بارونگ کر دس ہزار پوری تقریریں۔ اللہ تعالیٰ کھائے اور آپ کو کمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا مانگ کر جلا اس وقت جو ساری دنیا سو رہی ہے اور وہ آپ کی ذات جاگ رہی ہے سارے دہائے بند ہیں اور اللہ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اب تو مانگنے کا وقت ہے لشووع و غشوع سے دعا قبول ہوگی۔ نبی فرماتے ہیں مسجد میں دعا قبول ہوتی ہے قرآن کو پڑھنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حرمِ مقدس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مکی میں دعا قبول ہوتی ہے عرفات میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مقامِ نبی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ حطیم میں دعا قبول ہوتی ہے۔ والدین کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مظلوم پر چڑھان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بارش میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دروازے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ برفِ رحمت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ گھر میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا مانگئے کلاکت ہے دعا کریں۔

وما علیہا الا الاصلاح

## فضائل و مناقب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَنَحْمُ وَنُثَنِّ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَنَحْمُ الْأَنْبِيَاءَ وَنَحْمُ  
إِلَهِ الْمُسْلِمِينَ وَنَحْمُ الْأَصْفِيَاءَ خُصَرَاءَ عَلَى خُلَفَاءِ وَرَأْسِ الْفَتْحِ وَنَحْمُ  
إِلَهِ الْكَافِرِينَ الْكَافِرِينَ وَنَحْمُ مَنْ بَغَاهُمْ فَجَعَلَهُمُ الْيَوْمَ الثَّقَلَيْنِ.

لَا تُغْوِيهِ اللَّهُ بَيْنَ الشُّبُهَاتِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَحْمُ رَسُولِ اللَّهِ وَالْبَيْتُ ثَقَلَتْ أَعْقَادُهُ عَلَى الْكُفَرَاءِ وَخَدَاءِ بَنِيهِمْ فَرَحَهُمْ وَخَدَاءِ  
شُعْبَةً يَتَخَوْنَ فُلَاحِشِينَ اللَّهُ وَرَحْمَتُهُمَا سَيَدَاغَمُ بَيْنَ وَجْهِهِمْ مِنْ أَمْرِ الشُّجَرَةِ.

وَقَالَ هُبَيْرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي كَلْبُ أَخِي لِبَابِهِمْ بِطَلَبِهِمْ بِطَلَبِهِمْ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي لِبَابِهِمْ خَيْرٌ لَكُمْ الْكُفَرَاءُ أَخْبَرَنِي لِبَابِهِمْ  
بِمَنْ أَسْمَى.

وَقَالَ هُبَيْرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا  
عَلِيٍّ ..... أَتَيْتُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا تَبِيَّ بَعْدِي.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَيْتُ نَبِيَّ  
الدِّينِ وَالْآخِرَةِ وَقَالَ هُبَيْرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلِي عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ بَيْنِي.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي لِبَابِهِمْ بِطَلَبِهِمْ بِطَلَبِهِمْ  
الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ  
تَبَاهُكُمْ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ وَخَدَاءِ بَيْنَ الْحَبِيبَةِ  
وَأَنْ كَانَ مُرَاوُزُجِمِ اللَّهِ عَصَايَ تَسْجِي بِكَ الْفُلُوحَةُ وَرَجَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ افْعَلْ الْخَيْرَ  
ثَقَلَتْ حَبِيبَاتِي.

وَقَالَ عَلِيٌّ الْمُرْتَضَى خَبْتُ إِلَى بَيْنِ الدِّينِ ثَلَاثَ أَضْرَابٍ بِالسَّيْفِ وَالْعِزِّ إِلَى  
الْعِزِّ وَ الْحَقِيقَةُ لِحَبِيبِ زَلَّالٍ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى إِلَى خَدَاءِ نَبِيٍّ بِكَمَرِ الصِّدِّيقِ فَضْلُ



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ  
وَسُؤْلِ اللَّهِ لِمَنْ طَلَبَ مُوَجَّهًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ  
بَارِكْ اللَّهُ فِيهِ وَآلِهِ وَتَحِيَّاتُهُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

وَالَّذِي نَسِىَ عَلَى اللَّهِ غَلِيظٌ وَنَلَمَ اللَّهُ فِي أَنْفُسِهِمْ وَتَجِدُوا فِي غُرْحَاتِهِمْ  
بَقِيَّةَ لَعْنٍ لَافِيحَةٍ لِيُخْشِيَ أَخْيَهُمْ وَمَنْ يُتْلَعْهُمْ فَيُخْشِيَ قَبْلَهُمْ وَمَنْ يَلْعَنُ اللَّهَ  
عَلَانِيَةً وَمَنْ يَلْعَنُ اللَّهَ وَمَنْ يَلْعَنُ اللَّهَ فَيُؤْخَذُكَ أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ قُلُوبٌ هِيَ  
عَلَى اللَّهِ غَلِيظٌ وَنَلَمَ خَلْقَ اللَّهِ مَوْلَانَا الْعَلِيمَ وَخَلَقَ رَسُولَهُ هِيَ الْكَرِيمَ.

☆	آئیں عداوت رکھتا ہوں	☆	ایساں مصافحت رکھتا ہوں
☆	توفیق شہادت رکھتا ہوں	☆	آنکھوں میں حیا دل میں غیرت
☆	ایمان کی طاقت رکھتا ہوں	☆	اسلام سے مجھ کو طاقت ہے
☆	پایں سے محبت رکھتا ہوں	☆	ہنکر و مرہٹوں دلی
☆	اے باب رحمت خدا ہم عظم	☆	کسی نے جناب علی سے یہ عرض کی
☆	ہر مہین کے زمانے میں لبرج تھا یہ علم	☆	ہنکر و مر کے زمانے میں بھن تھا
☆	میری اصل اس مسئلہ میں ہوگئی ہے	☆	کیوں آپ کھانا نہیں کھاتے
☆	ان کے شیریں تھے اوروں کے شیریں	☆	کہنے لگے یہ بھی ہے پوچھنے کی کوئی بات؟
☆	میرا صلیق ساکنی تھی انہیں پیدا کر	☆	پاکی آج تو ہر صدیق سا ایساں پیدا کر
☆	علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن بھائی	☆	جہاں سے تم جایا ہو وہاں مہین پیدا کر
☆	لیکن رحمت حقانی کلمہ	☆	اے ان رحمت تمہارا بھائی

لہذا شریف جیسی۔ معزز حاضرین، انکرم سائنسین ماستر، بھارتی، رعایت مومنین۔ یہ سڑکیں لہو یہ لہو جیوں، گواہ ہیں بار بار تو حید رب ظہار، میرت آقا کے بعد، دہائی شہر ہزار کے لہو جیوں سے کتاب دست کی روشنی میں ہم نے کھلے بندوں آپ کو چھام پہنچا۔

رات ام المومنین والہو مات برقیۃ حیات، رست کا نکلتا ہوا بقیۃ العقیقہ، رفیقہ، فطیقہ، حبیبہ، دارغ نبوت کی مصلیہ، حبیبہ خدائی حبیبہؑ کا کے قریب، حضور کی عزت و مہموس نام المومنینؑ کا ذکر خیر کا خدا۔

یہاں کے کارکنان کو مہاراج پادراجہ کی جنہوں نے رمضان شریف دن کو روزہ رکھنا کو  
ترغیب دے کر ان کا انتظام و انجام باطلی پروگرام، سروعام، نکاح اور اسی چیز کا ثبوت دیا کہ یہی  
ضرورت ہے۔

اس ماحولیات میں جہاں نورِ کائنات کی برسات، ماحولیات و انجلیات ہیں وہاں قرآن بھی رمضان میں آیہ رمضان کا حکم قرآن میں آیات کو تراویح ہے بحرِ مری ہے دن کو روزہ ہے اس کے آخری حشر میں احکام ہے طہران ہے ایلیہ القدر ہے انجم کے دروازے بند ہیں اور جنت کے کھل چکے ہیں ہوا ایک ٹکی پر ستر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے انعام کے طور پر دی ہیں وہاں بیچنے کی اس تاریخ کو کوئی شیہہ حشر و رمضان کو چھٹی اماں آقا کی رفیقہ حیات، سکونِ قلب، حضورِ مہربان اسلام علیہ السلام پر چڑھتا ہے رحمت ہو گئی وہاں عیسیٰ حشر و تاریخ کا صاحب و رسول کو اٹھنے پر جہد میں فتح نصیب فرمائی تاکہ یوں کر کر کو گشتِ فاش ہوئی۔ بڑے بڑے کاد جہنم رسید ہوئے۔ ستر قید بھی ہوئے اور اٹھنے والے قید سے رحم اللہ ہو کر کھلائے سے اپنی حضرت کا احسان کیا۔ اسی عیسیٰ کی اس تاریخ کو تاریخِ غیر شریہ و غیرہ حضرت حیدر امام و رسول قبول و شہر قبول، ہندو، منقر، جس کو حیدر کر دی گئی کہتے ہیں۔ شریہ و تاریخ کہتے ہیں صاحب اور القادر بھی کہتے ہیں، یہاں رسول کا سرور بھی کہتے ہیں، جس کو تاریخِ اعظم بھی کہتے ہیں، جس کو کاغذی وید بھی کہتے ہیں۔ ان کا یوم شہادت بھی ہے اصل منت و الجماعت کو جہاں تمام صحابہ کرام کے جنتوں کے دروں سے عقیدت و پارسا ہے وہاں آل و رسول قبول اور حضور کے تمام یادوں سے تقی حقیقت و محبت ہے، ہم جہاں صدیق کی صداقت، صادق اعظم کی صداقت، محسنِ مٹنی کی صداقت دانتے ہیں، بجاتے ہیں، بچاتے ہیں، وہاں حیدر کر دی گئی جماعت کا جہنم بھی لہراتے ہیں اور دیا کو کھاتے ہیں کہ یہ تمام۔ جہاں حضور کے رشتہ دار تھے وہاں یہ سب صحابہ تھے حضرت حیدر کا رشتہ یہ ہے کہ وہ خیر کا کامیابی تھا۔ رشتہ دار تو اور بھی تھے۔ اب خطاب بھی رشتہ دار تھا۔ اب اصل بھی صاحب بھی، مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا جد و آقا کا کامیابی ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible][illegible]

کہا کہ انہوں نے غلط مذاہبات ہیں فی اطلاق میں اس کو لکھیں، مجاہدوں کا، جہاد اس وقت تو یہی ہے کہ ہم جنگ بات کرتے ہیں اور کریں گے، ہم اس عہدہ لکھیں ماسکتے جس کے محلے میں دوسرے جو لوگ لکھیں  
میں عیسائی ہائے اور تہذیب باز بتایا جائے، ہم تو اس عہدہ کے غلام ہیں، جو غلام اسلام ہے۔ جو مہربان سے  
تو اسے لڑ لکھیں جسے تو مشرق تک چڑی نہ جائے کہ اس کی کو اس کا سنا لے لکھیں کر لکھی۔ جہاد اس لیے یہاں  
ہے کہ قرآن مجید کا سنا ہے۔

فرض یہ کرنا تھا کہ حضور انورؐ وہاں کے بظہیر محبوب سب انور مشایخ عظمیٰ اور شیخ کبیروں کے صحابہ کیا ہیں؟ حضورؐ کی سیرت کا نگہس ہیں صحابہ کیا ہیں؟ صحابہ حضورؐ کے شاگرد ہیں۔ صحابہ حضورؐ کے مرید ہیں۔ صحابہ کیا ہیں؟ آقاؐ کا شیخ ہے تو یہ پرہیزگار ہیں آقاؐ کا حامی ہے تو یہ محراب ہیں بظہیر کے پیادے تیرہ دست کے افراد ہیں وایب نگارے ہیں انجمنی سارے کے سارے ہیں۔

حضرت علیؓ کی مٹائی جہاں کر کے کھیلے تھے جیسے ان کی کے لئے تھیں ہمارے پاس ہیں۔ میں حضرت خلیفہ نہیں کروں گا، اور مجھے وہاں ہے، جذبات کا پاس ہے، ہر مال چھوڑتی ہے لیس، اور آج سلطان کی تاریخ کی ماہیت سے میں کہہ حضرت علیؓ پر عرض کریں ہوگا۔

بکہ لوگ تو کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ صرف اہل بیہوشی کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کا بھی اہل ہے لوگ صرف اہل کو اہل مانتے ہیں ہم امام لا اولیاء مانتے ہیں۔ لوگ اس کو صرف بہادر کہتے ہیں۔ ہم انہی الناس کہتے ہیں یعنی ساری کائنات سے بہادر حقہ سے سچے میں کوئی ڈرنے والا نہیں۔ ہمارا ایک سخی ہے اور اللہ ظہیم صمدی بھی ہے۔ ہمارے شیخ ابند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ مدعوہ کے صمدی ہیں۔ جن کے شاگرد مولانا شبیر احمد عثمانی مولانا نور شاہ کشمیری مولانا حسین احمد عثمانی مفتی کاشمیر اللہ مولانا علیاس مولانا مہدی اللہ مدنی ہیں وہ صمدی تھے۔

حضرت مولانا ہاشم علی قادریؒ پر نہیں طوری، قادری ہیں۔ شبیر احمد عثمانی ہے، میں احمد عثمانی نہیں بھی ہے۔ مکتبی بھی ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ میرا با حضرت حسن کی اولاد سے ہے میری اہل و عیال کی اولاد سے ہے میرا میرا اہل ہے، میری رنگوں میں میرا کہ انوں کا ہوا ہے تو ہم چھوٹی بھی ہیں۔

بھگت نہیں، اگر میں حیدر کے کہہ دو میرت کو یہاں کو تو آپ بخیر ان ہو جائیگی حضرت علیؑ کی دلائی مبارک، ہاتھ تکھی۔ مکان علیہ طویل اللعوبہ و مکان الطول مابین منکبہ الی السورۃ حضرت علیؑ کی دلائی مبارک تیرہ سو سال کی عمر میں مفید ہو چکی تھی، ہاتھ تکھی، قد مبارک متوسط تھا، آنکھیں بڑی تھیں، دھڑ بہت سنبھلا تھا، آواز میں بڑی بلندی تھی اور انھیں بڑی دھم تھی۔ حیدر کہ اس طرح کے نہیں تھے، جس طرح کے لوگ آنا چاہتی کرتے ہیں اور حضرت کا خیر یہ نہیں تھا جو پاکستان اور ایران میں لگ رہا ہے۔ حیدر کا خیر سے لے کر بڑیکہ یہ فریاد تھا کہ اگر حضرت علیؑ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ ساری کائنات کا مشکل کشا ہے۔ جو خود چاہو۔ جس کو خود گری گئے۔ جس کو خود بھوک دی جاوے گی۔ جس کو خود غیہ آوے جو کوہ سے ڈلی اور شہید ہو جائے وہ مشکل کشا کیسے ہو سکتا ہے۔ مشکل کشا ہی ہے جس کو بھی مشکل تھی آئی۔ حیدر کہہ رہا بھی یہی عقیدہ تھا۔

حضرت میں کو بھی مشکل آئی میرے خطیر کو میدان ہوشی آپ دیکھیں شعب الی طالب میں دیکھیں کئے سے جلا وطن ہونے سے دیکھیں ہاتھ میں دندان لپیو ہوئے دیکھیں۔ نبی کریمؐ کا کھنکھ میں جھڑپ سے ہونے دیکھیں یہ سب مشکل ہیں۔ مشکل کشا کون ہے؟ (اللہ)

حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے رکھا گیا حضرت اسماعیلؑ



سویرہ بعد میں مدنی نہیں، ماقول میں کوثر کی نہیں، چھوڑ دیں، آٹھ گھنٹے ہیں۔ کٹر کوثران ہے باز ہے، لہر کی دعا امت کو روانہ ہے باز ہے۔

توحید کو لکھی تھوڑی سی جھلک چمک میں کہ حیدر کہ لکھان ہیں، نام ان کا مل ہے ہر قسم کا سنی پتا ہوا، چارے صحابہ میں ہر قسم کے مصطفیٰ کا یعنی پتا ہوا میں ایک پتا ہوا، بل، دلوں حقیقت کو مل دلوں، مدنی قول دلوں، کہ بھانجے حیدر ہے حیدر کا شان بڑے اعلیٰ منت کا ایمان بڑے عباد ایمان باز ہوا ہے حیدر کا شکر خدائی ہے حیدر کا کائنات الخلق ہے۔ حیدر حیدر ہے، یہ جو تکیہ و اسی کی گستاخی کرتے ہیں میں خود ترتیب، انوں کا جو قرآن نے بتائی ہے، کہ لوگ کہتے ہیں ہم ست لکھ مدنی کا پیدا نبیر ایمان کا خیال ہے مگر قرآن کہتا ہے۔ محمد رسول اللہ و اہلین معہ شکر کہتا ہے۔ و اہلین معہ اہل کرمہ تہی ہے اللہ علی الکفر و قادی ہے۔ و حمداً بینہم شان لگا ہے تو اہم و کما سجداً حیدر کہ ہے، مگر اللہ سے شکر و شکر بہت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ ارحم الراحمین ہستی ابو بکر و اہلہم فی امر اللہ عمرو و اہلہم حیا عثمان و اہلہم علی بن ابی طالب لکھا لبر تہا؟ (چوتھا) تم کوں حیدر ملی کرے والے۔ حیدر کو لکھی برأت نہیں کہ تہر ملی کرے۔ ابو بکر فی الجنت عمر فی الجنت عثمان فی الجنت علی فی الجنت۔

و حم اللہ لہا بکر و حمی اہلہ و حمی الی دار الفجرا و اہلین ملا و حم اللہ عمرو اہلہم فی امر اللہ و حم اللہ عثمان و حم اللہ علی، لکھا نمبر ہے؟ (چوتھا) لکھا مدینہ العلم ابو بکر اسماء انامدینہ العلم عمر جدار ہا انامدینہ العلم عثمان مطلقا انامدینہ العلم علی بابہا، لکھا نمبر؟ (چوتھا)۔

علاء کے خطاب ہے کہ ابو بکر کے امتداد میں خلف ہے علی کے طرح میں ہے جس طرح اہل مدنی کی ترتیب ہے اسی طرح مدنی اولیٰ کی ترتیب ہے۔ علاء نے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا عیسو السطرون قرنی میرے محبوب کی زبان، فیصل ترمضان، گویر لکان، حضور کا ایمان، مدنی کا ایمان، بربرام، جنت کا ساں، پاکستان کا سلطان، الے آؤ ایمان، میرے پیغمبر نے فرمایا عیسو السطرون قرنی لکان میرا اچھا ہے۔

قرنی میں کاف ہے، میرا ہے، میری ہے قرنی کا کاف مدنی کا کاف قرنی کی دامری دے قرنی کا انون عثمان کا انون ہے قرنی کی ی علی کی ی ہے جس طرح قرنی، مدنی، ی، ہے اسی







دعا کرتے، حضرت علیؑ بھی سہلی ہیں۔ آج میں طس بات بتاؤں، بی بی تول بھی سہلی ہے۔ ایک  
دور ہے، لخت جگر خود نظر ہے، دنت ظہر ہے، طوی قد ہے، برتر ہے، بھر ہے، تول ہے، مقول ہے،  
بنت رسول ہے (سجائے اللہ) مگر بی بی تول بھی، بی بی زینب بھی اور کلثوم بھی، حضرت رقیہ رضی اللہ  
عنہا، عاتقہ رسول اللہ انہوں نے بھی لک چڑھا کا کا چڑھا دیکھا تو یہ بھی سہلی بن گئیں۔

بی بی عائشہ صدیقہؓ بی بی حفصہ، ام سلمہ، جو یہ یہ، یحییٰ نام حبیب بی بی حبیبہ، یہ تمام حرم خدا کا  
کرم ہے، حضور کی عزت ہیں، ملت ہیں، عصمت ہیں، ظہر کی راز دار ہیں۔ حضور پاک کا سکون دلی ہیں  
حضور کریم کی نگاہ ہیں۔ انہوں نے بھی لک چڑھا کر مصطفیٰ کے چہرے کی زیارت کی تو یہ بھی سہلی بن  
گئیں۔

ابو بکر خضر بھی ہے، سہلی بھی ہے، حضرت عمر خضر بھی ہے، سہلی بھی ہے، عثمان داد بھی ہے  
سہلی بھی ہے، حمید بی کا کچا زوہائی بھی ہے، علا بھی ہے، سہلی بھی ہے، جوادک صحابہ کے دشمن ہیں  
و حمید کے بھی دشمن ہیں۔

حضور کریم اپنے گھر سے باہر آئے، بکھڑا لک کھڑے ہوتا چاہتے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا:  
وَتَقُولُوا اٰمَنَّا بِقَوْلِهِمْ اَلَا عَدُوٌّ لِّهِمْ فَاتَّقُوا ۚ فَرَدَّ رَاہِیْرے لئے اس طرح قیام نہ کیا، جس طرح  
لوگوں کو دشا ہوں گے لئے ان کے کدو کھڑے ہوتے ہیں، میں اس چ کو پست نہیں کرتا میرے پاس وہاں  
پینے ہو پیئیں۔

اب تو لک میں یاد رہا ہے، اللہ اللہ لک اب جاگ رہا ہے۔ باطل بھاگ رہا ہے اب لوگوں  
کی آنکھیں کھل رہی ہیں اب یہ چیزیں نہیں بچیں گی، اب طے سر جلیں نہیں بچیں گی۔ اب قرآن  
آ رہا ہے، ظہر کا طرہاں آ رہا ہے۔ لوگوں کو راہوں میں بھو لھو کا نشان آ رہا ہے۔

میں اگر صحابہ پر بات کروں تو بہت جلد چاہئے، حمید کرار حضورؐ کے چچا زوہائی ہیں، ان کی  
والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے، عمر فاروقؓ کی، ابن کا نام بھی فاطمہ ہے، نبی کی دختر، ایک اختر، بھولی غنی بھی  
فاطمہ ہے، سہا اللہ، جیلانی کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے، اس کا نام بھی فاطمہ کے جاتے ہیں۔

حضرت علیؑ کی والدہ کا نام بھی فاطمہ ہے، دانت نہیں ہوش میں اس پر حضورؐ تحریر کرتا۔ انہوں نے  
اسلام قبول کیا جب یہ دھشت ہوئیں تو حضورؐ نے اپنا کرتا مہارک امن نو پناہا صلہ میں لکھا



ابوطالب کہتا ہے: ایسا ہی یسوعی الخمام بوجہہ العمال الیہامی و عصمتہ لکاز اصل کو سیرا اجتہاد انا کو صورت ہے کہ چہرے کی حرکت سے ہاں برحق ہے۔ ابوطالب کہتے ہیں جب کہ میں تین سال ہوئی، مگر یہی ہوئی مہادیٰ نظر نہ آتے مہادیٰ نہ ہوئی، مگر میں غلبہ ہونے لگیں میں اپنے پیچھے مہادیٰ کے فرداد جسد و معاد احمد قدر بلکہ مہادیٰ مند، محل مند ہے جو تہیم کہتے کو پرانی طرف لے جاتا مگر صفائی طرف بھی مردہ ہو گئی اصل نور کی طرف اور میں نبی کریم کا چہرہ بیکر کر نو پر کرتا اور کہتا اس کے خالق خدا اس نور کے خدا کتنا حسین چہرہ تو نے پیدا کیا ہے اس کی عظمیٰ ہادیٰ برسانہ ابوطالب کہتا ہے کہ نبی کریم سکرا کر بچے نہ دیکھتے کہ ہادیٰ شروع ہو جاتی ہے یہ ابوطالب کا شعر ہے تو کہ کر لو مگر میں آپ کو تقریر سناؤں گا کہ جب حضور پیدا ہوئے تو بی بی آمنہ نے کیا کہا۔ جب بی بی حلیمہ نے اٹھایا تو اس نے کیا کہا۔ خدا مجھے تو فیح دے آمین۔

أيضاً يستسلم الغدام بوجهه ☆ شمال اليمنى وغصبة الأراذل

یہ میرا جتنیہا ہے آؤ اس کا کردار و عادات و تقاضاں قیصوں کے لئے آتا ہے میں دوسروں کو تو اس کو چاہتا ہے اعلیٰ دوزخوں کو کھانا ہے، قیصوں کا منہ دھلتا ہے، مصیبت لارائل میں نے عجیب سے دیکھا ہے کہ کئی جہانم دوزخوں کے گھر جہاں وہ سدا ہے کسی جہانم کی ٹھکانی پہنچا رہا ہے۔ کسی کی اعلیٰ پاز کے ماتہ چار رہا ہے، میں نے عجیب سے اپنے بچپن کو دیکھا ہے کہ اس کی خدمت جہانم کی قہمی توجہ دہ قیصوں کی ہوتی تھی۔ یہ ابو طالب نے کہا۔ حضرت علی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ جب فوسنگی ٹھکانی حضور پر حملہ آؤ تھی یہ ٹھکانی چار دین کر ٹھکانے ستر پر آرام کر رہا تھا۔ یہ اس کا کمال ہے۔ ٹھکانی لانت کا امن۔ مگر یہ بھی مجھے کہنے کی اجازت دو کہ خدا کی لانت صدیقی کے پاس قہمی طور مصطفیٰ کی لانت حیدر کے پاس قہمی۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ حیدر سو ہے تھے صدیق جاگ رہے تھے حیدر کے پاس ستر تھا۔ صدیقی کے پاس ستر والا تھا۔ حیدر کھانا رہا صدیقی لانتا رہا صدیقی لانتا رہا حیدر نے غیبی ہے صدیقی نے غیبی دلی ہے۔ یہ کہنا چاہا کہ حضرت ابو بکر خسر ہے ابو لیلہ والا ہے میں یہ کہوں گا کہ حیدر پر نبوت کا احسان ہے۔ نبوت پر مصداقت کا احسان ہے۔ ہے چاہیں ؟ (ہے) میں غلط کہوں تو خدا میرا ظلم چھین لے۔ ساری کائنات میں جس نے مجھ پر احسان کیا وہ میرا صدیقی ہے۔ یہ لڑی ہے ان کا جہنم کی رات میں دوزخوں کی قربانی میں لڑی ہے۔ کہہ دو لڑی ہے۔ کہہ دو لڑی ہے۔ حضرت ابو بکر مصطفیٰ پر امام ہے۔ حیدر مقتدی ہے۔ بارخص نہ ہونا حضرت علی کو









لایۃ الخالین میں بھی لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔ لستک رسول اللہ  
لمعن البانی فوجیوں کے لئے جو خود کوڑا کرے میں اس کو پیچھے کیسے کوڑا کر سکتا ہوں امام ابو بکرؓ  
حق تعالیٰ میں ہوں گا۔

لوگ تو کہتے ہیں ملاں ملاں امام ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی  
یعنی دسویں کا امام، پہلا امام صحابہ کا امام، مصلیٰ رسول کا امام، اہل بیت کا امام دوسراں چارویں مصلیٰ  
رسول کا امام ابو بکر صدیقؓ ہے۔ امام دوسرے کون ہے؟ (ابو بکر صدیقؓ ہے)

سجدہ نبوی کا پہلا امام کون ہے؟ (ابو بکرؓ) جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا ینزلکم فیہ  
فیہم البیہم جہاں صدیقی ہوں وہاں کوئی امامت نہیں کر سکتا۔ ستر و آیت تک قل فیصل بالظہر صدیقی  
کو کہہ میرے ہوتے ہوئے میرے مصلیٰ پر خود کوڑا کر امامت کر دے۔ کچ کہہ دیا ہوں۔ دنیا گزیر  
کرتی ہے۔

میں اور سنیوں دیکھا ہوں حضورؐ نے دیکھا۔ کیا ابو بکر مصلیٰ پر قرآن پڑھ رہے ہیں امام صحابہ پیچھے  
ہاتھ باعہ کر گزار پڑھ رہے ہیں۔ میری طرف دیکھنا حضورؐ نے گھر کا پردہ ہٹایا۔ چہرہ منور دیکھا اور  
مسکرا رہے۔ صحابہ کہتے ہیں حضورؐ کا چہرہ میں نظر آ رہا تھا جس طرح خدا کا قرآن دکھایا ہوا۔ خوش ہو گئے  
کہ اللہ میں صدیقی کو مصلیٰ پر دیکھنا چاہتا تھا امامت کو صدیقی کی اقتداء میں یا اللہ آج میں محمد صدیقی  
پر راضی ہوں تو بھی صدیقی پر راضی ہو جا۔ ہر حضورؐ دہرا آگئے۔ عسکری نماز تھی حضور کریم کو حضورؐ امامانہ  
ہوں صحابہ نے عجب کی۔ صحابہ نے اشارہ کیا کہ ابو بکرؓ گلی والے آ رہے ہیں امام اہل بیت آ رہے  
ہیں۔ صدیقی مصلیٰ پر تھے۔ صدیقی پیچھے بیٹھے گئے فرمایا اظہر من الشمس منک میں تمہیں ہڈائے نہیں  
آیا۔ تمہیں جمانے آیا ہوں۔ تیرے پیچھے نماز پڑھنے آیا ہوں، صدیقی کو حضورؐ کی خوشبختی صدیقی پیچھے  
چلے حضور مصلیٰ پر آگئے۔ صدیقی معلوم ہوتا ہے جہاں پیغمبر آہائے۔ صدیقی بھی مصلیٰ پر نہیں رہتا۔  
بلکہ حجاج کی رات جہاں حضورؐ آئے تو کوئی نبی بھی مصلیٰ پر نہیں آیا۔ یہاں کے لوگ عجیب ہیں کہتے  
ہیں کہ نبی آگئے ہیں اور مصلیٰ پر خود ہوتے ہیں۔ پرے بیٹھے میں کہیں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب  
جس قسم ہونے لگتا ہے تو کڑا۔ وہاں جاتے ہیں کہتے ہیں کہ نبی آئے ہیں۔ پوچھو کہیں ہیں کہتے ہیں  
پٹے گئے ہیں۔ میں بدھو جاتے ہوں۔

ہمارا نبی مانی ہے۔ بلکہ میں تھا تو کی ستر فرار فرشتے اور وہاں پڑھ رہے ہیں؟ (دہیٹے ہیں)



[illegible][illegible]

لیکھو عہد خارجہ میں شاہی مراہوں عن افغانی نقل المکتبہ النبیہ عہدہ میں نے مکتبہ میں  
 یادگار فرمایا جو عہدہ والوں کو عہدہ ہے۔ عہدہ والوں کو گاہیں دیا ہے جو میرے مسابیل کا دشمن  
 ہے بٹھارت عہدہ الملتح فی القادہ جس طرح تک اپنی میں کھل جاتا ہے میرے عرب کا  
 آپس میں کھل جائے گا۔ عہدہ میں عرب کے ذریعے سے وارد ہوا فرمائے (آمین)

آج کی تقریر حیدر کر، پرچی حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا پسند ہے فرمایا: سُبْحَنَ اللَّهِ  
مِنَ اللَّيْلِ إِنَّكَ حضرت حیدر فرماتے ہیں مجھے ساری کائنات سے تجھے جی لگے ہواری ہیں۔ کیا حضرت  
عائشہؓ نے نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ بھی ایک ہی قسمی؟ (نہیں) انہی؟ (نہیں) سو گھنٹی ہوئی  
نہیں؟ (نہیں) کیا حضرت عائشہؓ نے یا ایل وکبا؟ (نہیں) اس طرح کہنے کا حکم آیا؟ (نہیں) ہم حیدر  
کا نام ہیں۔ حیدری بھی ہم ہیں۔ حیدری جھنڈا بلند رکھتے ہیں۔

جہد سے یہ بچا لیا کہ آپ کو کیا پتہ ہے قرآن مجید باری من اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا ہے۔

مجھے نیک چیزوں سے زیادہ ہے۔ الضروب بالشئب لکھ کر کارخانہ اور کارخانہ کا کھانا بڑا ہمارے کے  
 خدما دہر مید و کر اور میری ذوالقادر ہاتھ میں تھوڑا میرا ہوا اور ہوگی آئے فی انوار۔ جہاں لکھوں  
 و زاپار اسماں انڈا لکھا مجھے یہ بات پسند ہے کہ کھڑے زمین کو پاک کروں۔ لکھنا دشمن  
 ہوں۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: الضروب بالشئب کفار پر گوارا نہ کرنے میں حرج نہ ہے۔ ہم تو ایک  
 دوسرے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ الضروب بالشئب و الضروب فی الضیف مری ہو۔ جوں جوں کالی کا سبز  
 ہو آتی ہوئی ہو اور سبز ہو کر کراپے رب کو راضی کروں اس دوزخ میں حرج نہ ہے۔ آپ مری ہوتا کہ  
 خدا علیؑ سے راضی ہو جائے یہ حیدر کے اتفاق ہیں۔

والجملہ بالشئب مہمان آئے سلطان اگر اگر چہ غریب ہو۔ ہر مری علیؑ خوش نصیب  
 ہو دہر مہمان ہو علیؑ میرا ہی ہو۔ مگر کا سامان ہو قرآن نے کہا: وَتُطْعَمُونَ الطَّعَامَ غُلِيَّ غَنِيٍّ  
 بِشَيْءٍ قَلِيلٍ وَتُغْنَوْنَ عَنْهُمُ الْغَنَاءَ۔ کسی شے کو کالی نے لے کر ہے اس کی خدمت  
 کی قرآن نے قیامت تک اپنی تعلیم میں علیؑ کا نقش ہوا۔ حضرت علیؑ کا قائل ایمانی ہے۔ عسری  
 ہے ہاتھ آپ کو ملی بات ہواں حضرت عسری کا قائل ایمانی ہی ہے۔ عسری ہے۔ ہوا آگ پرست  
 تھے۔ ہوا لاغیر ہوا ہی عسری کل بھی دشمن تھا آج بھی دشمن ہے۔ حیدر کا دشمن عسری ہے۔ حیدر کا دشمن  
 لکھن ٹلم عسری ہے۔ حضرت مسیحؑ کے قائل سابق کوئی ہیں۔ جنہوں نے ہمارے ہر معاہدے نہیں  
 کی۔ ہمارے ہر معاہدے لکھن ٹلم ایمانی لکھن ٹلم جس نے قادیانی عسری پر ملایا اس نے سات سالہ دشمنی  
 کی۔ جب اس کو بھگانے کے لئے مکمل لاکھا گیا تو اس نے اپنے آپ کو لاکھا اس نے دیکھا ہوا ہوا  
 دشمن ہے۔ قیامت تک اپنے آپ کو لاکھا ہے۔ گاہ دشمنوں کی بھی کئی ہوتی ہے۔ دشمن کے دشمن بھی  
 کوئی ہے۔ جو دشمن کے دشمن ہے۔ وہی مسیحؑ کے دشمن ہے، صحابہ انہیں میں ہوا تھا تو حضرت علیؑ نے  
 اپنے دشمن کا نام لیا مگر کہا۔ میں بھی اہل اسلام صحابہ سے زیادہ عطا کرے (آمین)

ہم یہ پیغام بھی لگی مگر گزریہ قریب ہر شرم بکھارا ہے ہیں۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کرام کے سامان  
 میں ہے۔ ایک اہل بیت و مقام کے سامان میں ہے۔ صحابہ کا دشمن رافضی ہے اہل بیت کا دشمن خارجی ہے  
 دونوں کا اسلام اہل سنت و اہل امامت ہے۔ عسری دونوں آنکھیں ان کی محبت سے روشن ہیں۔ ہم صدیق  
 کی صداقت، عسری کی صداقت، عسری کی صداقت، عسری کی صداقت، عسری کی صداقت، عسری کی صداقت، عسری کی صداقت  
 سب پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم اپنے دل میں سب کی شان رکھتے ہیں۔

ایک گھنٹہ پہلے کہا میں آخر نہیں کر سکا ابھی علی المرتضیٰ علیہ السلام، تقی الخلیفہ، احمد رضا علیہ السلام، علی قرآن دانی، حیدر کی بیادری، حیدر کے کارنامے، حیدر کے فراموش حیدر کی حضور سے محبت حیدر اور صاحب، بہر حال یہ بہت لمبا سفر ہے اس میں نے ایک گھنٹہ میں حضرت علیؑ کی ایک جگہ ہی ہے اٹھ اٹھالیس کا حکم فرماتے۔ (آمین) کاٹھا مٹھا ہادی جہاں سے بھی کھڑی ہوگی۔ پکی ہوگی۔ ہم تمام صحابہ کرام کے مقام ہیں۔ حیدر کا دشمن بھی تقی، صاحب کا دشمن بھی جنینی، ہم دو بڑے دشمن ہیں۔ حیدر کی شہادت ابھی حوالہ کی محنت بھی، جانکشی عزت بھی۔ سب پر ایمان سب کی عزتوں سے میرے کہتے ہیں۔ آپ کا بھی عقیدہ ہے؟ (کاٹھا مٹھا)

الحق القوي على الله العظيم

## تواریخ انجلیام وفات

- (۱) ایام ده سال سید عالم و رسول الله صلی الله علیه و سلم از سنی الاولاد۔  
 (۲) ایام ده قات خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ ارشدی الاطری ۱۳۔  
 (۳) ایام شہادت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کم کر الحرام ۱۴۔  
 (۴) ایام شہادت خلیفہ سوم عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ۱۵ از سنی الحرام ۱۵۔  
 (۵) ایام شہادت خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۱۶ ارشدی الحرام ۱۶۔  
 (۶) ایام ده قات خلیفہ پنجم سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ ۱۷ ارشدی الحرام ۱۷۔  
 (۷) ایام ده قات خلیفہ ششم سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ ۱۸ و جب المرتضیٰ ۱۸۔  
 (۸) ایام شہادت حمادی بر رسول سیدنا زور رضی اللہ عنہ ۱۹ ارشدی الاطری ۱۹۔  
 (۹) ایام شہادت سید القصد امام محمد رضی اللہ عنہ ۲۰ ارشدی الحرام ۲۰۔  
 (۱۰) ایام شہادت شمسیر رسالت سیدنا محمد صلی اللہ عنہ ۲۱ (از شہید) ۲۱ ارشدی الاطری ۲۱۔  
 (۱۱) ایام شہادت امام شہید ابوبکر با سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ ۲۲ ارشدی الحرام ۲۲۔

## فضائل و مناقب

### سیدنا حضرت ابو بکر و حضرت حسین رضی اللہ عنہما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحَمْدُی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ  
وَحَمْلِہٖ اَیُّہِ الْمَحْمُوْدِیْنَ وَآخِصِہِ الْاَوْثَقِیْنَ وَالْاَصْفِیَّہِ الَّذِیْنَ عَمَّ کُحْرُہُمُ الْہٰدِیْنَ صَلَی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامُہِ اَزْوَاجِہِ وَآخِصِہِ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

لَا تُخْرِکُہَا اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ مُسْتَغْنٍ بِہِیْ الْاَزْحٰی اَلْقَمُوْۃُ الصَّلٰوۃُ وَہُوَ الزَّکٰوۃُ وَآمُرٌ بِہِ الْمَعْرُوْفِ  
وَنٰہِیٌّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَہِیْ عَابِدَةُ الْاَمُوْر۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکُمْ بِشَیْءٍ وَشَیْءٌ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدِیْنَ  
الْمُہْتَدِیْنَ تَمْشُوْنَ بِہَا وَتُحْمَلُوْنَ عَلَیْہَا ہُوَ اَجَدُیْ کُمْ وَتُخْلَقُ اَلْاُمُوْر لِاَنْ تَحْلُوْا  
بِدَعِیْہِ وَتَحْلُوْا بِدَعِیْہِ خِلَافَہِ وَہِیْ رُوْنِیْہِ وَتَحْلُوْا خِلَافَہِ فِی السُّوْرِ۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ عَمَّا جَلَسَا بَعْدَ رَسُوْلِ  
اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَقَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ غَضِبَ اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ فَذَلِکَ  
الْجَنَابُ وَہٰذَا وَفَرَّقَ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَامَ اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَالَ خَلَقَتْ  
ہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ غَضِبَ اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ فَلَا تَقْضَیْ اَمْرًا اَوْ یُکْرَہَیْ وَہِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَہِیْ یُکْرَہُیْ بِہِیْ فِی  
تَسْبِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَہِیْ یُکْرَہُیْ اِنْہِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَامَ عُمَرُ لَقَالَ خَلَقَتْ  
ہَا اَبُو بَکْرٍ وَغَضِبَ اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ فَذَلِکَ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ وَہٰذَا  
الْمَخْلُوْقُ فَقَامَ عُثْمٰنُ لَقَالَ خَلَقَتْ ہَا غَضِبَ اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ فَذَلِکَ بَابُ الْجَنَّةِ  
وَبِجَسُوۃِ الْفَرِیْدِ وَبِعِلَاقَةِ الْفَرْدِ فَقَامَ عَلِیٌّ لَقَالَ خَلَقَتْ ہَا عُثْمٰنُ غَضِبَ اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ  
فَذَلِکَ الْمَسْرُوْبُ بِالسُّبُوْۃِ فِی السُّبُوْۃِ بِالْعِلْمِ بِالْعَصَبِ لِجَنَابِہُمْ عَمَّا یَکُوْنُ  
بِہِیْہَا جَزِیْلٌ لَقَالَ خَلَقَتْ ہَا اِلٰہِی مِنْ ہٰذِیْنِ فَذَلِکَ اِلِذَاہُ الصَّالِحِیْنَ وَہٰذَا

[illegible]

انسانی صداقت رکھتا ہوں ☆ آئینی صداقت رکھتا ہوں  
آنگلیں میں دیا دل میں طیرت ☆ قرآنی لطافت رکھتا ہوں  
اسلام سے کچھ کو ثابت ہے ☆ کچھ شوقِ عہدیت رکھتا ہوں  
صدقی دروغوں کی تالیف چاہوں سے محبت رکھتا ہوں

محمدؐ ما خدا داد سے فکر ☆ ہیئت و سر ☆ جن \* وحید  
 وہ خلق ہے شب کو تاروں سے ☆ در جہالت ہی کے پاؤں سے  
 ا میں رحمت نما بھلائی ☆ اگر رحمت حقانی کھنڈی  
 نور کی آمد سراپا شہیا ☆ فصل طے کثیرا کثیرا

محضین اسلام سلامت دعا فرمائی کہ ہم سب کا جہنم، آخری ظہیر کے آخری صواب دہاں  
آخری ظہیر کی اس آخری امت کا یہاں جمع ہوا اور سات روزہ جانی انھیں کا فرانس کے آخری اجلاس  
میں پیغام رپے کے لئے حاضر ہوا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو آخری ظہیر کی آخری جماعت سے آخر تک  
صحت عطا فرمائے (آمین)

آج کی تقریر میں جہاں صدیقی انگریزی صداقتوں کی انصافیت ان کے درجہات پر ان کے ساتھ ساتھ عظمت و شان کے دور کے کچھ حقائق کچھ گوشے دکھانے کے کارنامے ان کے حالات و واقعات و حکایات آج رات آپ کو بتائے جائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر امر کرنے والے نئے سے محفوظ رکھے۔

کئی خدا کا منکر ہے کئی توحید کا منکر ہے، کئی قرآن کو کفری کے حوالے کرتا ہے۔ کئی





صلی کی ملامت میں گاہ خدا نے دھوکا دیا۔ کیا خدا اپنے وعدے کے خلاف کر سکتا ہے؟ (نہیں) اے اللہ! لا یخلفن الذین عہدوا ینزلن علیہم الذل والذلالة خذنی خدا کو وعدہ ہے۔

اللہ نے موسیٰ کی والدہ سے کہا کہ جب تمہیں فرعونوں کا خطرہ ہو۔ ان غیر برادران کا جو موسیٰ سے ہے۔ میں تمہیں کہتا کہ اپنے بیٹے حضرت موسیٰ کو دودھ پلا کر صندوق میں رکھ کر کھانا دے۔ ایا حبیب غلبہ فاقبہ بن النبی میرے موسیٰ کو صندوق میں رکھ کے دیا جس نے ہمارے ذوالقہظین ذوالقہظین اپنی جان کا خطرہ کرنا موسیٰ کا بھی خطرہ نہ کرنا یعنی ذوالقہظین ایک علی خدا سے کاہنوں کہ جب فرمائی طبع اسلام کو دیا کے حملے کرے گی یہ صندوق فرعون کے گھر جانے کا لوگ یکجہ کے گھر میں بھی دھوکا دیا ہوں کہ دودھ پیرا پاؤں گا موسیٰ کی ماں کو کہا صندوق بھیج دیا۔ تمہیں سوا نہیں آئیں۔ موسیٰ کو کہا حرمنا علیہ الطیر اصبع خدا نے کہا خبر داد میرے نبی کی موت کا خدا حضور کا کہیں میری دھوکا نہ ہو جائے اللہ نے حرام کر دیا۔ جو بھی دانی آئی اس سے بچو بچو لیا۔ موسیٰ کی یمن نے کہا کہ ایک جھوٹ ہے بڑی الجھی اگر اس بچے کو وہاں لے چلو۔ لے گئے موسیٰ کو کھانے فرمایا۔ یمن ہے اس باب دودھ پی لے۔ موسیٰ طبع اسلام نے دودھ پیا شروع کیا۔ خدا نے کہا تو اعلم ان وعدہ اللہ حق موسیٰ کی ماں یقین ہو گیا کہ میرا دھوکا ہے جو خدا ایک جھوٹ سے وعدہ خلافی نہیں کرتا وہ جو مکی ملامت اور عطا بظہیر کے صحاب سے وعدہ خلافی کر سکتا ہے؟ (نہیں) خدا نے وعدہ کیا۔

یہ خدا کے دشمن ہیں کہتے ہیں علی خدا خدا کہہ کر کہا گیا۔ ہمارے کہا گیا۔ خلافت پر چڑھ گیا۔ صلی پر قبضہ کر گیا۔ یہ ظہیر کا صلی ہے۔ میں کہتا ہوں کوئی صندوق کوئی خادم حرمین آپ کے یہاں سے کوئی جو سے جو آئی صلی رسول پر نہیں کھڑا ہو سکتا دی کھڑا ہو گا جس کا انتخاب ہو گا خدا کرے گا کوئی کرے گا؟ (نہیں) اللہ

ہم سارے جانتے ہیں۔ مقتدی ہیں۔ سارے سولانا خود نبی سولانا تمام ملے سولانا ملتی کوئی ملے سارے مقتدی ہیں۔ مقتدی دی ہو گا جس کا انتخاب خود خدا کرے گا۔ یہاں سے کھڑا تھا ہے وہاں بھولے ہمارے وہ کالی کالی بگڑیاں اور وہ عجیب سریلی آواز اور تم کہتے ہو مہاجر مہاجر تھے تم یہاں آئی ہے ماننے ہو گا کہو تمہیں کیا ہو گیا پس تعریف کرتے ہو تو شراب پیتے ہو۔ انکار کرتے ہو تو رجم کے



پانی سے عزم ہو گیا، تم پر حرموں اور خریف کرتے ہو، طبیکیٹروں کی سزا کرتے ہو، تم کے صحابہ  
 پر نہیں کیا ہو گیا ہے خریف کرتے ہو، ان کی عورتوں کی۔ اچھے والیوں کی۔ ایکٹروں کی اور لکھ کرتے  
 ہو، کی مانگنا۔ تم کہاں جا رہے ہو، تمہیں حیات تھنے۔ یہ ایک سازش ہے۔ قرآن بکری  
 کا کی۔ حدیث سب غلط ہیں صحابہ مرزا ہو گئے۔ اسی حدیث بڑا دل ہو گئے۔ کہ بدل گیا۔ الا ان دینے  
 کی دین قرآن کی جگہ مرے آگئے۔ عالم کی جگہ آگئے۔ سبھی جگہ امام ہمارے آگئے۔ میری جگہ  
 ہم آگیا۔ جی کی جگہ دہائی آگئی۔ سن رہے ہو، دین کی جگہ یہ تھا، آگیا۔ غلط تھیں، دین حد پر قائم  
 رکھے (آمین)

چند سو فی لے لو، کھو سے۔ اور حدیث ہو گئی نے چنی تھی اس کے لئے ہند چاہئے ایک ہند  
 ہو، ان ایک ایک آگے لے کر، رب ذوالجلال تک ایک ایک ان کے فرمودات ان کے کلمات  
 اور حدیث آپ کو بیان کئے جائیں اس وقت میں حکایت راشدہ میں چار چاروں پر عرض کر رہا ہوں۔  
 تمام صحابہ برحق ہیں مگر ان میں چار ممتاز ہیں، تمام دنیا، برحق ہیں مگر ان میں چار ممتاز ہیں۔ حضرت  
 محمد رسول اللہ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت یحییٰ روح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ ان میں افضل  
 ہے محمد رسول اللہ۔

ان کی چار چیزیں افضل ہے۔ قول، نبی کریم کی کیا وجہ ہیں ان میں چار، چار میں بی بی عائشہ  
 تمام دنیا، برحق سمجھو، کتابیں انہی ان میں چار افضل ہیں، تو اساتذہ افضل، محمد قرآن۔ ان سب  
 میں قرآن افضل۔

تفسیر کے تمام صحابہ ان میں چار افضل۔ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، سعید کرمان، چاروں  
 میں صدیق افضل ہے۔ زہد سے پہلو، ان افضل ہے (صدیق) غلط کہہ رہا ہوں تو کفر ہے ہو کر سری  
 توبہ کہہ ان میں سب سے افضل کون ہے۔ پہلے فکر نہ تھے والا کون ہے؟ (صدیق) تفسیر کا پہلا  
 تفسیر کون ہے؟ (صدیق) پہلا پہلا ذہن کون ہے؟ (صدیق) پہلا دانا کون ہے؟ (صدیق) پہلا  
 پہلا حضور کے ساتھ کون ہے؟ (صدیق) پہلا تفسیر پر ماکھانے والا کون ہے؟ (صدیق) امال  
 لگانے والا کون ہے؟ (صدیق) تفسیر کے گھر لکھا کرنے والا کون ہے؟ (صدیق) ہجرت کا  
 پہلا دانا کون ہے؟ (صدیق) جس کے ہر پہلے حضور آئے کون ہے؟ (صدیق) جس نے پہلے نبی



صدقہ حق گوہر پر بہرہ دے رہا ہے۔ حیدر پر نبوت کا احسان ہے۔ نبوت پر صدقہ حق کا احسان ہے۔

حیدر مقتدی نظر آتا ہے۔ صدقہ حق صلیٰ علیہ وسلم نظر آتا ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یہ بھی اپنے وقت کا امام دین ہے اور صدقہ حق خلیفہ رسول اللہ ہے علی حیدر کر رہا ہے۔ اور مکر صدقہ حق ہے۔

اگر کراچی والو اسامی و دنیاوی کے در پر ہے۔ مگر حضرت کی ذات صدقہ حق کے در پر ہے تہداری کو دیکھئے ادا ہے ہاں ہیں صدقہ حق کی گوشہء مذکال ہے۔ بہر حال حضرت حیدر بھی مقابلیتیں کرتے ہیں نے حیدر سے پوچھا آپ فرمائیں آپ تائیں آپ چاہیں آپ پوچھیں کراچی کو کہا نہیں، مشکوں کو تائیں، کیا طرہ سے ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: الفصل الامۃ عیسٰی الامۃ بعد الانبیاء، تمام انبیاء کے بعد اس امت میں جو افضل ہے۔ میرے نزدیک وہ صدقہ حق ہے وہ حیدر فرماتے ہیں۔ ام حیدری بھی ہیں۔ کو انشاء اللہ ہمارے پاس لغز حیدری بھی ہے۔ لغز حیدری اللہ اکبر! آپ کو آج حیدری بھی ہماروں۔ مولانا شیخ الہند صدیقی تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی قادری ہیں۔ شبیر احمد یہاں مورہا ہے مٹائی ہے۔ حبیبی احمد دینی حبیبی حبیبی ہے۔ صدقہ حق میں حبیبی حبیبی ہیں۔ لغز حیدری میرے پاس ہے۔ لغز حیدری اللہ اکبر! بھی تھا یا کوئی اور تھا (بھئی تھا) بغیر میں بھی لکھایا کوئی اور۔ یہ لغز بھی ہے یہ کدو ہے۔ ہمارا لغز وہی ہے جو حضرت علیؑ نے لکھا حیدر ہمارا ہے حیدر نے ہاتھ باندھ کر لڑا چھوٹا ہاتھ کھول کر ہاتھ باندھ کر حیدر نے بھگ لیا؟ (نہیں) حیدر نے کالے کپڑے پہنے؟ (نہیں) اور ستر کھل کے ہاتھ حیدر نے یہ چلوں اور ماتم کیا؟ (نہیں) حیدر نے لغز حیدری یا علیؑ لکھا (نہیں) ام حیدری ہیں حیدر ہمارا ہے ام حیدر کا بیٹا نام لکھا نہیں گئے۔ حیدر بھی بڑا محتاط ہے۔ ایک نصیب و ناک نصیب حیدر کا مدگار کون؟ (اللہ) حیدر کا بھوکون (اللہ)۔

سنیو لکھ رہا ہے کدو نہیں چھوٹیں کیا ہو گیا۔ چند مرچے اور کالے کپڑے دیکھ کر تم بھی پریشان ہو گئے کدو نہیں یہ ہمارے کالے ہیں یا اندر سے کھل کالے ہیں؟ کس تو غلط ہے دعا کرے اللہ تعالیٰ ہمیں حیدری بنائے ہمارے مگر جہول کا پردہ ہے۔ ہمارے ہاتھ میں حیدر کی گھڑ ہے۔ ہزاری زبان پر حیدر کا لغز ہے۔ ہمارے چہرے پر حیدر کی صحت ہے۔ حیدر سجد کے اور ہمارے پر شہید ہوا یا لام ہمارے کے ہمارے پر؟ (سجد کے ہمارے پر) تو خواہ کھڑا ہی اس کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ حیدر عالم قرار کر نہیں تھا۔ (پچھلے) اور کدو کدو چھوٹیں چھوٹیں دے (آمین)



ایک آدمی کو کہا ہے، ہائے مسکین، ہائے مسکین، ہائے مسکین ایک دھوکہ کے سجدے میں  
نہیں پڑے، قرآن کے یا ایک پارہ چھتا ہے، یا انھیں کا ثواب آلہ رسول کی اصلاح بہانہ کہ  
پچھلی قوم کو دیکر پچھتاہوں اسی مسلمانوں حضرت مسین کو نام کا ثواب بکھٹکا ہے یا قرآن کا؟ (قرآن  
کا یہ دوست ہیں یا دشمن ہیں؟ دشمن ہیں، یہ سب ثابت ہے۔

حضرت مسین کو دیکر کہہ چکے یہ کلمہ عزیمت سے بظاہر شروع کر دیتے ہیں، وہ اس کو عقیدہ ہونے پر  
دے دیتے تو یہ سند میں بھیک کر فرق کر کے آجاتے ہیں کہتے ہیں بھیک ہے، اثر ارجح اس نے  
تھیں بھکایا ہے، اظہر من الشمس ہے۔ (آمین)

حضرت مسین نے کہہ دیا میری ایام کیا؟ (میر کی) قرآن چھتا پارے پڑھے؟ (قرآن)  
روزہ پڑھا تھا؟ (نہا روزہ پڑھا) کا لڑے گراے یا تیر کیا؟ (گراے) شہید ہونے یا ساقی ماگی؟  
(شہید ہونے) بہادری دکھائی یا ساقی ماگی؟ (بہادری دکھائی) اس کہہ دیا، ہم مسین کے کردار کو زندگی  
کریں گے، (بظاہر) جسکی اگلی ہم ہیں اور حیدری اگلی ہم ہیں، ہم حید کے کردار کو زندہ رکھیں گے۔  
حضرت مسین نے کہہ دیا، کوئی دیکھیں گے۔ (بظاہر)

چھتا میں ان بچے۔ یہ بچہ کثیر مہاجر و غریب، یہ سب دشمن خیر مہاجر بچے کے ہاؤم بھی  
غریب ہو، سارے کے سارے بچہ نکال دینے غریب بچے کے سب چارے ایسے نہیں بچے کے کہ چارہ  
عقیدے پر قائم رہے۔

ذہب کا کرکٹ چڑی ہیں قرآن یا حدیث، قرآن و حدیث میں اختلاف ہے؟ (نہیں)  
ایم ہے؟ (نہیں) امر ہے؟ (نہیں) کفر ہے؟ (نہیں) تکریم ہے؟ (نہیں) حد ہے؟ (نہیں)  
لاہاڑے ہیں؟ (نہیں) ملک ہیں؟ (نہیں) ملک ہے؟ (نہیں) کیڑوں پہلا رنگ ہے؟ (نہیں)  
بکھٹیں ہے۔ قرآن و حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حد میں ہے؟ (نہیں) صحابہ دلی بیت میں ہے؟  
(نہیں) اور قرآن و حدیث میں ہے کہ حد میں ہے؟ (نہیں) صحابہ دلی بیت میں ہیں، ہمارا عقیدہ،  
اظہر من الشمس ہے۔ نبی کے ارکان میں ہے خدا کے گھر میں ہے۔ گھر کے در ہے ہے صحابہ کرام میں  
چھتا حدیث نظام میں ہے۔

اللہ بیت نے ایم کیا؟ (نہیں) اللہ بیت نے تو بے قائل ہے؟ (نہیں) بہادر و احسنے قائل ہے؟  
(نہیں) مسین نے زمین العابدین نے قائل؟ (نہیں) زمین العابدین نے اپنے باپ کا قائل؟ (نہیں)











☆	ہم نہیں پہنچ سکتے ہیں	☆	ہم گمراہ ہو گئے ہیں
☆	اب کتا ہے اسلام فریاد کرے	☆	اب کتا ہے اسلام فریاد کرے
☆	بے کے شہر میں اہل کفر کا	☆	بے کے شہر میں اہل کفر کا
☆	ما ان مدحت محمدنا بقاضی	☆	ما ان مدحت محمدنا بقاضی
☆	جميع العلم فی القرن لکن	☆	جميع العلم فی القرن لکن
☆	مگر نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بڑے	☆	مگر نہ ملے گا تمہیں شیطان سے بڑے
☆	تمہی آدم و ہنرمند	☆	تمہی آدم و ہنرمند

اور شریف:

اولیاء و عظام برادران اسلام تمہے سے پہلے تو ہزاروں صاحب کمال اور دین سے بالا مال و عظام  
جس مزاج و خیال جس جلال و جمال جس راز و اعجاز جس جوش و خروش سے انہوں نے اپنا  
اکہاد خیال فرمایا اللہ حق کے بیان میں ایمان میں جان میں زبان میں خاندان میں برکت  
عطا فرمائے (آمین) ہم خوش ہونے میں کہ میدان خالی نہیں ہوں اللہ بھڑکے اللہ بھڑکے اللہ  
مرد میدان موجود ہیں صاحب بیان موجود ہیں میں نے رات صحت کی جماعت و طہر کی بات  
حضور کے محبت یافتہ آقا کے نظام، خدا باں و اسلام یعنی صاحب کرامان کی زندگی و حیات و سیرت کا کھلے  
بند کتاب و سنت سے نہ کہہ کیا آج ارادہ ہے کہ میں ام المؤمنین ام المومنین و رفیقہ حیات و دست  
کائنات جس کو میں صدیقہ کہوں آقا کی رفیقہ کہوں۔ کائنات میں لہجہ کہوں زندگی باطنیہ  
کہوں۔ شہادہ طریقت کہوں، صحتی کی حبیبہ کہوں، نبوت کے قریبہ کہوں، مشائخ میں حبیبہ کہوں، نبوت  
کی حبیبہ کہوں، نبوت و حبیب خدا کی حبیبہ کہوں، حبیبہ کہوں، حبیبہ طہرہ کہوں، اللہ کے دل کی تسکین  
کہوں، صدیقہ بنت صدیق کہوں کائنات میں بہترین کہوں، اللہ کے دل کی تسکین کہوں (فرما بکیر اللہ  
اکبر مشائخ صاحب زندہ باد مشائخ امیات المؤمنین زندہ باد)

اپنی ماں کا بچہ نہ کہہ کر کے ان کو خیرہ کہوں ایک ماں وہ ہے کہ اپنے لے کہاں بھائی لے  
کہاں دین پرسی خیر ماں ایک ماں ہے۔ کہ خدا نے کہا کام اللہ نے کہا خود صحتی نے کہا بکیر لوگ  
امتراضات کرتے ہیں خدا بات کرتے ہیں ماں کے روئے کو تار نے کی کوشش کرتے ہیں اس ملک  
میں نہ جان محفوظ ہے نہ مال محفوظ ہے نہ ایمان محفوظ ہے مگر اللہ اللہ جب تک فرزند ان و بیٹے نہ ہیں







بھئی بڑھاد میں پڑھا ہوں کہ اگر کوئی چار گنتیں پڑھے مغرب کی نماز ہوگی؟ (نہیں) اگر کوئی اذان دے گا تو کبیرا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کی بہادت ہے؟ (نہیں) اذان دہی ختم ہوگی جہاں اللہ کے فرشتے نے بتائی حضرت مرنے والی جان کے ممبر رسول پر بتائی حضرت جمال جلال اذان دے گی اذان کو بہادت دے گا (نہیں) اور اللہ جرح ہے جہاں اور جرح ہے۔

تو وہ سب سنے، اسٹوں نے سمجھ لیا کہ آج میں اپنی اور مدد ملی اس بظہری کی عزت بظہری  
نعت بظہری اور قدامت بظہری کی تسکین ہو گی خدمت گزار اور مدد یافتہ صوفیوں کا کوئی تذکرہ کر کے  
اپنی ماؤں، بہنوں کو سمجھاؤں یہ صورت اچھی، اچھی، اچھی بن جاتی ہے یہ ذوق نہاد کر لے تو چنگے میں گھری  
بن جاتی ہے۔ صورت کے چارہ سنے ہیں بڑی ہے تو ماں ہے، بہن ہے تو بھائی ہے، بھولی ہے تو بیٹی  
ہے، لکڑی ہے تو چیری ہے، دھاکہ لڑا، دھاری مسلمان مستورات کو لکڑی دین کا طم طم کرنا ہے، سرخ کا  
جیوا کا پند آیا کہ اللہ نے قرآن میں صورت کا نام سرخ رکھ دیا، اجڑا کا لفظ آنا کا پند آیا، فرمایا اللہ علیہ  
قلوبہ اسے عہد افکار و جبلتیں اسے باہر نہ رہا، حیدر اللہ کی فریاد میں گئی شہرہ، جو کھان و بی بی مصی  
حسینہ طرہ کا رنگہا راج بھی قبول نہیں ہو گا، سب تک باہر کے عقل و ضمیر نہیں، دوا دے۔

[illegible]

داعیہ مصری ایک حکومت تھی جو دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرتی تھی۔ لہذا ایک حکومت تھی جس نے دو رکعت کو پانچ فرج کے بعد اس کے بعد رات تک نماز پڑھنے کا پانی پہنچایا۔ کم از کم چھ سو سال سے پہلے ازیدہ کی لہروں کا رواج ہے پھر ان کے متنی اور عرفات آج بھی نماز پڑھنے کا پانی پیا رہا ہے یہ بھی ایک صورت تھی اور جس تک میں ہیں کہ انہوں میں کا حیات کا ہے کہ ان فتنوں میں کا حیات نہیں تھا۔ ان فتنوں میں حیات ہے اللہ اور اسے مگر میں حیات دعا فرماتے ہیں لی صدیق اب ذرا توجہ کیجئے اور یہ گلی کو چھو کر سنا ہے اللہ ہماری بات کو صدیق کے فتنہ قدم پر چلائے ہیں ان کو ام کلثوم نے سنا، رسول کے فتنہ قدم پر چلائے خدا ہر ایک کی گمراہی کو اپنا پاک کے فتنہ قدم پر چلائے۔ (آج بھی کہو آپ نے ۲۵ سال کی عمر میں اس حضرت خدیجہؓ سے نکاح فرمایا کسی نے کہا ابھی عمر کی عمر کی اس کہ اس خدیجہ اب بطل گئے









ہے نہ کہ پاک کہ تمویذ میں بعد یہاں آئی ہے جو نکل جاتا ہے طبیعت لطیفہ ہوتی ہے پاک  
 ہے تیرا سزا تیرا نیکوئی بھی پاک ہے، یہاں مانگہ ہے ہیں ناک۔ اَللّٰہُمَّ طیب بات سونے  
 کہوں، اَللّٰہُمَّ خذ لای فکل تفتی، وہ لگتی کی لگ، اس میں مانگہ کا سزا کہوں نہیں ہے چھٹیں کیا  
 خدا کا ہے۔

کل لای بعد کے تہہ تھا کل مانگہ نے اگر ظہر کے سامنے کھڑے ہو کر اسکا کھڑا کر  
 محبوب میں جو کھڑے کر تھی گزیاں کھیتی تھی۔ جو لے جاتی تھی جوں کے ساتھ لے مانگہ مانگہ کہتے تھے  
 اپنا کہ آپ آگے نکاح فرمایا خود آپ نے لکھے وہاں۔ خود آپ وہاں بنے کے لئے مودتی کے  
 گھر بنائے اور لکھے کہ اس بات انوشیں طار حضور میں گزیاں کھیتے وہی ہو کر تھی آپ نے اپنے  
 گھر میں آکر ستر ہے یہ لکھے اس بات انوشیں۔ سونوں کی لای طار محبوب اگر آپ نے یہ شریف لایں  
 جب تک وہ کر کے کر تھی کوئی کہ نہیں کہ تھا جب سے میرے ستر ہے ہر آئی کوئی حائلہ کہا ہے کوئی  
 نصرت میرا ہے کوئی لکھے کی کہا ہے۔ خود لکھا اگر آپ کے فضل سے یہ صلہ تو میں آپ کی عزت میں  
 اپنی عزت کی گھمائی کہ میرا حضور نے مانگہ کے فضل کو خود بکرا خدا کی قسم قیامت تک جڑانے وہ  
 کوئی نہیں ہوگا حرام نبی کی حرم میں ہیں سب چہ سوتی لکھ سے آج کی تقریر بعد لکھی شان  
 ہے یہ بعد لکھ کر ان میں دیکھو۔ سزا بات۔ سزا اور یہ چند نہیں تم کہیں سے غلام دیتے ہر چلے گئے  
 ۔ لی لی مانگہ کھیتی ہے میرا سزا بلکہ کرے۔ کیوں کوئی نہیں کر سکا۔ ساری حرم وہ جس میں کوئی تھی۔

فرمایا: جب میں حضور کے ستر ہے پر جاتی میرا سزا ان پاک تھا کہ جو نکل قرآن نے کر  
 میرے ستر ہے ہاتھ تے۔ لی لی کھیتی ہے لکھے خدا کی طرف سے سلام آنے جو نکل نے کہا لکھے خدا نے  
 بھیجا۔ چاہے میرے محبوب کو کہ میری طرف سے تیری مانگہ سلام۔ حضور نے فرمایا۔ مانگہ جو نکل تھے  
 سلام دے رہا ہے۔ لی لی نے وہ کر کہا کہ لکھے بھیجا مانگہ کا نام وہ دے رہا ہے ہیں۔ مانگہ جب سے تو  
 میرے ستر ہے پہ آئی ہے میرا خدا بھی تھے سلام دے رہا ہے۔ کہو جی ہاں۔

لی لی مانگہ کھیتی ہے میرا سزا بلکہ کرے۔ کہو جی کوئی نہیں کر سکا۔ فرمایا میرا سزا بلکہ  
 بد میں جھٹا ادا حضرت علی نے فرمایا کہ نے یہ جھٹا ادا کر دیا فرمایا میرے جھٹا سے کے نیچے بد کی فتح  
 ہوئی کہو جی ہاں۔

لی لی کھیتی ہے میرا سزا بلکہ کرے۔ کہو کوئی نہیں کر سکا فرماتی ہیں۔ حضور پر گھر میں ایک ایک

میں نے اس سے مرعہ کرنے کو اپنے گہرے غصے کی طور پر قیامت تک پہنچ کر لیا۔ اب تمام فرشتے سرخرو فرشتوں کا سامنا کرتے ہوئے اس کی رحمت چاہیں گئے۔ "وہ" کے مدد سے یہ رتی، رتی ہے۔ یہ میرا دعا ہے۔

آج علماء کا عقیدہ ہے کہ لوہے کی یا رسول اللہ کا قبر میں کرتے ہو ان کی جگہ کرتے ہو ہمارا عقیدہ ہے کہ کہے ہر خدا کی قسم عرض ہے، پوری دنیا پر مانتی رحمت جس میں دی ہے۔ جتنی رحمت اللہ کے دے رہی رہی رہی ہے۔ یہ کھانا کما کما سے افضل ہے۔ کھانہ کما کما سے افضل ہے۔ چنانچہ عرض کریں جو علم حلقی ہے۔ میرا اشراف انکوائت ہے۔ ہمارے عقیدے سنو۔

لی لی صوفیہ نے عراقی میں سمرقند کا قیام کر کے کچھ کوئی نہیں کر سکا۔ فرمایا میں ہی کے سامنے  
ہے کو سنی، اہل حق میں اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھٹ کر کے کرتے تھے بلکہ تھوڑی سی حق میں بارہ ہاتھ اور عرض فرموا  
ہے حضور کو کڑا ہو کر بھیجے ہٹ کر چھوڑ دے کرتے تھے یا تو کوئی نہ دے نہیں چکا ہے۔

فرمایا جہاں میں آپ کہتی تھی وہاں اپنی پہنے کے لئے وہاں آپ کہتے تھے جس لئے کہ میں اٹھاتی  
آدمی میں کہانی حضورؐ کے صحبت سے غلو کھا لیتے تھے رلا کی باتیں یاد رہیں کہ وہ جہاں اٹھائے ا  
وہیں پہن لیا بھی کھل کر نہیں آتی بلکہ کتنی ہے ہر اعتبار میں کون کرے۔ کہ وہاں کوئی نہیں کر سکتا۔ غصہ  
و شوق اللہ بہ ہنن ضلوعی ہنن شجر ہنن تھیں ہنن تھیں ہنن تھیں ہنن تھیں۔ کہ وہاں اٹھ۔  
حضورؐ میری کہ میں تھے میں تھیں حضورؐ سے ہے۔ لی لی کہتی ہے میں نے ہر نکل کی ناپاست کی۔ میں  
نے صلیبی کا انداز ہی دیکھا۔ لی لی کہتی ہے جب حضورؐ کو کھڑا کرتے ہر اجراء و دشمن ہو جا تا لی لی  
کہتی ہیں میں نے رات کو دیکھا ساری ساری رات حضورؐ سے میں گنوا دیتے۔ میں نے ہا کر ایک  
طرح ایسی کو یاد آگیا۔ اٹھ خیر ہے میرے محبوب کو یہ مجھ سے میں کیا ہوا؟ تو نے مجھ کو نہیں لیا آواز کا  
سبحان ربی الاعلیٰ یا کاش مجھ کو کیوں سے ہو خدا کی تسبیح میں مست ہو کر رہا ہے۔

لیٹی گئی ہے ایک ملت حضور کو دے دیکھا۔ میں نے کہا آپ تو اسے پاک ہیں کہ جراثیم  
بھی اسے پاک نہیں بھر سکی ہوں۔ لیٹی نے قائل ہو کر کہا: فَلَا أَكُونُ غِنًا شُكْرًا  
میں خدا کا شکر ادا نہ کروں جس نے قیم کے سر پر نبوت کا تاج رکھا۔ یہ لیٹی نے قائل۔ اب سنئے وہیں  
پہلے سے علم۔ یہ لیٹی نے قائل۔ حضور ایک رات اسی آیت پر نہاری رات دوئے سے آنسو بہاتے  
سے قائل ہوا دوسرے صبح نے میں: إِنَّ تَغْلِبْتَهُمْ فَلَهُمْ بَنَاتُكَ وَإِنْ تَغْلِبْتَهُمْ فَلَا يَكُنْ قَتْلُ

الغیر ذلک الخبیم مراد اگر اس کتاب کا راستہ کوئی ہے تو بخدا جانک ہے۔ لہذا یہ چھوڑ کر کسی بھی  
یہ کہنے کا کیا؟ (بی بی نے)

یہ بھلا کس صوفیہ کے دامن ہیں جن کو پتھر کے حجرے کا کوئی پتہ نہیں لی بی بی کہتی ہیں میں نے  
دیکھا اب حضور انور کے چہرہ انور پر بیسنا ہمارے نے پیسے کو کچ کر۔ اللہ اعلم کہ کیا کمال دالے ایک  
رہا کی بات تھیں۔ فرمایا مائیکہ تار میں نے کہا یہ پیسے کے ٹکڑے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قسم مجھے  
جس کے موٹی نظر آتے ہیں۔ باوجود بجا ہوں مگر چپے ہیں۔ حضور نے اللہ کرنا کشتی و جہاں ہی نظر  
کوں تو خدا میرا علم مجھ سے۔ مائیکہ نے کہا کمال دالے آج آپ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کے پاس  
ہوے شامہ سوئی اور آپ کے پاس سے یہ بچے نظر آتے ہیں۔ حضور نے یہ جہاں ہی ہم کو فرمایا مائیکہ  
نے تم کو کچھ اتارنے لکھے پچھا ان کو۔ (سمان اللہ) اور یہ نہیں پہچان سکتا۔

بی بی کہتی ہیں: فاعلم رسول اللہ ﷺ قد فتح الکتاب و قد انطلق الکتاب و قد انشأ  
فأعجب إلى جنب الکعبة ثم أتى قبر الرسول ﷺ فنظر في حفرة خضت من ونبوہ اللہ فی  
جنب الکعبة ضابطہ (گوشتان اللہ)

بی بی مائیکہ انور و دین کا مرکز ہے پہلی امت کو دین یہاں سے ملتا آج مولوی عبدالغفور  
انور کے دور و بار کو ہا کر کہتا ہے۔ میری مائیکہ مصطفیٰ کی تاریخ کی برکت سے قریباً ۱۰ سال کی  
میریں دور و بار و دین کا دین کا دین۔ (سمان اللہ)

یہ عالم کہ بلا والا یہ بڑی بڑی سوچیں اس سے چلیں یہ کہتا ہے کہ مائیکہ سوسوچیں چلیں۔  
میں کہتا ہوں پر سے مدینے میں پر سے کے میں پر سے عرب میں مائیکہ کے مقابلے میں حافظہ اللہ بیٹ  
کوئی نہیں (بے شک) آج دین چری کو اپنا رت دوش نے حیدر کو اس کے دور الے چو کہنا اس  
تار ۱۰ صوفی کی رست کیے گزرتی تھی میں نے جو کر کہ دیکھا اس جہاں نور است کو دیکھ کر کیسے دعا نہیں کرتے  
تھے۔ یہ بی بی کہتی ہے۔

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: کشف بعضی جہاں نقہ جنت عافیتہ پہری  
امت کو ادا عالم اور میری مدینہ کو ادا عالم ملے۔ چونکہ حضور کی زندگی کے دور میں تھے ایک دن اس ایک  
راستہ سے شام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار دینی کے بچہ و دینی کے بچہ کو دیکھ کر حضور کے  
حب و در و پتھر کے چھ دکاوت کرتے تھے مطلب سے ۱۰۰ سے تک لاکھ کے ہر قدم اور ہر لاکھ کو بی بی

صدیقہ حوث کرتی تھیں۔

جہاں پہلے سے طاعون تھی۔ وہاں ہم کی مانند تھی۔ کج ہے یا نہیں؟ (کج ہے) قرآن کی مانند نبی کے حرم میں نبی کے اہل بیت میں، لی لی مائتہ ہے۔ مدینہ کی خانقاہ مدینہ لی لی مائتہ ہے۔ یہ لی لی نے قیام کے اربعین پہلی سے دین میں حکومت سے کہوں گا ایک قرأت ہی کوئی نہیں رہے۔ دعا کر، اللہ کوئی انجی حکومت لائے (آمین) انجی مل میں تریم ہو رہی ہے جو قرآن کا آئینہ ہے وہ میں تریم نہیں دینے کی تلاوت میں تریم؟ (نہیں) اللہ میں تریم؟ (نہیں) اللہ آئینہ مکمل ہے ہم آئینہ مکمل کی ضرورت نہیں، ہم آئینہ چاہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ آئینہ قرآن ہے، آپ علیہ السلام میں مل رہے ہیں، ہم نے قرآن کو چنے سے لایا، ہم نے قرآن کا معجزہ لایا، ہم نے پائی پہنچ کر قرآن چہ علیہ السلام نے کمر کمر کر قرآن پکھلایا۔

اب سنے دین پوری سے ابھی بات شروع نہیں ہوئی۔ ہاں مدینہ ہے نبی مدینہ ہے۔ عمار میں اب کی گواہ ہے۔ مگر میں نبی کی گواہ ہے۔ لاہور کو نور چھوڑ دو۔ جب ہجرت کا سفر تھا مدینہ کی گواہی۔ جب آخرت کا سفر تھا مدینہ کی گواہی۔ وہ گواہی پاک ہے یہ گواہی پاک ہے۔ لی لی تھی ہے۔ اب دار اور چار سو لی لی پھر میں سمجھا تا ہوں۔ نتیجہ کریں۔

حد کو خلاف کو، اختلاف کو چھوڑ دو اور جو لوگ لی لی کے دشمن ہیں وہ لی لی کی عزت کے انجی دشمن ہیں لی لی مائتہ حضور کی عزت ہیں۔ پیغمبر کی تسکین ہے ہم کا پاس ہے لی کے گھر کی عزت ہے لی کے آل کی پاس ہے۔ لی کی پاس ہے حسین کی مانی ہے۔ طاعون کی مانی ہے۔ تم مائتہ کے دشمن نہیں تم طاعون کی مانی کے دشمن ہو آج دنیا میں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ اس ملک میں لی کے حرم کی عزت کی طاقت کی جائے اس حکومت نے قانون بنایا کہ جہاں بیت، آل رسول ازدواج کی توہین کرے تو سن سال قتل میں ڈالو۔ مسٹر جناح کی توہین کرے تو سن سال قتل میں ڈالو۔ اس کا حق کے مسٹر جناح کی عزت زیادہ ہے۔ صدیق صاحب اب پر نظر ڈالو۔

یہ قانون بنایا ہم قاضی ہوں گے جو آل رسول ازدواج رسول صاحب رسول پر اور گستاخی کرے اس کی سزا گولی ہونی چاہئے۔ مر جائے وہ کتاب سے گولی سے مار کر پینک دو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دناں کا جنازہ نہ چاہائے لٹک ہے یا نہیں؟ (لٹک ہے)

انہوں نے صدر کھڑوں میں بیٹھ کر ان کے جوش و خروش کی تعریف کی ہے۔

وہ تجربہ بھی ضرور کیا یا اس وقت تک ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ تھے کہ ان میں اس نے پہنچ کر  
 ہیں اور ان کے خلاف کوئی پوری کی طرف سے کہہ لا سکتا تھا نہ چاہے یہ زمین کا ٹکڑا سود جی نے  
 خریدا ہے۔ نئی کے بعد بنیاد اس نے دیکھی اسی میں ٹکڑا سود کو مالِ عام صد جی نے رہا۔ لیکن جیسا مالِ  
 مسکین تھا لیکن جیسا مالِ عام تھا تو مالِ عام سمجھو یعنی مالِ عام مصلیٰ رسول۔ پہلا یہ  
 صد جی ہے، دوسرا یہ ہے؟ (صد جی ہے) اور کدو مالِ عام فاروقِ عظیم کا مال تھا کہ وہ اس کا مال تھا  
 ہے؟ (فاروق نے ایک دن نماز میں چھ ساتھی ساتھیوں سے اس سال کا خرچہ ساتھیوں سے پوچھا کہ مالِ عام  
 میں نہ رہے بلکہ یہ بھی مالِ عام ہیں۔

آگے فرمایا سرورِ اہلِ کرام لا یوم تقوم علیہ کفرہ حضورؐ نے فرمایا لایٰ ہنی اللہ ورسولہ  
والمؤمنین! انتم تمکون خدا رسول اور تمام صحابہ کا کار کرتے ہیں کہتے ہیں صدیقی کے صاحبزادے صلیبی  
امست کوئی نہیں کہ اسکا ایمان لازم ہو رہا ہے؟ (جی ہاں) آئندہ کیا کہ نام جو کرام نام مقرر ہوئے  
کہ نام میں یا نہیں؟ (جی ہاں) نام مشورۃً رکھی گئی تھیں۔

میں نے اگلے دن دارمولا مفتی کہاں سے ملاؤ گی تھے میں نے کہا کہ اگر حضور ختم کر رہا ہے تو آؤں گا جہاں کالے کپڑے والوں کو رکھتے ہیں۔ یہاں اس پر سنیڈ کمیشن۔ میں بھی آؤں گا۔ اور ہر کے مقابلہ میں کرے میں بھی کے مقابلہ میں کرے گا۔ وہ لیجلی فائیکس میں چلنے کی غریب کرے میں لیجلی فائیکس میں کرے گا۔

دو گاہاں دوسری صورتوں کے خلاف ہے۔ یہی شہرہ کی بھائی بھائی جن کا کل طبع، جن کی لاف  
طبع، جن کا قرآن جن کی ماں طبع، جو میری ماں کو ماں نہیں کہتا وہ بہادر بھائی ہیں سنا ہے میری  
ماں کو ماں کو اور وہ ماں صرف دے گی کی ماں نہیں ساری کا نکاح کی ماں ہے۔ کو جہاں اٹھ۔ میری  
بات کچھ میں آ رہی ہے؟ میں لاہور کا کچھ ہوں۔ اٹھ جنہیں ہدایت گشتہ یہاں نے پایا کہ جب  
مختصر باہر سے تشریف لاتے تھے چیم بچے کو لے لکھنے کے لیے بچے لاتے، جانک ایک فرمایا یہ وہ  
ہوئے بچے کا چچا یا بھائی، جو وہاں نہ نکھان نکھان۔ کچھ سے پتا نہ ہو کہ پانچ سکرانے کا خدا جس کا  
درد نہ کھول دے گا۔ فی فی کبھی ہے حضور جہوہ میں لائے کو جہاں اٹھ۔ یہ سرت حضور کی کوئی جان



قرآن مجید میں اللہ کی محبوب ہوں صمد قدس کو محبوب ہے قرآن کا دل دکھاتے ہو ابلی کی کشتی میں کی کریم ہر سے مکر سے بچنے والے اور اللہ کی صورت پر چلنے لگے مجھے ہمارے آئی تو ہے قرآن ہوگی۔ ہمارے ہوگی ہوشیار ہوگی۔ احباب دعا ہوگی اور کی طرف دعا ہوگی۔

لیا کرتی ہیں مگر سے غلے کھاتے ہیں میں رسول اللہ کی خوشبو آئی وہ خوشبو آج بھی ہے جو لوگ  
میں سانس لیتے ہیں مگر یہ کرتے کہتے ہیں افسوس افسوس! کھائے یا پی سلاہ ایک میں نے کہا کہ کہیں  
ہیں؟ کہنے لگے چلے گئے ہیں حضور! میں وہاں خوشبو ہے وہاں زور سے دھنکے کی اجازت نہیں۔ جہاں  
تھیں وہیں وہاں خدا کا خطاب نہیں آتا۔ یہی تو امامت کا حال ہے کہ کوئی سے تاب ہے۔ کہیں  
میں تاب ہے۔ کہیں حضور اگر پہاڑ کا خطاب ہے کہ خطاب ہے خدا کی قسم حضور کے سینہ پر یہی خطاب  
آتا ہے کہ میں دست دے کہ وہاں سے کہیں؟ (گنگی ہے) بلکہ لوگ سے چار سے چار کہیں  
کیا کرنا چاہتے ہیں میرا انہیں چاہتا ہے کہ میرا کلمہ پڑ جائیں گے۔ ہمارا ان کا خدا ایک ہے  
کافی روکا جاتا ہے میرا ہی باب سے کہ اب تک دینے میں ہے میرا ہی دینی ہے تو میرا خزانہ ہے میرا  
بے کھانا چلے گی۔

مجھے پہلی بار حاضر ہوا تھا میں حضورؐ نے اپنے حجرے کا در کھولا۔ یہ صدیقی نے جاکر دیا اور آج تک حضورؐ اسی حجرے میں کہہ رہے ہیں۔

☆ حیرانہ اثر خاص ہے ناکت رسالت کا  
☆ ایسی رحمت اعلیٰ کی ہے جس سے  
☆ یہی کھلا ہے جس کو گنبدِ عمریٰ بھی کہتے ہیں  
☆ مگر تجا نہیں اٹھیں گے مع شیخیں اٹھیں گے  
☆ یہی اہم اہم گئے تو مائتلا کے بحر سے۔ یہ بھی ملاد کا آج کا دن کوئی کہتا ہے حضورؐ نے  
☆ جس نے کوئی کہتا ہے رسول اللہؐ کا جو خاتم ہو گیا ہی مراتے ہیں اتنا تو انی الشاس غزوہ جنادہ ہوتا  
☆ جب مائتلا کا نکلتا صومرا المل پر قبر سے اٹھے گی اتنا تو انی الشاس غزوہ خیبر کا روز اہل  
☆ نے کا میں باہر نکلے گاں کا سماں ہفت۔

اب مجھے بات کہی۔ یہی ہے خدا کی پریکھاہوں۔ میری اماں کہتی ہے قرآن کی اماں کہتی ہے  
نصیب کی اماں کہتی ہے ایک بات یاد آگئی، مظفر علی شمس کی یہاں ملاہو میں تھے میں نے ان سے کئی گھر پر  
انکس کہیں۔ حسبِ خواہمور تھا کہنے کا میں نے عطا اور شاد بخارتی سے پرمجاہنگ عمل میں تھی



ہو گئی تھی۔ حالانکہ حضورؐ بھی با حیدر کر۔ بھاری کی آنکھیں سرور ہو گئی تھیں اور دھن کو جھک کر کہا  
سو۔ مظلومی انا نصیبی ہے مٹی بنا ہے میں خبردار ہے جسے کو تو اہانت ہے بنا دے کرے تو  
آخرت ختم ہو جائے گی۔ نہیں کہے اہانت جسے کھو دلوں کے میں جسے سے ماراں ہو اہانت ہے  
اگر بنا دے کرے تو حضورؐ مظلومی بھی نے کہا لوگ جب آپؐ میں لڑے تھے تو آپؐ ہوتے تو  
کہاں ہوتے فرمایا کہ میں حیدر کا امجد ہوں کہ حیدر کریم آپؐ جسے ہیں وہ میں ہے جسے کوئی نہیں کہ  
میں کا مقابلہ کرے آپؐ مرا ہیں وہ اہانت ہے ہر دھارے لڑا ہے ہر اہانت سے ٹکرا لڑا۔ مسئلہ کہ  
ہو یہ سازش یہ ہدایوں کی تھی۔

لیلیٰ کا ذکر بھی ہے حضورؐ جنت البقیع میں ابھی تو اٹھا مظلومیہ میں صاف ہے باب جبرائیل  
سے کھڑے ہیں تو جنت البقیع کا سارا سحر نظر آتا ہے اس سال میں نے ہر کچھ کر کے دیکھا تھا  
مگر میں دیکھا اس سال میں نے کچھ دیکھا کہ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں فسزٹ وزبٹ الٹھینہ کہہ کر  
موت دینی ہے اور لیلیٰ کے کھڑے دلی ہوئے فسزٹ وزبٹ الٹھینہ کہہ کر اسے ہر دھارے  
دولہ اور اب بھی دیکھا جہاں مرقر آن پڑتے ہوئے شہادت کا ہاتھ مل کر لے ہوئے دلی ہو گئے کہ  
دو بھائی باٹھ

میں نے سنا ہے کہ کہہ ہوئی کر پنا سے گئے ہیں وہ کوئی ایسا بھلی ہے ہر گئی بکریاں بہت  
ماری کہنے لگا۔ حقیقی جان رحمت ہے کہ کوئی ظالم ہر میں نے کہا یہ کیا ہے کہنے لگے یہ کی ہے نہیں  
نے جسے نام سے کہہ کر دینے سے نکال دیا کہنے لگے آجھ بکریاں نہ دے یہ ہر دھارے کا ہر دھارے کا  
ہے یہاں ہر دھارے پہنچا جانے کا قیامت تک جو حقیقی سے لے کر میں چہ کر گیا ہر دھارے کا۔

یہ کھڑے ہو کر جنت ازہ سے بلل رہے ہو اپنے محل رہا کر ہے ہر میں دھارے کا ہر دھارے کا  
دارے ملوں کو پہنچانے آج ہر دھارے کا کہہ لے۔ قرآن اور سے ساتھ ہے لیلیٰ کا لیلیٰ اور سے  
ساتھ مصلیٰ رسول کا نام اور سے ساتھ ہے۔ مسجد رسول کا امام اور سے ساتھ ہے۔ مسجد نبوی کے کھٹ  
اور سے ساتھ۔ مسجد نبوی کے مقرر ہر دھارے کا ہر دھارے کا لے اور سے ساتھ ہے ہر دھارے کا ہر دھارے کا  
ساتھ کان ہے۔

وہ میں ہر دھارے میں آج ہر دھارے کے لے لے چھوٹی ام مٹی میں ہر دھارے کا ہر دھارے کا  
مصلیٰ حقیقی نہیں ہے۔ نام اعظم کے میں ہر دھارے کا ہر دھارے کا لے اور سے ساتھ ہے

فصل۔ مجمع کی طرف اشارہ اور آپ کو معلوم ہوگا کہ مولانا شاہ اعظمی کس قسم سے لے کر مولانا حسین سے لے کر آپ کے غیر متعلقہ ہیں جس تقریباً ۱۸۵۰ء میں جو دار اعظم دہلی کے شاگرد ہیں مولانا شاہ غفری، مولانا شاہ غازی، ایک ہی میدان پر ہے۔ میں نے انہیں ان کے ایک ہی حمایت میں کام کیا۔ کیا ان کا آپس میں اختلاف ہے؟ (مخبر)

[illegible]

بہر حال یہ طعن بحث ہے گھسچڑی قریبوں میں نے لایا مصلوہ یعنی اُنہم بقربنا  
 اذ یجذب غلبت الاغصم کاغصا کی اور مسلم شریف میں پڑھنا کہوں مسلم شریف کی روایت ہے  
 حضورؐ نے فرمایا انا اکثر النکیر واہی نے فرمایا کہ مسلم کی روایت نہ کہافو میں مذکور ہے کہ انہوں  
 کا انا اکثر النکیر واہی ظہور اقصیٰ وہاں تک کہ کفر کو صبر کہہ کر کفر کو صبر کہہ کر ان کے  
 ہتھی چپ ہو جائے کہیں ہے مسلم میں کل صلا ہے پڑھنا حضرت صلا کا حق کسی دعوے  
 کے اس کتاب اسناد میں یا اشراف علی جماعہ میں ہے اور انہیں ہی کو حکماء

میں اس مسئلہ کو بھی بغیر کردار کا ایک شراعت ہے کہ کنگ میں تقریباً ایک لاکھ پانچ سو چار ہزار  
آپ دین پوری کو جاتا ہے ہیں اور مرد جائے لاہر چلا جائے۔ ایک آخری بات کہہ دوں اہل حدیث  
حضرات عداوت پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں، بخیر انہم ختم ہو گیا ہمارا نام کراڑا ہو چکا  
حدیث نماز پڑھ لینے ہیں۔ جب ہمارے پیچھے نماز پڑھ لینے ہیں تو مجھ کو کیوں کرتے ہیں ختم ہو گیا۔  
اس پر میں داکٹر کوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولانا سر فراز صاحب مندرجہ دست بردار تمام مکتوباتوں نے ایک کتاب لکھی ہے اسی نظام ایک کتاب مولانا غفر اللہ تعالیٰ جو حضرت تھانوی کے بھائی ہیں صریح مبراہن ہیں، نگاہ حدیث کی بھی اہانت دی تھی انہوں نے لکھی ہے وہ صریح اس ہے ایک ایسی تقریر پالیس حدیثیں ہیں۔ کہ جاننا۔

اللہ تعالیٰ امت کو کرنے سے بچائے ایک نماز یا اس چند ہے (استغفار چھ بار یا جو) ایک  
 شیخ آپ تک پہنچا رہا ہے۔ یہ لہذا ہے کہ ہے تو حجب ہے ایک کی اللہ ان آئی ہے کہ مخلص سے  
 رہیں آقا بھی اللہ شروع ہے۔

صاحب آپ روزانہ قانون پڑھتے ہیں یا کسی اور کھتر کو کوئی اور دھ میں ملاوٹ نہ کرے۔  
 جتنی میں ملاوٹ نہ کرے۔ کوئی گھی میں ملاوٹ نہ کرے۔ گھی میں ملاوٹ کرے؟ الا ان میں ملاوٹ  
 کرے؟ اور وہ میں ملاوٹ کرے؟ صاحب آپ با اختیار ہیں اعلان کرو کہ وہ سامان میں ملاوٹ ہوگی  
 دنیا مت تکس کر کہ میں میں ملاوٹ ہوگی، جھگڑے طمع ہو سکتے ہیں۔

[illegible]

لوہر مصلحہ کو یہی پہلے کیا ہے یا پہلے خدا ہے؟ (خدا) لا الہ الا اللہ آ کے بعد  
رسول اللہ پہلے کون ہے؟ (اللہ) اور ان شروع کرنا کبیر۔ پہلے کون؟ (اللہ) یہی مصلحہ وہ سلام  
کہہ رہا ہے یہاں ہے کہ خدا اور میرے نبی ہے کہ پہلا نبی ہے کیا خدا ہے پہلے کہ ہے؟ (نبی)  
پہلے کہ کا نام؟ (اللہ کا نام) یہ تھوڑی سی بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جس کا نام  
میں خدا کے نام سے پہلے کسی اور کا نام لیا جائے اس میں مصداقہ کہتے ہیں ہو جاتی ہے۔ (بلکہ) اسم  
اللہ پہلے اللہ کا نام۔ اللہ پہلے اللہ؟ اسم اللہ کیا کہیں گے؟ (اللہ) اس نے جو مصلحہ وہ سلام  
علیہ کیا اس نے کہا یا خدا ان میں سے سب سے بڑا کون؟ (اللہ) تم سے بڑا کون؟ (اللہ)  
سارے انبیاء سے بڑا کون؟ (اللہ) مرنے والی کسی سے بڑا کون؟ (اللہ) تمام مخلوق سے بڑا کون؟ (اللہ) اس  
لئے کہ ان میں سے کبیر۔

ایک سوئے ہوئے اور اناج سے بھرے کھانے کے بعد یہ سوئے ہوئے جس کو آپ چاہیں سمجھ دیں

ہو ہے جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ اسے ایک آدمی مرنے والا کرتا ہے بسم اللہ اللہ اکبر نہیں کہتا:  
اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد مرنے والا کہ یہ یہ حال ہے؟ (نہیں حرام) (مطلوبہ)  
ہوگی بسم اللہ اللہ اکبر کہے۔ ایک آدمی نماز پڑھتا الحمد للہ نہیں پڑھتا قرآن نہیں  
پڑھتا اللہم صل علی سیدنا یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک الصلوۃ  
والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اللہ اکبر کتبت ہوگی؟  
(نہیں) اور پڑھ کر نماز ہوگی؟ (نہیں) اور یہ حق پڑھتی ہوگی جرنی نے بتائی ہے۔ کہ میں آدمی ہے  
میرا کہ میں دین میں داخل ہوں: فاقموا الزنوز فاعلموا جو کچھ رسول اللہ سے دی گئی  
سے وہ سب رک جائے۔ میرے دن روزہ حرام رکھو گے تو تمہارا جو کے اس دن خدا کی سہائی کرتی ہے  
ایک آدمی کہتا ہے میرا گھر میں نے موقوف کیے کی طرف صومہ کے نماز پڑھی آج میں نیت کرتا ہوں  
وہ کت نماز فجر وقت صومہ منہ طرف شرق کے پینے طرف قبلہ کے اللہ اکبر نماز پڑھ رہا ہے ہوگی؟  
(نہیں) ایک آدمی کہتا ہے کہ میں اگلی ایسی نئی قرأت سے تیار نہیں کر آ جاتا ہوں جاگتی ہو جائی؟  
(نہیں) (نہیں) میں جنوں کے آج کا کوئی نماز نہیں پڑھتا اس دن وہ ہوگا جس دن میں نے اللہ کا ہے۔

میری آخری کوشش آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) ہم دور کے عکس نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔  
 دور ہر وقت ہے۔ غرض سمیع انسان نفسی غلبہ کا شکار ہے جو کچھ کام میں کر رہا ہے وہ سچ ہے۔  
 کے بعد ہے۔ انکسور زبہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 میں کہتا ہوں کہ دور نہیں ہے۔ میرے لئے یہ ایک بات ہے کہ میں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ  
 ظہور نہیں ہے۔ یہ ایک بات ہے کہ میں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ  
 ہے۔ یہ بات ہے کہ میں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ  
 اور اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ میں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ  
 ہے۔ یہ بات ہے کہ میں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ

آخری فتویٰ لکھا ہوں حضرت جلالؒ سے لڑائے نہیں آیا کھانے آیا ہوں حضرت جلالؒ نے وہی سال مسجد نبوی کے ممبر، آقا خانے، امامدار کے سامنے سطرہ حضرت میں جہاد میں افواج کی قیادت و اسلام سے شروع کی بادشاہ کمرے۔ (الشاہ کمرے)۔



اور انھیں ایک بار سے بھی نہ کہتے ہیں۔

جو عربی و مصطلوی تھا خدا کوکر ☆ وہ اپنے میں اترا چکا مصطفیٰ ہوکر

خدا ہمیں کیا ہے بھی ایک درہم ہمارا خدا (ایک) شکل کونسا (ایک) ہوتا ہے؟ (ایک) آج جس کی آنکھ میں جتنا پیسہ کا پتہ ہو وہ گڑبگڑ رکھ دے اور اسی طرح رکھ دے اور شی کا پتہ ہو شی میں کہیں گا جس کو بالیہ طریقہ ہو پاکستان کا بی بی بن جاتا ہے جو تھی کپڑے اتار دے وہ چادر لٹی بن جاتا ہے بڑا لی ہے جو تنکا بھر رہا ہے؟ اللہ ہمیں ہدایت دے۔ (آمین)

ہے حضور اکرم ﷺ سے آج کے جتنے بھی آپ کے میں بھی آپ کے حق قدم عاقل کرتی  
 ہوئی پہلی گام میں نے ہا کر دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرم کر کے سامنے بٹھا دیا؟ (اللہ)  
 قبر جن سامنے ہو تو جہدہ کہ پانی آگے سامنے ہو جہدہ نہ کر۔ کہیں آپ حق پرست کو قتل نہ ہائے  
 جہدہ کے لائق کون ہے؟ (اللہ) فرمایا جہدہ کہ ہے میں کراہی ہوئی ہے اتھا دے ہوئے ہیں انھوں  
 سے موتی حیرت و حیرت طرہ جہدہ ہے میں اور فرما ہے میں نالکھتم الطوفانی یا اللہ یا اللہ اس قبر جن کو  
 مصطفیٰ کی برکت سے خلق دے بخش کس سے انکھدے ہیں؟ (اللہ سے) اب سب غلے قمر غلے  
 موتی پئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں میں پیسہ بیت ہوگی میں بہت شرمندہ ہوئی میں نے کہا حق فی حق  
 خان قاتل فی حق خان میں کسی خیال میں آپ کسی حال میں کہہ دو (سمان اللہ)

میں کسی خیال میں آپ کسی حال میں۔ حال کیا حال میں۔ کمال کیا حال میں۔ حال کیا حال  
 میں۔ حال کیا است کے خیال میں۔ اے اللہ ان تمام قبر جن والوں کو بخش دے میں رات کو آیا ہوں  
 والدہ کو ملا دیا جاتی ہے نبی کو کھنگا راست یاد آتی ہے۔ (سمان اللہ)

لی بی کئی ہے میں دایس آگئی دل دھڑکنے کا پلا کے کا حضور نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا  
 پیسہ پیسہ فرمایا کھنگا اب بھی کھنک ہے کہ مصطفیٰ پہنچائی کرے گا بیان لثم القیدون فتمن یغیون  
 کو اضافہ نہ کرے تو کون کرے گا۔

میری صدقہ کھنگا کھنگا کوئی حرم نہیں آتی کھنگا راست یاد آتی ہے میں جہدہ  
 کھنگا ہاتھ کرش و لا است کے کنا ہوں کو نہ کھنگا کھنگا کوئی ہوئی دعاؤں کو دیکھا۔

اب ایک حدیث سنو۔ لی بی کئی ہے: تَحْنَانُ وَشَوَّلُ الْعِلْمِ نَشْرَأُ مِنْ الْبُخْرِ حُضْرُ كُنَّا  
 میں انسان تھے ہمارے بھائی کہتے ہیں ہیں دین چھٹی صاحب بی کو بڑا کھنگا تو نعمت ہوگی کافر ہو جائے گا  
 پہلی میں جائے گا اب لی بی مانکھدہ ہے: تَحْنَانُ وَشَوَّلُ الْعِلْمِ نَشْرَأُ مِنْ الْبُخْرِ لی بی کے خوف  
 انکھائی جملہ کھنگائی کا کہے ہے نبی کرے ایمان ہے؟ (نہیں) میں نے اگلے دن عجیب جملہ کہا میں  
 نے کہا اگر بی کو بڑا کھنگا پہلی ہے تو یہاں پہلی اللہ ہے اس نے کہا: بئسی غلبانی نَشْرَأُ  
 جریجہ کہ ہاں اس نے کہا: بکر جریجہ لایا بکر حضور نے ساید بکر صاحب نے بکایا بکر عبد اللہ  
 آپ بڑا کھنگا دایس نہیں بڑا ایک دج ہے نبی کے ساتھ ایک کو حاصل نہیں ہے ہر نبی انسان ہوتا ہے لی بی  
 مانکھدہ رہتی ہیں میں نے اپنے ایک لاہوریوں کو کہوں گا کئی تقریریں انھیں کہنا ہوں۔ سولانا کھی

[illegible][illegible]

تاریخ عالمی کے نگار نے تو یہ تمام کچھ جوتہا نامی نور محمد احمد انصاری جے حضور کا خاندان  
 متادوں۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لوی  
 بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن حسان بن مدرک حضور کا سادہ خاندان بشر ہے۔

اب سنے لی لی مائیکز کرتی ہیں مقررہ وقت سے ہوئی میری اپنی طرف سے بات کوئی نہیں ہوگی بعض لوگ کہتے ہیں حضورؐ کو نہیں؟ کبھی نور ہے حضورؐ نہیں؟ ایک مولوی صاحب کہہ رہے تھے حضورؐ ماضیہ مقرر نہیں؟ یہ نہیں چلا حضورؐ عالم انقیاب نہیں؟ تم گزر رکھتے ہو مصداق میں شیخؒ کی پہنچ جاتی ہے کیا نہیں پہنچ جاتا۔۔۔ سب کو یہ غلط فہم ہے میں ان کتابوں سے بچائے مولوی عبدالغفور ایک جملہ کہہ رہے تھے کہ میں نے جنت میں ہے جنت میں ہے جہاں میں ہے پھر ہاؤس کہیں ہے روشنی پہنچ رہی ہے دینی دامن میں پہنچا ہے رحمت پہنچ رہی ہے۔ جڑوا کیا؟ (آگیا)

سورج جو تھے آسمان پر ہے ہرگز کوئی مثل دورِ اُست و دنیا میں پہنچ رہی ہے محمد و ہزارِ مثل بیلا  
نہت کی روشنی پہرے ملک میں پہنچ رہی ہے ایمان کا رُخ ہوا (ہوا)۔ جھگڑے غم ہو سکے ہیں۔  
اب ملے ایک حدیثِ صادقہ۔ تحریرِ مصدقہ پر تھیں۔ جب لی لی پر بچانِ آجالی کی کشتی ہے میں



ہمارے پاس کی لہا لہا ہے آج ایک ساز کھول دوں جب لی لی مانٹو ہر کر کے کمرٹھے آئی صدیقی  
 کھڑے ہو کر چارہ چارے اپنے اوپر پالی چاہو اور مانٹو کے کھڑے سوں میں بجا دو چہ اور فرماتے سر رہا  
 ہاں سر رہا حتیٰ قد جاوے اسی کی کہ کراؤ ہے کہ لہا میری کمر آگے ہے لی لی کا سینہ کھٹ جاتا کتنی ادا  
 شرمہ کرتے ہو۔ یہ کیا کہا فرمایا: جب میرے کمرے سے گئی تو بیٹھی نظر آئی تھی کہ کمرے سے آئی تو میرے  
 قدموں میں جنت نظر آئی۔ اور کمرہ دکرتے تھے میں نے مطالعہ کیا لی لی کتنی ہے دینے میں تھی ہر  
 طوقان تھا مانٹو اگلی قمی چڑی مشکل میں۔ حالت ایسے تھے کہ میں ہوگا عالم الغیب کون ہے (اللہ)  
 اگر تمی عالم الغیب ہوتے تو چالیس دن دوتے سوچے (فہمیں) آج ظہیر نے کایت دائی۔ بریرہ ایک تم  
 مات خان مانٹو کے کمر میں جھاڑ دیتی ہو؟ آگندہ حق ہو۔ تاؤ لی لی بریرہ نے کہا ہر کہتے لہا  
 الہ صبر! میں نے زندگی بھر مانٹو میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ جاگ سے ہو مانٹو کتنی ہے  
 آکا کا چہرہ بال کیا۔ بخیر نے ہانا پھوڑا کپڑے اڑا کئے آنکھوں میں سر نہ لیں۔ بال اڑے ہوئے  
 کتنی ہے اور کتا پد چاکر کہیں ہیں وہ عداوت کر رہے تھے دیکھا تو اوپر کچھ دودھ ہے ہیں۔ میں نے  
 کہا لہا لہا لہا بیٹی آئی ہے کھانے کو بھیر لیا۔ سارے دینے میں میرے خلاف طوقان ہے لہا تاؤ میں  
 حیرے کمر میں کہاں ہاؤں صدمہ دیکھا۔ اور کمرے آلوچ چمپے ہوئے صوبہ بھیر لیا کہا مانٹو چلی  
 بد میرے کمر میں نہ جانا جس سے کمرہ راض ہے میں اس کا اب نہیں ہوں چلی جا جہاں جاتی ہے میں تھ  
 کو بیٹھی بھی کھانا مانگتا ہوں۔ اس تو قرآن ہوتی ہے ماں کے پاس گئی لی لی ہر ماں ماں۔ اسی کہہ  
 کر میں نے کہا اسی سے چست کرواؤں گی۔ ماں مجھ پہ چن آگئے ماں نے کٹڑی بند کر کے اُٹھ کر  
 کہا کہ میرے کمرے آ۔ میں حیرتی لہا ہوں نہ تو میری بیٹی ہے لی لی کتنی ہے لہا کا سہارا ماں کی ہے  
 وفاقی۔ میں نے سیدھا سر عرش کی طرف کیا میں نے کہا اور ہیں کے تم خوار واضیعوں اجڑوں کا تم  
 خود دھرتی تو کھ سے صوبہ بھیر لگی ہے۔ اب حیرے حضور بہرہ کرتی ہوں۔ یعقوب سے یوسف  
 ہوا ہوا کھ سے حیرائی ہوا ہوا۔ کھتے نام لگی نہیں آتا۔ کتنی ہے ایک جملہ کہا وقتا انکھو میں و حیرتی  
 اسی اللہ میرا تم سارا حیرے حوالے آج صحتی نے صوبہ بھیر لیا ہانے جی کہلوانے سے انکار کر دیا  
 نے کٹڑی ادلی حیرہ کھلا ہے اور یہی آیت آئی تھضر "بجینزل والئہ الفستخندان میر کرہں گی  
 دوتی کرے گا۔ مانٹو کتنی ہے میں نے کہہ کیا زمین پر دھرتی پر سر نہ کھو یا اسو شک تھے نہیں نکلتے تھے  
 اور خدا ہوا کہ اولی لی مانٹو کے خدا اور کی عزت کے خدا زمین کو چر کر کھٹے کھٹے دے یاد دے لہو کو

ماضی کدے۔ یہ دعا کی حضور کی اطلاع کے باعث کر دیا ہو یا آپ کی آئی چہرہ سرا ہوا ہو  
یا چاند الی وغیرہ کہتے ہیں یہ بھی کاتب ہاتھ کیا ہوگا۔ اچانک مرنے چہرہ اس طرح چاند سے نکلا  
جس طرح اداوں سے صبح نکلا ہے۔ یہاں جملہ کیا بشری لکھ کا انہیں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
بکتاب اللہ کہہ دیاں کہہ کر کیا تحریری قسمت کا ہر ایک تحریری فی حق میں اس کا قرآن  
نازل ہوا اور سچ سے لڑا جا کر تحریری اجڑی یا کھنڈ ہو گئی۔ یہ دعا کے علم ہو گئی اس کا کہہ دے  
ماشاء اللہ تحریر سے انہوں کو ان کے غلام پیدا ہو جائے گا کہ وہ اللہ کے غلام تکلیف نہ کرے گا  
تحریر سے آتا ہے۔

[illegible]

عطا اللہ شاہ خطیب امت کہتا تھا خدا آج عرض سے اتر کر سینے کی گلی ٹس آیا کیا ہے مجھ پر  
چپ کر آپ نے نہیں مانگا کہ حق میں اس خداوند یوں گویا دارِ عرض کو چیر بھی ہے میں خود عاشق  
کے انخوسان کو اپنے دامن سے صاف کر کے گاؤں کرتے کہا تھا اور نہ دل بستی لیا یا آنحضرت سرور  
اللہ جنسی ہوا اگر جس نے کہا تھا آئندہ میرے گرد آئے با جان و وقت یاد رہے اب تم نے جو  
بجبر کرنا چاہا ان کو میں حیرت انگیز ہوں دل برداشتہ ہے اس سے پوچھو ہی ہے جس نے کڑی بات  
کر کے کہا تھا جی جاہل میری اداس نین مرے مگر بھرنا آئے حضور ارہم ہے ہیں جنہوں نے فرمایا ایک  
جلد ہے حضور کا کتاب کتاب کریاں کردہ ہوں لرایہا غدا بشأنی غنث غنث غنث فتنظرون

بزرگ قسمی ہو گئی ہے کہ خدا سے استغفار کرو۔ مانتو کہ کئی ہے اس وقت ایسے معلوم ہوا کہ میں مکمل ہو گیا ہوں میرے آقا کو کئی گناں ہے کہ مانتو کہ دامن پلید ہو گیا۔ میں نے جنوری میں گزارے میرے مصطفیٰ کو بھی یہ خیال ہے کہ مانتو کہ دامن پلید ہے یہی خطے ہیں بخاری کے باب ثلث ثلث بحدث فستغفروا اگر گناہ کیا ہے جب حضور سامنے تھے ابو بکر نے کہا اے محمدؐ کا استقبال کر قرآن کی آیات میں مانتو اے خدا بھی راضی مصطفیٰ بھی راضی آج پر رادہ بڑا مسئلہ آیا ہے مانتو کہ کا چہرہ سیاہ ہے اے محمدؐ ذرا میرا جملہ خشک۔ چھپا دوں ہاتھوں میں (خارو) مانتو کہ میں دیکھا آنکھوں میں آنسو تیرے تھے جڑ سے بال، چہرہ بے چاندی کا درہ۔ چالیس دن کھانا پینا نہیں تھا آقا کا میرے کئی دالے لگا کا عرض کرو محبوب آج شکر یہ ملاں گا رہا میں کرتی۔ آج شکر یہ ہو کر کا بھی ملا نہیں ہوتا آج شکر یہ محمدؐ کا ملا نہیں کرتی میں ابھی وضو کر کے سجدہ کر کے شکر یہ اس کا ملا کہوں گی جس نے عرض پر دیکھ کر میری مسکائی جان کی۔ یہ کمال ہے حضورؐ نے قیامت نہیں کی کہنے لگی اے آپؐ نے گھر سے نکالا میں نے کڑی مادی مصطفیٰ چالیس دن بات نہیں کرتے تھے شکر یہ اسی رب کا ہے جس نے دیکھ کر میرے دامن کی مسکائی دی۔

ہو آملا آئی انقلب لکلیکین آلا آئی: تو لیک فک فیزون مبنا بقولون جو کچھ مانتو کے حلقہ حلق کے ہو کر رہے ہیں میں عرض سے کہتا ہوں کہ میری مانتو پاک ہے۔

میرے قرآن چپ نہیں ہوتا منب خالک ملہ انہن ان عظیم مجھے اپنی پاکی کی قسم میں اپنی تو حید اپنی روایت میں پاک ہوں مانتو کہ اپنے دامن میں پاک ہے قرآن چپ نہیں ہوتا آگے کہتا ہے ان اللین یزوزون المنصوبت المصلحت المؤمنت محبوبان سے میں ساتھ لے لایا مانتو کہ زلایان کے حلقہ میں انہوں نے اس پاک دامن میں مصلحت جس کو گناہ کا پتہ نہیں اس کو سوز و غارت پر جنوں نے تہمت دے کر آپؐ کی مانتو کو زلایا آپؐ کے گھر کو اجازت دینے کے لئے لاہور پر ملے جنوز ابی القلہبہ و الابجرا ویا واد ارض میں ان پر خدا کی لعنت ہے مانتو کہ دشمن پر خدا کی (لعنت) مانتو کہ ہر خدا کی لعنت، مانتو کہ دل و کھانے والے اس مانتو صدیقہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے پر خدا کی (لعنت) آج جملہ دوسرے لوہا پر عہد انکوار مر جائے پھر آئے فرمایا بیعت تحکم اللہ سب پر ملے بیعت تحکم اللہ ان نفوذ وہ جملہ ابتدا میں وضع کرتا ہوں: ان نفوذ وہ جملہ ابتدا جس طرح تم نے اب محمدؐ کے گھر کو پریشان کیا مانتو کہ کو زلایا کے تم نے حیران کیا میں تم کو دھوکا دیتا ہوں کہ اس قسم کے حالات اس قسم کے واقعہ پیدا کرنا قیامت تک مانتو کہ خلاف زبان و دلاوی اور بھوکنا













يَتَوَلَّاهُ كَيْفَ أَوْعَدْنَاكُمْ بَشَرٍ وَنَدَى الْمُقَدَّمُونَ الرَّاحِبِينَ فَتَمَسَّكُوا عَلَيْهِ  
بِالْمَوَاجِدِ يَدَاكُمْ وَتَحْدَقُ الْأَنْفُ لَوْ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بَدَعٌ مَوْكَلٌ بِدَعَا خَلْقِهِ وَهِيَ  
رَوَّاهُ وَكُلَّ خَلْقٍ فِي الدُّنَى.

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ امْرِئٍ مَقَرَّتْ عَلَى قَسَمٍ وَبَيْنَ مَلَأَ وَتَقَرَّقَى أَكْبَى عَلَى قَلْبٍ وَبَيْنَ مَلَأَ تَحْلَاهُمْ فِي هَذِهِ الْأَوَّلِ جِدَّةِ إِبْلِ عَنْ مَنِ يَرْسُولُ اللَّهَ ، قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِمْ وَاسْتَعْبَى نَوْحًا لَدَى النَّبِيِّ .

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُرْتَضَى أَنَّهُ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَأَتَمَّتْ كُنُوزُ بَيْتِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَلَقَدْ أَسْبَغَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَابِضَ عَلَى الثَّقَنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْحَصَةِ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ  
أَقْرَبُ إِلَيَّ مِمَّا تَكُونُوا الْعِبَادَةُ أَلَى خَيْرِهَا.

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَأَةُ إِذَا مَلَكَتْ غَمَّتْهَا وَمَلَكَتْ بَقَلُهَا وَخَفَّتْ قَهْرُهَا وَأَغْصَنَتْ لَوْحُهَا فَلْيَدْخُلْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِي النَّاسِ فَهِيَ الْخَيْرُ فَذَلِكَ أَوْ كُنْ لَأَنْ لَمْ يَنْصُرْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفْرُ وَالْكَفْرُ قَوْلُ الْكُفْرِ  
تَلَابُثُ الْغُيُوبِ وَلَا تَحْسَبُوا أَنْ تَحْشُرُوا أُولَئِكَ أَهْلُ غَضَبٍ أَوْ لَا تَقْتُلُوا أُولَئِكَ مُقْتَلُونَ  
أَوْ لَا تَبْذُرُوا أُولَئِكَ مَذْمُومُونَ إِنَّهُ يُدْخِلُ اللَّهُ عَلَى الْغَتَابِ مَنْ خُلِيَ فِي

مَدَنَ اللَّهُ مَوْلَانَا فَتَحَهُمْ وَخَلَقَ وَمَوْلَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَنَحْنُ عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاعِبِينَ وَالشُّكْرَى وَالْعَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

میں ہر جگہ دیکھ لیتی تھی کہ یہ  
 کام کے لئے آئے وہ کام نہ کرے  
 حکومت اسلام کو چاہی ہو  
 جہاں سے نہ ملے انھوں سے نہ کہ  
 ان میں نہ ہتھ مرکز سے نہ کہ

جہاں تک میں ہوں سے وہ اسلام کہے  
 سچائے تو جائے مگر اسلام نہ کہے  
 حکومت اسلام سے اہل کو جگہ  
 ان کو نہ چاہا کہ آپ نہ کہ  
 دیا ہے ساری جہاں ہے





دیجئے گی کہ میرے کئے اور چور ہیں دیکھئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کے سامنے آتا ہے اس حدیث کا  
واللہ من غیب رسول اللہ کے رسول کی تائید سے پتا چلتا ہے۔

وحيث بعثنا رسولاً وبالإسلام ديناً ومحمد صلى الله عليه وسلم رسولاً وبالله  
الله کے دے ہوئے پر ماضی ہیں۔ رسول اللہ کے نبی ہونے پر ماضی ہیں۔ اللہ کے اسلام کے نبی  
ہونے پر ماضی ہیں۔

ظہور کریم نے اس کے غیب میں ازلیہ قرآن کے ہونے کو ثابت فرمادیا ہے۔  
لو كان موسى حليفاً ومعد الإلهامى آتجاً كرماء قورات عوى كجى زعمه كونه قوراً قوراً  
ت کا پرچار کرتے الہی نبوت کا جہاز بخود کرتے۔ اللہ کے نبی ہونے کا ایک حدیث میں  
ہے۔ لو انزل فيكم موسى لم يصوره ولو كنعوني لعظم الله آتجاً كرماء قورات  
موسى تشریف لائے جس کو راست کی دستاویز تھی ہے تم ان کا کہہ چوہو تم ان کی شریعت کو نافذ کرو  
ہو ہوا گئے آپ جہاز صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا جائے گا۔ تفسیر کا قرآن چھاپا جائے گا۔ دعا کو  
اللہ میں کتاب وحنہ سے فضل حاصل کرانے (آئیں) ان کتابوں کو مانا ہے کہ عمل کے لئے کتاب  
وحنہ ہے کجی دجی آتجاً كرماء نے کے تاجدار وہ جہاں کے سردار محبوب رب خدا محبوب  
پروردگار نبیوں کے سردار جن سے خدا پیارا چھوڑ کر گئے۔ کتاب اللہ وسیع ایک اللہ قرآن ہے  
وہرا کھلی دانے کا قرآن ہے جہاں پر ایمان لانے سلطان ہے صاحب ایمان ہے۔ جہاں کا  
انکار کرتے نقصان ہے جس کو کہتا ہوں ہے ایمان ہے اللہ میں ان دجیوں سے صحبت حاصل کرانے۔  
مزج ان کرماء علم کی بات کر رہا ہوں آتجاً میں یہ تمام لی اسے ایمان لی قرآن نیز پختہ اور  
لوسٹ اور۔ لی اللہ کی ذلیل ایک اسے پتہ ہے علم میں کہتا ہوں ایک لی اللہ کی ذلیل کر گئے  
اور ایک قرآن کا ماحول ہے کہہ سے لے۔ انکوں لی اللہ کی ذلیل اس پر قرآن کریم کی کادار ہے  
یہ اللہ کے صلی کادار ہے۔

تو یہ تہ میں کھل کے آرہوں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کا تمام تھا جس کو  
کتاب وحنہ کا علم تھا جب آپ پر تشریف لے جاتے تو وہ چلے جاتے۔ ہم تو انہیں میں سرکوں میں  
جہاں ہو کوئی خیال نہیں صاحب کہتے ہیں حضور سے وہ چلے جاتے تھے کہ حدیثی نظروں سے لو جمل  
ہو جاتے تھے۔ ہر جگہ موجود ہے وہ لو جمل نہیں ہوتا۔ اور آپ کا جہاز تھا کہ جہاں آپ جمل میں

ہاتے دیکھیں آتے تو اس جگہ سے ٹوٹھو آتی۔ ایک صحابی ہیں انھیں عباس بن علی کے ہیں، وہ مصالے کر سواگ لے کر اور کھڑے لے کر حضور کی خدمت میں آیا تو بغیر خوش ہو جاتے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی خوش ہو جاتے تو جنت کے آٹھ دروازے کھل جاتے ہیں۔ بغیر ہمارے ہو جائے تو پھر دونوں جہاں سے باہر ہو جاتے۔ اگر مجھے کوئی کہے کہ جنت کیا ہے میں کہوں گا جنت خدا اور رسول کی رضا مندی ہے۔ عظیم اللہ اور رسول کی ہر انگلی ہے، حضور فرماتے ہیں من اعظم اللہ اعظم اللہ اعظم اللہ اعظم اللہ سے صحابہ سے زیادہ کہتا ہے وہ اللہ سے زیادہ کہتا ہے تو من اعظم اللہ اعظم اللہ اعظم اللہ اعظم اللہ سے۔

حضور انورؐ جب آقا کا عہد و چہان کے عہد کا کام نہ لے سکیں گے تو ان کے آگے اور سرداروں کے سامنے نہ جا کر وہی وقت و در نہ جا کر اصلی اللہ علیہ السلام۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ ملائکہ سبحان فی الارض یطوفون الصلوة والسلام من اسی جہتاً کلم فرمایا جب تم اللہ شریف پہنچتے ہو تو چلے لو رانی مخلوق پہ آگے نہ پہنچا رہے ہیں۔ یہ سلسلہ جاری ہے، حضرت افریقہ و زمانہ حضور کے عہد پر حضور پہنچتا ہے اللہ ہمیں اسی حضور سے ملے گی محبت مظاہر کرے (آمین) علم پر بات کر دیا تھا ایک نماز میں وہی سالہ حضور کی خدمت میں آیا۔ مصالے کر آیا کھڑے آیا بغیر نے سکر لایا۔ بی بی لڑائی ہیں ہماری ان صدیقہ کہ جب حضورؐ سکر لے تو میرا عمر و راض ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ) صحابہ کہتے ہیں جب نبی سکر لے آقا کا عہد و چہان لڑائی تھا، ان مصطفیٰ کے جسم میں خوشی سے دل جاتی۔

نبی کو آپ نے نہیں پہنچا۔ نبی کا آپ کو علم نہیں ہے۔ وہ خدا آج کل جو عہدے عطا کیں فرمائی ہے جہالت کی وجہ سے ہے۔ میں نے قرآن کی طرف رجوع کیا میں نے کیا قرآن و معیت ہوا! معیت ہوا، الیت ہوا، پریشانی ہوا، جبرانی ہوا، گردانی ہوا، پادری ہوا، لا چاری ہوا، خطر داری ہوا، بے قراری ہوا، لذت ہوا، خورانی ہوا، میں کسی کو یاد نہ معیت میں فرمایا اللہ عزوجل اللہ مخلصین لہ الدین۔

میں نے قرآن سے پوچھا میرا مشکل کتنا کون قرآن نے کہا انہیں یجب المصطر اللہ اعادہ و نکشف السوء فرمایا مشکل حل کرنے والا کون ہے؟ اللہ مع اللہ خدا کے سوا کوئی مشکل کتا نہیں۔ میں نے قرآن سے پوچھا میں کس وقت نکالوں۔ فرمایا: انا مصلک عبادی علی طائی

فریب میں نے پر چما کیے نکا رہاں۔ لہذا اقل اذہو اللہ نو دہو الرحمن سب کو راضی رہاں  
لوگوں کو بھی بے غلط نہ کی دیر ہی پڑے۔ یہی خط قرآن پر نیک کے فرمان پر پڑے۔

تو میں تمام مسائل آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ اذہا میں طم طم فرماتے حضور نے فرمایا اطمینان  
العلم ولو کان بالحقین کی لہذا طلب العلم لریحۃ علی کل مسلم ومسلمۃ  
مردانہ عورت چھوڑ کر بھی طلب علم کی ترغیب ہے۔ حضور فرماتے ہیں من کان فی طلب العلم کان  
یجاء علی سبیل اللہ حضور فرماتے ہیں من مات فی طلب العلم مات شہید حضور فرماتے  
ہیں یدرس العلم ساعة صبر من الدنيا وما بعدها ایک مستدین کے علم کی تلاش میں چڑھ  
جانا ایک حد وقت دے دینا ساری دنیا کی شہی اور چار وقت ایک طرف ہے ایک خط قرآن  
حدیث کے لئے وعدہ ایک طرف ہے۔

مجھے اور آپ کو خط قرآن کی دولت عطا فرمائے۔ حضور کریم فرماتے ہیں جعل القرآن ہم اهل  
البدن جتر آن چہ حصہ ہے جسے وہی اہل خط بھی حضور فرماتے ہیں۔ جتر آن کی تلاش میں ہیں ہم  
حبیب رسول اللہ قرآن چہ حصہ ہائے اہل باطن حقیقی کے جہاں ہیں خط ہمیں آکا کا جہاں ملے۔  
(آئین) آج جو غرضیں زیادہ بڑے سر میں زیادہ کریں وہ جاعل ہے گا کہیں زیادہ دے نہیں  
سکے جہاں خط لکھے آپ کو یہی کاظم عطا کرے۔ (آئین)

مثل العلم والجعل کمثل الحی والسمی مثل العلم والجعل کمثل  
الصبر والعرب اہل علم ہیں جیسے انھیں وہاں ہے اہل ایمان ہے جیسا انہاں ہے۔ اہل ایمان ہے جیسا  
زندہ جاں ہے جیسے مردہ اذہا انھیں زندہ بننے کی ترغیب فرماتے۔ خدا مجھے اور آپ کو دے گا۔  
علم کی بات بھی آکا کا پہلے پہلے جڑی نازل ہوئی۔ مثل اور یہ جس پر آکا کا نام لگ رہا ہے جہاں  
حضور پڑاں نازل ہوا تم نور ہجر کے گھر سے میں ہو۔ عجیب کا وہ شعر لگ رہا ہے آج بھی اس پر ہجر  
کے ہجر کچھ خدا کی قسم اس میں صوفیہ کا ہے۔ میں دیکھ کے آہاں۔ مثل اور جس کا نام عارف ہے  
میں نے وہاں تحریر بھی کی۔ کی توگ ہے وہی گئے میں نے کہا یہ وہ عارف ہے جہاں بھی دفتر قرآن پڑا  
اور حقیقی قرآن میں کراہی دیتی کہ جیسے میں لیا ہر نکل کی زیادت کی اذہا تعالیٰ انھیں بھی اس پر ہجر  
کو کچھ بھی ترغیب عطا فرمائے۔ (آئین)

خط ان کا کہیں کے عاشق اذہا انھیں مثل رحمت مثل اور کا عاشق دے گا۔ تمہارے عارف

لک ہوائی دست نہیں برقی بجلی بجلی دست پر دست برقی ہے۔ غیر بات دور داری ہے میں موصوع میں آتا پاتا ہوں۔ علم اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو دین کا علم عطا فرمائے۔ (آمین) اس ملک میں جب دور دور میں طاوت جنگی میں طاوت آئے میں طاوت یہ کامل دست اندازی پر نہیں ہے اور جرم ہے یہاں تو گئے اور ہر جگہ میں طاوت ہے۔ قرآن میں طاوت جو میں میں اذان میں طاوت دعا کر اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق کے جرم خالق کے جرم دونوں سے بچائے۔ اللہ ہمیں سچ دی عطا فرمائے (آمین) ایک صحابی بہت قریب آیا تو اس نے حضور کی خدمت کی۔ پیغمبر فرمایا ہوئے تو انہوں نے فرمایا اللہم علیمہ علم الکتاب مولا اس بچے کو قرآن کا علم دے دے۔ نبی کا وادہ کرتا ہے جب حضور گما احمد مبارک کا احمد ہوا مجھے پورا قرآن مل ہو گیا۔

اس کو خبر نامت کہتے ہیں۔ مولا احمد اسحق کو پدہ ہے دیکھیں پھر میں بھی میں سب سے پہلے ہے مگر میں نے صدیقی و فاروقی حیدر کرنا کو دیکھا کہ جب قرآن کا کوئی لفظ مل کر ہوتا تو مل بھی لکھا کہ کر دے۔

جو غلطیوں سے مکمل نہ کا جو غلطیوں سے مکمل نہ کا

دور اس آگ کھلی دالے نے سمجھا دیا چھ اشاروں میں

حضور پاک ہر صفت میں سارے انبیاء سے بھی افضل ہیں، حضور طاوت لیاقت میں شرافت میں ممانعت میں دیانت میں ہمت میں بصورت میں شہادت میں طبیعت میں حضور تمام انبیاء سے علم میں آئے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

مگر یہاں کون سا عمل کر دے، خدا کا شریک ہے۔ علم ہو تو قدرت ہو، خدا کی تعظیم، بالکیت، وزا قیت، ستاریت، چاریت، نگاہیت، جمہوریت، ماس کا شریک کوئی نہیں ہے۔ پدہ نہیں تم نے جہالت سے کیا کیا جن سمجھ نہیں ہیں۔

حضور آگاہ ہے ہیں۔ میرا اللہ کہتا ہے۔ دینی یا اگر عقل و دینی علما میرے اللہ دینی کا علم جو عارے فرمایا لیکن تیرا کام ہے علم دین میرا کام ہے۔

آج آپ کو غلطی ہواں۔ حضور کو قیامت کے دن یا علم دیا جائے گا۔ عطا فرمائے ہیں۔ حضور نے ہماری ترقی کی حد تک چڑھی ہے فرمایا تو قیامت المسحاحہ یوم القیامۃ لا اعظم الان قیامت کے دن خدا مجھے حق کے دینے اور کلام سکھائے گا جواب مجھے پدہ نہیں۔ قیامت کے دن خدا مجھے سکھائے گا

نکاحاً ہے۔ اور بانگاہے اگر حضور کے اہل خانہ ہیں۔ ظہر پر رکعت نہیں کہہ رہا ہوں اور جو ظہر پر رکعت کہہ رہا ہے من کتاب علی مصداقاً اور یہ کیا ہوا ہے ہاں بخاری کی تقریر یہ ہوگی انہوں نے دعائی آپ کو یہاں سے دعائی یہاں صلاۃ ادا ہوئی نے اپنی دعائی لاری سے انہیں یہی کہہ دیا آپ کے اہل خانہ کی نہیں ہے۔ یہاں جو ہے وہ لایا اور اظہار ہے۔ اس آیت بھری کی یہ لفظ اس کی قبول پر مستند ہے۔ یہ نہیں ہے جو ان سے لایا ہے جب کہ مشورہ ہے۔ مگر عام طور ہے جب دیکھو کہ کئی ہے چارہ چیز میں ہے کوئی چارہ ہے۔ ضرورت کا اور ہے اللہ تعالیٰ لاہور کا اہل خانہ ہے۔ جسے لفظ میں علم صاف ہے۔ (آمین)

شرائت مت کہہ دیجیے کہ اگر۔ درج جو مسئلہ ہو کتاب و سنت سے یہ چارہ حضور انور نے چنے یہ اہل خانہ حضور انور نے لایا یہوم النفس اھلکم میرے متصل پر کر دیتی جس کے پکڑے اسے جس کی کارکنانک جو اس کو کراؤ کر متصل رسول پر وہی آئے جس کے چنے میں صریحاً دینی کا اظہار ہے۔ حضور نے لایا اہل العشاء و رات الاہلیاء عدا انبیاء کے وارث ہیں بالکل قرآن وحدیث سے باز نہیں ہاں گا اور علم ہے بھی قرآن و سنت قرآن مکمل ہے حدیث شریف ہے۔ میں کہوں گا قرآن شریف حدیث اس کی تحصیل ہے اور دعائی غیر وہی مگر ہے جو متصل کی زبان سے آئے ہمارے کو ملنے طریقہ علم۔

نوجہ کہانے چنے یہ اہل خانہ حضور کا اہل خانہ کی پاک ہار کہہ کہتے ہیں بخاری پاک ہم کہتے ہیں ظہر کا سارا گمراہ پاک بلکہ قرآن کہتا ہے جو نہ ہو کہ ظہر حضور کا ہاں بھی پاک ظہر کا سزا بھی (پاک) الی الی ام حبیہ حضرت عائشہ کی کہن اور دعائی ہاں۔ جب ابوخیان باپ نے یا قرآنی الی نے سزا اٹھا کر کھدیا۔ ابوخیان نے کہا کیا ہوا؟ الی الی نے کہا قسم یہ جیسی دوا دیکھو اور دامن جو کے گمراہ کیا۔ ابوخیان ہوا اقصائی میں تو حیران۔ یہ کیا کہہ رہی ہے۔ سزا سنو کہ کے کہا الی الی اب چھو۔ اس نے کہا چہ بیٹے کے بعد لے آیا اور ہوا احترام؟ لایا یہ سزا میرے محبوب مصطفیٰ کا ہے آپ نے انہی کو نہیں دیا کا کافر میں گمراہ ہے۔ لہذا سزا پاک ہے۔ ظہر کے سزا ہے یہ بھی پلید آئی نہیں دینے کا دعائی کے دے میں کیسے کوئی جا سکتا ہے انما العشر کون نحن فلا یفریوا المسجد الحرام بعد علمہم هذا منہی۔ جو پلید ہے وہ میری پاک سمجھ میں آئی نہیں سکتا۔

حضور کا ہاں بھی پاک ہے والو جز للظہر حضور کا اہل خانہ کی پاک لایا۔ محبوب خدایا



کی کل میں بیٹھیں گے پاک بیٹھیں گے بلکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور کا عید بھی پاک ہے حضور فرماتے ہیں: **المسحوقہ کما لکھم** حدیث چار حدیثوں۔ میرا عید اور کا عید ہے۔ اس میں کنگ اور ہے گا کنگا کنگا ہائے گا کنگ کنگ ختم ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا عید میرا پاک ہے سو من کو دینے میں لیکن آئے گا۔ حائل کو بھی لیکن نہیں آئے گا۔ میرا عید بھی پاک ہے بلکہ حضور کا ارشاد مجھے یاد ہے **بعضہ انت طاب طاب طاب** مطاب مطاب مطاب حیرانم مطاب مطاب مطاب ہے قیامت تک عید تو ہر برائی سے پاک ہے گا۔ (بخاری رحمہ)

وہاں سے پاک بڑھنے سے پاک لفظ سے (پاک) عذاب سے (پاک) اور یار ہادی سے (پاک) فرمایا میرا طہر بھی پاک۔ حضور کا حرم بھی پاک۔ ازواج مطہرات الطہیات للطہین محبوب میں نے قانون بنایا ہے کہ آج آپ بھی پاک ہیں آپ کے نکاح میں آنے والی بھی پاک ہے۔

لی لی ما نکح نکاح حضور نے ٹوٹ نہیں کیا۔ فرمایا: **یا ایہا النبی اذا احللتک ازواجک** محبوب جو بھی آپ کے استری حرم میں آئی ہے لی لی یہ پاک آئی ہے، **اذا احللتک اس کو میں نے نکاح کیا۔** اور فرمایا **یا ایہا النبی** توجہ کیجئے۔ آج تو سن میں بھی جاری ہے کہ **نعوذ باللہ** جس طرح

حضرہ توجہ اور لوگوں کی ہی ایمان والی نہ جس ہی طرح یہ بھی **نعوذ باللہ** سب ایمان ہیں ہم سب سب وغیرہ کتب لاری ہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں حضور کے حرم بھی پاک فرمایا: اے محبوب کرم الطہیات للطہین والطہینون الطہیات میں قانون بنایا ہوں پاک عورتوں کے لئے پاک اور پاک مردوں کے لئے پاک عورتیں ہیں۔ اس لئے ان کا نام ہے ازواج مطہرات۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کی گلیوں کے لہلوں سے نبی کے گلیوں کے کتوں کے پاؤں کے کتوں سے بھی عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین) **اسلامنا کام تا لڑو کی نمانا**

اے ہادی شہت خاک کو کس مرگ کے حضور کے روبرو کے اس پاس ٹہر  
وے یہ رہے کہاں شہت خاک کا کام کا کہ جائے کوچہ طہر میں تیرے حق کے غلبہ

نعرہ گھیر اٹھا کبڑے تا ج وقت ختم نبوت ملے ہمارا کار بین علامہ ابو ہریرہ مدظلہ ہمارے بانی دارالعلوم  
ابو ہریرہ مدظلہ ہمارے ہم لڑ رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں عاشق رسول ہم ہیں ہم کہتے ہیں ہم ہیں۔

مبصہ و مبصرون میں اعلان کرتا ہوں۔ قیامت کے دن تم بھی اپنے آپ کو دیکھ لو گے۔ تم بھی اسی دیکھ لینا اور اللہ میں کوئی گالی نہیں دیتا۔ جا کر اللہ سب کا خالق و الخیر کرے میں لڑنے نہیں آؤا سمجھاتے آ رہے ہیں۔

قواتِ علم کی ہر سی قہمی علم پر اللہ میں علم سے فرمائے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ محبوبِ کرم کو جو ایسی حرم آپ کے کفار میں آئی ہے اس کا احاطہ لک۔ یا نساء اللی لسنن کا حاد من النساء ملی تیرا حرم عام ہو تم میں نہیں یہ سونوں کی لائیں ہیں صحت پہ سونوں کی لائیں ہیں صحت پہ حرام ہیں اسی طرح طہرات ہیں۔ اور شریف۔

تو حاضرینِ کرم، علم کی بات قہمی اللہ بھی آپ کو علم سے فرمائے۔ (آئینہ) کہ جو کہو میں نے ظاہرِ جہالت کی حد سے جس کی نے محبوب سے پوچھا کہ میں اپنی بی بیوں کو باہر جانے کیلئے اگلی کچھوں فرمایا اند میں نے کہا میں قہم جان کچھوں۔ فرمایا لعن اللہ القروانات القیور والخصصات علیہن لعن اللہ القروانات القیور۔ جو کہ قہم کی زیادت کرنے کیلئے اپنے گھر سے جہالت سے اس کے جانے پر اللہ کی سختی کی۔ آپ کو ان چیزوں کا علم نہیں ہے۔ میں نے یہ بھی فرمایا قبول میں کئے بہاد، بلکہ فرمایا کہ آپ قہم قہم جان جاؤ کہ السلام علیکم یا اهل القیور اہم سلیقون الا بکم للاطون انشاء اللہ یظفر اللہ لنا ولکم اہم سلیقنا ولعن بالاحمر۔

ابنہ جانے کہتے ہیں نے لگتے دے ہر۔ ہرے مکان میں کہتے ہیں یا راہی راہانہ اعلیٰ ہزاروں میں مثال دیکھنا کہ دیکھیں یہ جہالت ہے۔ حضور نے فرمایا ہر جہالت حاصل کرو۔

میں علم بتا رہا ہوں۔ اللہ بھی آپ کو علم سے فرمائے۔ یہ سب جو کہو میں نے پوچھا کہ محبوب سے کہ تیرا جو کہ کن ہے فرمایا جو سیکو فی الجنة اب ملکہ دیا کہ کہ سونوں کی لگائیں۔ یہ ہے ایک خاصہ ہے جس میں ہر شخص سے ایک شریک ہے پوچھا کیف وجہل محمدؐ انکا دیکھیں میں خاص میں شریک نے جو اصل ہے یہ جہالت جہالت کرتا ہے۔ بات کرتا عبادت کرتا ہے ہر جہالت ظہر کے سر پر لگا ہے۔ غمرا ہے کل نہاد ہے جو تہذیب ہے۔ پاگل بیتا کہ مصطفیٰ کی ہر بات کہی ہے اس پاک دیکھ کر کہ اللہ اس عیسیٰ وغیرہ کوئی نہیں۔ کہنے کا نہیں اب جو اصل نے کہ جو اہل بیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

عرب کہنے کا سارا عرب ہر زبانوں میں لکھ رہا ہے اس میں نے لکھا۔ (سلمان اللہ)

ظہیر کی بات لگی ہے اور علم اس کا نام ہے۔ عیسیٰ کو فی الجنة عمر فی الجنة عثمان فی





فرمایا: "اے یہاں کے بچے! ہم کے اگلاں ہر گز اے۔ ہماری عادت ہے کہ کسی بچی کو قبروں کو ختم کرتے ہیں۔ بچی کو بچے ہیں حضور نے فرمایا۔ ہرگز کو ایک ہی کلمہ سے دیکھو۔ جتنی اہل کلمہ اور کوہ السلام علیکم یہ اہل الطہور بکھڑے کے آواز مکرر بھل گئے۔ آ! اللہ میری آقا کی رحمت سے اظہار ہے آپ کا ختم نہیں۔ وہی بات کر رہا ہوں۔ اللہ راہ علیہم کی تقریر ہے۔ اللہ بچھے آپ کو جس کا علم اظہار ہے۔ میں نے آگاہ ہے آپ کا حیرت انگیز ہر کوئی ہے۔ اناست عقیق من الطہور صدیق تو ختم سے آزاد ہے۔ میں نے حضور سے آپ کا حیرت انگیز کیا مقام ہے۔ فرمایا: اناست صاحبی فی الطہور والظہور والظہور والظہور (کوہستان اللہ)

ظہیر کے اظہار میں ہوں تو کوئی نہیں جانتی ہیں۔ بظہیرات کرے تو کوئی کر میں جانتی ہیں۔ لوگ نور اللہ کے حضور سے میں پڑے ہیں۔ ہر نیک کو نورانی فرشتہ کہتے ہیں۔ تو انہیں نورانی بن گئے۔ بجلی کی نورانی ہر سوا تا اہل الطہور ہیں۔ وہ نور کے باپ ہیں ایک اور ہے نورانی قصوری۔ قصور میں قصور نظر آتا ہے۔ اللہ ہمیں کچھ اظہار ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ ہماری دنیا کو نورانی ہے وہ دنیا کی جوتی کے فضل مانا ہے۔ ہمارا نورانی ہے تو حضور کے فضل۔ لہذا ایک ایسا مخلوق حضور عیدانہ ہوتے تو بچہ کی عیدانہ ہوتا۔ نورانی میں کو چاند کہتے ہو۔ لی کے قدموں میں دو گھرے ہو چکا۔ انا عقیدہ ہے کہ جہاں ہر نیک کی انتہاء ہے وہاں ہماری حیرت کی انتہاء ہے۔ سورج کو کہتے تھے کہ میں سے ہو جائے۔ نور کا چہرہ نہ کہتے ختم حرام ہو جائے۔ سورج کے قریب جاؤ تو گل جاؤ۔ لی کے قریب جاؤ تو جنت کا دروازہ کھل جائے۔ فرق ہے ہاتھیں جواب دیجئے۔

حضور کی رحمت نور ہے حضور پاک نورانی نور ہیں۔ ہر نورانی نہیں اور مخلوق خدا کا حصہ نہیں نور، جو خدا کا بیجا کیا ہوا ہے۔ اللہ اس میں ایک ایسی مخلوق ہے ہر انوار شرف المخلوقات ہے (بکلیت) خود میں نے حضور سے آپ کا حضرت آپ کو کون ہیں حضرت نے فرمایا: انا ابن عبد المطلب اللہ فی میں عبد المطلب کا چچا ہوں میں محمد ابن عبد اللہ محمد عبد اللہ کا بیٹا ہوں میں نے کہا حضرت آپ کو کون ہیں فرمایا: انا ذہوۃ اور اعلم و بشارۃ عیسیٰ و زور و ہ امی میں ہاں کا خطاب ہوں میں نے آپ کا آپ کو کون ہیں۔ لوگوں نے تو آپ کو پتہ نہیں کیا تھا۔ فرمایا: انا ابن امرؤ القیس من قریش تا کل القدر ہذا ایک آدمی حضور گور کیے کرار کیا فرمایا: علیک السکینۃ اور نہ میں اس قریش فریب صورت کا چچا ہوں میں آمد قریشی مائی کا چچا ہوں ہر گوشت کو شک کر کے کھاتی تھی۔ میں

خاتم خاندان کا تعلق۔ مگر کرب اور کرب کا کچھ ہے۔ جاگد ہے۔ جو اپنے خاندان ہی ہے (جاگد ہے)۔  
 حضور کے ہیں اہم ہے ہوا (حضور کے ہیں) انہی نے کہا محبوب آپ کون ہیں۔ حضور کا  
 خاندان ہے۔ مگر میں یہاں ہی مہد الطیب ہی اہم بن مہد مناف ہی قسمی تکی کا کتب ہی رہا۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا: اللہ و ولد آدم (کہہ دو جان اللہ) میں اللہ اللہ آدم کا رب و رسول  
 میں نے سراج کی مانند دیکھا تیرا نکل لے کہا عبد اللہ۔ سوک آدم محبوب یہ آپ کا با آدم کرا  
 ہے۔ آدم نے کہہ کر حجابا ابن الصالح لوگوں کیا۔ مجھ سے مل گئے ہیں۔ بحالی ہم نے حضور  
 کو رسول مانا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر کوئی پہلے محمد راہ اللہ کر لے گا  
 ہے (انہی) اگر کوئی پڑھے سبحان اللہ صری ہو رہ گئے ہے (انہی) اگر محمد کائنات کو رسول  
 کہہ دے تو حوس ہے یا کافر (کافر) کوئی چہر لی کر سکتے ہو اور میں جو اکمل کر کہا ہوں خاتم نے اپنے  
 رسول کا خدائے کہ علیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں (انہی) رسول اللہ کو رسالت کا خارج کسی نے دیا (اللہ) میں  
 تحصیل میں نہیں ہوتا ہوتا آپ کہیں کے اختلافیات کرتے ہے۔ میں وہ جلی یاں کرتا ہوں۔ حضور اللہ  
 ایسے ہیں کہ جبرئیل سے افضل ہیں۔ مگر انسان ایسے ہیں کہ کائنات سے افضل ہیں۔ اللہ ہی اللہ ہی مہد  
 اللہ ہے اللہ ہی وہ ہے جس کے دس بچے ہیں چھ بیٹے ہیں چار بیٹیاں ہیں۔ چار بیٹے ہیں۔ چار  
 حرم ہیں۔ انہی بیٹیوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اللہ ہی وہ ہے جو انسانوں میں آیا  
 اور انسان کی اولاد ہے جس کا ابا محمد اللہ ہے وہاں مہد الطیب ہے تم اپنی اپنی حاض کر کوئی کا ہو۔ میں مل  
 جائے۔ اللہ ہی وہی ہے (سمان اللہ) اللہ ہی گنہ گہرئی میں ہے مجھے جویت یا ہیں میں نے  
 آقا سے پوچھا آپ یہاں لا اور میں آجائیں گے۔ فرمایا: اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ الصلوٰۃ  
 و علیہا وسلم میں سفد ہے میں حضرت کی اور قیامت تک رہے میں وہیں گا۔ میں نے کہا حضرت  
 میں آؤں یا آپ آئیں گے فرمایا: من حج البیت ولم یزر ہرگ پتا نے اور میرے پتا نے  
 جو عالم ہے جس نے پوچھا حضرت آپ آئیں گے یا میں آؤں فرمایا: من ذاق قسوی و حبت لہ  
 شفا عسی جو میرے حراؤں آکر پہنچے گا اس کو جس جنت کی کشت و سجدوں گا۔ حضور کیجئے نہیں  
 گے۔ یا محمد کیجئے یا نہیں گے (محمد) کیجئے یا نہیں گے (حضرت) آپ اس مہد میں لارچ ہے آئیں گے  
 یا آئیں فرمایا: صلوٰۃ فی مسجدی هذا صیر من عیسیٰ الف صلوٰۃ لعلہا سواہ اللہ

چرا ہوا ہے میں نے یہ چھا حضرت آپ آگیا گے یا میں آؤں فرمایا حسن ظنن فی مسیبتی  
 یومن جواری کیا نے فرمایا حسن صبر علی لاوائی وعلیہ العینہ اللہ الجنت جہنم کی  
 پر تکلیف برداشت کرے میرے شکر کو نہ بھڑے اس کو میں جنت کا ٹکٹ خود دے دوں گا جہنم میں  
 رہ کر رہا ہو گیا۔ بہت جنت البقیع میں قبروں لگی۔ قیامت کے دن اس کا سوا ایسے ہوگا جس طرح  
 چھوٹی کا چاند چلے۔ لوگ کے جہنم کے لیے اٹھے ایمان تازہ ہو رہا ہے اٹھ بھٹے آپ کاظم  
 علیہ السلام (آمین)

عقائد کے ٹھگے پھٹکیں کیا کیا۔ جی راہ دہ جائے راہیں نہیں آتی اور حضرت علی کو عقائد  
 سے بدلہ کیا وہاں غراب ہے تھا راہ میں نے محبوب سے یہ چھا کہ حجر اخیذ کن ہے فرمایا ان علی  
 علیہ السلام من بعدی ہو بکر شعل میرے بعد جو ہے وہ کون ہے (ابوبکر) میں نے آقا سے یہ چھا  
 میرے علی پر کون آئے۔ فرمایا سر و اہل بکر علیہ السلام بالناس لی ہذا ما کثر لے کہا حضرت وہ علی  
 تبارک و تعالیٰ کی گردن ہے گا۔ فرمایا یہ اسی اللہ ورسولہ و المومنون الا یہا بکر خدا کی انکار کرتا ہے  
 وہاں اٹھ گی سوس ہے حدیث کے سوا میرے علی پر کوئی نہیں آسکا۔ شان حدیثی اکبر بعد ہوا یہ  
 فیصلہ ہے۔ یہ یا نہیں ہوا ایک حدیث نے یہ چھا خدا کا امت آپ دیتے میں ت ہوں تو بکر کے پاس  
 آؤں فرمایا سبھی اسی بکر میرے بعد حدیث کے پاس آنا جو فیصلہ میں کروں گا وہی حدیث  
 کرے گا۔ جاگ رہے ہیں خدا آری ہے میں ٹھگے سوار ہوں۔

جو طریقہ کا فیصلہ نہ لے لگلاں رنگ لاہو مستون حتی بحکم کوک لیمنا شجرہ بنہم  
 وغیرہ دوسری ہیں جو طریقہ فیصلہ نہ لے۔

میں نے یہ چھا حضرت دشوت کا درود ہے کیا ہوگا فرمایا التواضی والسریشی کلہما  
 فی النار دشوت لینے دینے والے دنیاوی (منجی ہیں) میں نے کہا حضرت سو کے سوا میرے رنگ  
 نہیں چٹے کیا کروں فرمایا۔ جو سو کا یہ کھاتا ہے سو کا ورے کر کا دوبار کرتا ہے اس کا ادنیٰ گناہ ہے  
 کہ جسے چٹائی میں سے نہ آگ رہا ہے۔ (اللہ اکبر) میں نے کہا۔ محبوب لوگ حرام کھاتے ہیں۔ دشوت  
 حرام سو دھام چوری حرام کیا میں کھانوں فرمایا حسن اکل لقمۃ من السحت جس نے ایک لقمہ  
 حرام کا پیٹ میں داخل کیا پانچ سو تک خاص کی مہارت قبول ہوگی خدا قبول ہوگی۔ نیند آری ہے یا





مصدق میں حاکم کا سرٹیکس بھرنے کا پانی یا نہ سائے میں بیٹھنے یا نہ گڑبھائی دیکر مصدق میں مل  
تک نی، فجر سے دسے ٹون میں ہانپا چکا تھا جسے گل آ یا کہا حضرت کیا کروں کہوہ خرمیوں۔ کہوہ  
گو انکاروں فرمایا انسا لھم ابعت لاعنا اللھم اعدی لوسم فاقھم لا یصلون انما میں آقا کی  
سیرت مطافرائے آقا صاحب سے پیڑ سولی وہ ہے جو کڑا ہو کر کھڑکی میں چلائے وہ کا فر وہ کا فر وہ  
جیسی ہستی میں ہوں۔ وہ ہے داغ بڑی مشکل ہے بھائی۔ ابھی کی خبر میں ہیں سکران  
ہے۔ ہر من بڑوہ ہے ہر شتر ہے ہر حساب ہے ہر ان ہے بی صراط ہے چو نہیں ہر پار ہے پانی  
انار ہے لکھتے ایک حدیث نے اذرایانی کر کے فرمایا لیسعل احدکم عمل اجل الجنة حتی  
لا یكون بین ومن الجنة الاثیر نوراً احداً فسبق علی الکتاب فی النار لو تخیلوا اور گل پہ  
وہ لگائے داغ۔ حضور نے فرمایا ایک آدمی نیکی کرتے کرتے جنت کے کنارے پہنچا آخر میں بھیانک  
گل کر کے گندہ کی قسم میں کر سید ما جہم میں ہوگا۔

ایک آدمی رانی کرتے کرتے جہنم کے کنارے پہنچا سارے گل کے اجنبی ہے ازلت میں  
خدا سے ایسی نیکی کر کے گا کہ وہ گل ہائیں گے جنت کا گل مل جائے گا۔ جنت جہنم کا مالک  
کون؟ (اللہ) اگلے دن ایک مولوی صاحب فقر کر رہے تھے کہ وہ بے تھے کہ جو بیٹے سب بستی  
ہوئے لے کہا اپنا پتہ لکھ لو گھن کو حنا نہ دے ہو۔

ایک مولوی صاحب اگلے دن کہا تھا میں کہہ رہے تھے میری نام لینے کی عادت نہیں کہہ رہے  
تھے میں دوسری دہائیوں میں تھیں، یہی کے دشمنوں کی شکایاں ہو گئیں نے کہا ہاں ہاں تاؤ اس نے  
کہا میں کی جو جی میں کہہ سکا اس میں اس کی جو جس کی بار دشمنوں سے لوہا ہو جو سب کا زیادہ کرے  
جو قرآن زیادہ پڑھے یہی کا دشمن ہے اللہ کی قسم میرے پاس کیست موجود ہے اور وہ قرآن پڑھا ہے تھے  
اور وہ قرآن پڑھا ہے اور وہ رسالت اس نے کہا جو زیادہ قرآن پڑھتے ہیں ان کا دشمن ہے لیکن ہے بھی  
جو قرآن زیادہ پڑھے وہ بھی کا دشمن ہے؟ (نہیں) حضرت ملی کیا پڑھتے ہوئے طیبہ ہوئے (قرآن)  
حضرت عمر فاروق کی شہادت کہ رسالت آئی (قرآن پڑھتے ہوئے) حضرت عثمان کی شہادت کیا پڑھتے  
ہوئے ہوئی (قرآن) حضور نے جہاں پہلے گئے تھے کیا پڑھا (قرآن) نبی کریم تہجد میں کیا پڑھتے  
تھے (قرآن) خدا کی قسم یا حضور کھڑے ہوئے سب کہتے ہیں ہم نے اس کو مصطفیٰ سے قرآن میں ان کی یاد کیا۔  
میری اہل مصدق کتنی ہیں میں تھیں تھیں وہ مال کر کھتی تھیں ایک ایک گل رسالت میں وہی



پاکستان شریف کیا تھا۔ خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں وہاں میں نے دیکھا کہ عورتیں بے پردہ تھیں اور  
 زچوں ساتھ تھے اور دیکھ رہے تھے اور وہ کالے برقعوں سے تھیں اور مسجد غریب میں چٹائی نہیں تھی  
 اور حرم بے پردہ بے حجبہ تھا میں پر ہوتا ہوں مسجد مسجد والے کا حق ہے یا حرم والے کا (مسجد والے کا)  
 حرم والے جب زندہ تھا وہ مسجد میں مسجد کرتا تھا یا کسی قبر کو مسجد کرتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش  
 قبر پر جا کر مسجد کرتے تھے (انہیں) حضرت نذیر اللہ رحمہ اللہ علیہ کی قبر پر نورانی بیٹھے تھے (انہیں)  
 مجھے ان کا سنگ دکھائی دیا کری اللہ ہمیں اہل حق کے سنگ پر چلائے آمین۔

علم کی بات تھی پہلے پہلے آیت ازی القسرا میری انہیں بخش بھی بیٹھیں ہیں میں اس کا شان  
 ذیل نادوں آپ کو کڑا ہوں حضور گمراہے ہیں ماحول غراب تھا کے کاسب تو وہاں ہاتے ہیں جہاں  
 جینا ہوں۔ جہاں اسکول ہوں وہاں میرے بچے جہاں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور گمراہے ہیں غائب  
 فہم النظر جو کسی لڑکی کو بری نگاہ سے دیکھتا ہے وہ آگ سے ڈا کر رہا ہے۔ قیامت کے دن اس کی  
 آگ میں جہنم کی سزا عطا کی جائے گی خدا رسول کے دیار سے اٹھا دیا گیا جائے گا۔

اس نازل احیاء ماحول میں لکھتے ہیں آگ ہو تو چار چاروں کو دیکھو فرمایا بیت اللہ کو دیکھو۔ وہ  
 رسول اللہ کو دیکھو کہ ہاتھ کو دیکھو کہ اللہ کو دیکھو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ  
 اللہ ہی علامہ یحییٰ بن زکریا ہوں۔

میں نے پاکستان میں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں کے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ میں نے پاکستان میں  
 تقریر کر لی۔ گھڑی سامنے رکھ دوں گئے مصطفیٰ کی حدیث وہ سنائیں یا آپ کا خادم سنا کے (سمجھاں  
 اللہ اللہ کے بندہ گالیوں دینا تو آسان ہیں۔ میں نے ہر سے ملک میں پہنچ کیا۔ کہو انکا ماطہ (ہفتادہ  
 اللہ اور اللہ اللہ ہم کہہ دینے میں بھی ماضی دیتے ہیں وہاں آپ کے قصور کے عالم تھے نام نہیں  
 لگا۔ میں باپ مر کے پاس تقریر کرتا تھا اور سو دہائیں میں نے دینے میں یاد کیں۔ میں نے اس کو کہا  
 بھائی صاحب وہاں تو آپ بارہاں رہتے ہیں یہاں تقریر کریں۔ کہتا ہے بھائی ہاں اسے۔ بھائی  
 کہاتے۔ نے بے ہار و رفت ہو گیا ہے اللہ اس کا حق دے۔ مجھے حضور نے کھانا ملا کر وہ مولا حکم  
 اسالہ خصوصاً دینی تیری جوتی ہے قرآن مجید میرے دھنے ہر متوں کی ہدایت (آمین) فرمایا جھوٹ  
 ہو جائے اس کو بھی ٹھہرے یاد کرو۔ اور ہمارے بھائی کو اس وقت تک روٹی مضم نہیں ہوتی جب تک









ایسی ساروب ایسی۔ ہر گز دان دیتے رہیں گے لہذا یہ اپنا اختیار ہے گا ہر کے گناہ طبع و اسکی  
صلی لفظ مستحب فصیح اب سوال کر پورا کرتا ہوں۔ دعا، گنگ قبول کرتا ہوں۔ محبوب پکار میں  
پکار رہا ہوں۔ رحمت کا دیا جائے گا کیا سزا دی کر دے جنت کا اور اللہ قبول دے گا۔ کئی دن دیتے  
رہیں گے لوگ کہتے ہیں خدا تعالیٰ ہے۔ نہیں بھائی سارے اس کے محتاج ہیں واللہ انکی محتاج ہیں واللہ انکو  
دلا دے کس نے دی؟ (اللہ نے) حضور کو نبوت کس نے دی؟ (اللہ نے) حضور کو سراج کس نے  
کرائی؟ (اللہ نے) حضور کو ہر گز کے تو وہی کس نے کھائی؟ (اللہ نے) حضور کھانے کے بعد کس کا  
شکر یہ یاد کرتے تھے الحمد للہ اللہ اعطانا وسقانا وجعلنا من الصالحین غفرنا  
ہماتے الحمد للہ اللہ اعطانا وسقانا وجعلنا من الصالحین غفرنا۔ سب کو (آمین)۔

عزیزِ اہلِ مجلس! اور حضور۔ بات کافی لمبی ہو گئی علم پر اللہ تعالیٰ بخشے آپ کا کتاب و سنت کا علم  
مطالعہ کرے۔ (آمین) اور علم کتاب و سنت ہے یہ تو صرف مطلق فلسفہ و غیر سب مودعا ان ہیں۔ ا  
صل کتاب و سنت ہے۔

حضور کریمؐ کبھی بھی مکر یہ لائے یہ دیکھو یہ برے حدیثیں سنا رہے ہیں یہ برے کام یہ اللہ تعالیٰ  
تبارک و تعالیٰ کو پانی پڑا نہیں سو کھڑا مار دے یا جسے ہوا آپ کو کھلی یاد میں میں غرض میں ساری آتی ہیں حضرت  
ماتر سوچتے ہو وہ جو ہر دور میں حدیثیں یاد میں ہوا آپ کی پائی کو کھلی یاد میں۔ عطا اللہ شہداء فرماتے تھے  
ایک آدمی سرد را تھا کسی نے کہا اس کو لائے کی ضرورت ہے تو اس کی ماں نے دودھ پلانے کا لے کر چل دی  
چل دی کہ اس نے کہا کہ بک رہا ہے میری بھیلی بھامت والے مجھے لے کہنے لگے ایک بولا  
ماستر مال سے لے گا کہ سنا کہتے گا "میں ہوں سلطان کرنا آئے ہو" سنو لڑکے! لا اللہ محمد  
ہم! رسول اللہ یہ سارا تھا۔ جڑ میں۔ سنو سنو! میں ہوں جنت کی شہادت آئی ہے! دے دے غنیمت  
آئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ لا ما شاء اللہ! میں ایک کھڑا کر دو ہے چارہ سارا دانی کہے گا کہ بڑے اٹھ  
آئے ہیں ایک۔ چلی ختم ہو چکی ہے وہ حق نہیں ملے گا جس کے لئے نہیں آئے۔ آئے ہیں یہ  
پہلوں کا یہ مکر کی خلافت کے کئے ایام تھے کہ کرا کا نام کیا تھا مدینہ نے جب کل بڑھا تو اس کی مکر کا  
قصی۔ اللہ تعالیٰ سدا پتہ ہے حضرت مکر کی کیفیت کیا تھی حضرت مکر نے کئے وہ خلافت کے ایام  
گزارے! حضرت مکر۔ حضرت مکر نے کیا کیا۔ یہ پائیں والے حضرت سب مکر کی سنو میں یہ پوچھا  
کا مکر صادق لے گا یا نہیں کا مکر مکر کا مکر مکر کا مکر اللہ تعالیٰ مکر کی پائیں کو کج کرے (آمین)





جس سے وجود کا ہوتا ہے ان کے بال نظر آتے ہیں مگر انہی نہیں ہوتی اور حضور نے فرمایا ان کی بلی انہی  
 کمر غواں جس کے پگڑے ہاتھ ہر ایک ہیں کہ جو نظر آتا ہے قیامت کے دن خدا اس کو کافرا کر کے جہنم  
 میں داخل کرے گا جنت کا لباس نہیں دے گا اور نہ گمراہوں میں تو ایسے پگڑے نہیں ہیں نہ اب تو  
 پگڑوں کے؟ ہم میں نے سنے ہیں۔ تیری مری مرضی۔ خود بخود میں مقرر بخدا کر رہا ہوں تو پگڑا ہے  
 یا نہیں؟ (ہے) اصل کیا پاس ہے؟ (ہے)

کیا لوگ؟ تیری مری مرضی۔ تیری مری مرضی یا خدا عار کوچہ ہے یا نہی کو ہنسوں میں نے  
 نہیں جتنے ہو۔ تمہارے وہ اور مشق تو خدا کا ہوا ایک روح نکلتا یا ایک ذیب کے پیچھے وہ گاڑی کے پچے  
 مرنے کا تم نے پہل چھانے کہ شہیدیت ہے۔ نعمت ہے تمہاری اس غیرت ہر ایک نکلتا یا ایک مسلمان  
 موت سے دیکھ کر کہ وہ ہے ہمارا عزت بچا کے آئی تم نے شہیدیت کا شرم آئی ہے خود تمہاری  
 شرافت ہے کوئی؟ اچھے یہ ہے نہیں مگر دعا کرتا ہوں اللہ مجھے آپ کو غیرت عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورؐ نے فرمایا: لا یدخل الجنة یهود ولا نصاریٰ لمن لا غيرة له حضورؐ فرماتے  
 ہیں: الغيرة من الاسلام کی فرماتے ہیں: الغيرة والد ادم واللہ الغيرة منی مگر ساری کائنات  
 سے غیور ہوں خدا کا حق ہے مگر اپنا غیرت دکھائے۔

جس طرح میں اپنی بیوی کے معاملے میں اپنے بھائی کو برداشت نہیں کرتا ہوں کہ اسے خدا  
 کا حق لے۔ خدا اپنی قوم میں کسی نبی ہوتی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ (سید علی)

بعد اس کا حق ہے (اللہ کا) طواف اس کا حق ہے؟ (اللہ کا) پہرہ اس کا حق ہے (اللہ کا) بیجا  
 شئی دینا اس کا حق ہے (اللہ کا) فرمایا اللہ نقشے میں نے خائے جب چاہیے اسی تو میرا دینا اللہ نے  
 بہو نہیں دینا تو اللہ خلق میں ہاں کے بہت میں نقشہ اس نے بنایا (اللہ نے) نقشہ پر نقشہ اس نے  
 بنایا (اللہ نے) اللہ جب تجھے بہو کر گی تو پہنچ تمہاری ہاں کے ہاتھ میں فٹ کر کے پیدائی اس نے  
 دیا۔ (اللہ نے) سالارے پادریجے کے بعد اس نے بہو کر گی (اللہ نے) اللہ دینا اس کا کوئی انتظام نہیں  
 تھا یہ دینا اس کا انتظام اس نے کیا (اللہ نے) تو ہر لکھ حیرے آنے سے پہلے ہاں کے چنے پر اللہ کے  
 نقشے اس نے لگائے؟ (اللہ نے) جب چاہیے اسی تو میرا آگیا سائیں خدا کا لکھانے نے دیا۔ یہ خدا  
 ہے اللہ مجھے آپ کو اس سے پہچانے۔ (آمین)

توحید گئی برحق ہے لا الہ الا اللہ یہ توحید ہے محمد رسول اللہ یہ رسالت ہے  
 اور العین معہ یہ کتاب ہیں قل لا اسئلكم علی اجر الا العودۃ فی القریں یہ اہل بیت



مختصر ایک ہیں یا دو ہیں۔ (ایک) یا (ایک) دہنے میں ایک یہاں ایک یہاں ایک؟ صاحب ایک  
یہاں آگیا تو مدد غالی ہو گیا۔ نئی آبادی اور نیا جسم آیا اگر دوسرا آگیا جسم وہاں ہے تو حیات انسانی نہ  
رہا ورج مع الجسد کیا تو دوسرا غالی ہو گیا دوسرا غالی ہو سکتا ہے (نہیں) بلکہ کھانا اسی ہے گل لگا  
کر۔ کھوپرے کا کھوپڑی ٹیک ہو اگر وہ اس کھوپرے ہی ہے سو لانا اسی حال کا وہی صاحب نے  
کہہ کر ان پر جان کر۔ مختصر سہولت کھریٹ لائے یہاں نہ سہولت لائے ہیں نہ سہولت لائے ہیں نہ سہولت لائے ہیں  
انہی لے جاتا ہے کوئی گھڑیاں لے جاتا ہے اب تقریر ختم ہوئی گئی جو جان ہم کی گھڑیاں ہم ان کے دین دوسرے  
پہ ایک آدمی گھڑی بھول کے آتے ہیں ہم نے دوسرے ان انہی گھڑی بھول دے میں نے کہا انہی میں  
صورتی دیکر دوسرے سے سہولت ہی کام کر لے جو یہی کی دعوت کرتی تھی (ابھی) اسے لے  
کر دوسرے کی کی دعوت سہولت صاحب نے قرآن کے علم اور جتنے۔

اب آنکری ہوا کہ سنو۔ حضور سہم میں ٹکڑے لائے تو ایک طرف لے رہے تھے اس کا نام مہاراجن  
 حلیہ میں اس کا نام مہاراجن تھا اس کے لئے حضور نے دھارنہائی پھر پچھائی فرمایا اس کا کہہ کر  
 سے نکال دیا وہ بڑے کہتے ہیں جب میں نے پھر کہہ دینے سے نکالیا مجھے پانچ ہزار روپے دیئے اور وہ کہیں میری  
 لاکھ تقریبوں میں وہ انہیں جو کچھ کے لئے لائے میں انہیں ہے۔ کہہ دیا میں انہیں علیہ السلام کا کہہ میں انہیں  
 جیسے قرآن کا علم مہاراجن ہے یا انہیں میرے لاکھ کوئی بی مریم والا حلیہ کا کہہ کر میری جگہ سے بھی پورا  
 کر دی ہے یا انہیں قرآن و وحی زندگی دے جو کچھ ہے انہیں قرآن پڑھ رہی ہے یا انہیں صدقہ دینی علیہ السلام  
 جس کے لئے وہ صاحب روئے کے شاگرد ہیں میں سمجھتا ہوں یہ نبی کا جبرائیل تھا یہ دین کا وہ سر تھا وہاں کہ  
 انہیں صدقہ دینوں کو لکھی صدقہ دینوں کے لئے (انہیں) لکھتے تھے کہ میں اس پر تقریر کروں یہ لکھے  
 کفر ہے میں آپ پر (انہیں) آپ کے کفر ہے میں (انہیں) لکھتا ہوں آپ کو جگہ میں  
 یا انہیں (انہیں) لکھتا ہوں یا انہیں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں  
 اور کہہ دیا میں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں (انہیں) لکھتا ہوں

[illegible]

طاہر صاحب (سوانح خاندان گور صاحب) لکھتے ہیں کہ یہی پرتغیزی کی عیادت المصلیۃ  
شہداء من کلی فناء حضورؐ نے فرمایا میرے شہر کی لگی گی اہول میں بھی شہادت کی ہے حضورؐ فرماتے ہیں:  
من اذی اعل المصلیۃ جود ہے دلوں کا لینے دینے کا ہے۔ جس طرح شہدائی میں کھل جاتا  
ہے ویسے دلوں کا دشمن ختم میں کھل جائے گا اللہ ہمیں یہی کے شہر کے اہول سے بھی یاد  
مطافرا لے۔ (آمین)

جنت جنی میں ملکی تقریر کا حضور محمد میں تحریف لانے کہ دو سہاواں اللہ آپ نے دیکھا ایک طرف اور ہر خود شیں سند ہے ہی اور حضرت محمد ﷺ کو کہ ہے میں آپ میری طرف دیکھیں حضور جب مدافعت سے آئے: کلا کلا علی عبور ہاؤں لٹک لٹک ہاؤں لٹک لٹک ہاؤں لٹک لٹک علی عبور۔

اچھے گھر فرمایا لا حضور ہوا۔ میرے لئے زانہا کریں جب حضور کھڑے تھے صحابہ اشقیاء کے لئے کھڑے ہوئے حضور کوڑا ہوا پتہ نہ (نہ کرتے) یہ پتہ کریں جس کی طرح تم کرتے ہو حالانکہ یہاں نے بھی نہیں۔ حضور آجائے فرمایا لا حضور ہوں کما بلو ہوں الا عاجم جس طرح انجی ہوا کہ بادشاہوں کے لئے احتیاط کھڑے ہوتے ہیں کوئی کھڑا نہ ہوا اب سے چٹھے روز صحابہ کہتے ہیں ہم حضور کی شکل میں ہیں بیٹھے، کما بلو طور علی رؤس امارہ سروں پر رکھے ہیں گھبراہٹ سے کہیں مدنی کی ہے مدنی نہ ہو صحابہ بیٹھے روتے تھے اور داغی تھو ہے۔ جہاں چار ہوتا ہے قیام نہیں۔ جہاں قیام ہو چار نہیں۔ نہیں کہے میری تقریر؟ میرا خیال ہے وہ صحابہ آپ کو پکارتا ہے جیسے کہ حق کیا ہے بیٹھنا اور قیام کا حق کھڑا ہونا اگر جہاں بیٹھنا اور رکھتے ہیں کوئی کھڑا ہوتا ہے جہاں سوا آٹھ ہے انہیں ۸ (۸ ہے) بیٹھے ہیں قیام ہوتا ہے جہاں ۱۰ ہے قیام میں جیسے ہے انہیں کہے میرا مدنی جہاں جیسے ہے قیام نہیں جہاں قیام ۱۸ کا جیسے بھی ہے جیسے جہاں ۱۰ ہے قیام میں ہے جیسے بیٹھے میں اب ہے کھڑے ہونے میں اب نہیں ہے اب سے بیٹھو۔ صحابہ کہتے ہیں جب حضور اکرم میں بیٹھے ہوئے آئے (و لا یجوز انما یجوز حکم مدکم محمد ثم منی عنہم کلن ہے) (کیونکہ ان ہذا)

اس طرح اہل کے پہنچا کر کہنے کے بعد اہل جمل منہ سے ایسی وجہ ہذا صحت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائے۔

اب میں قرآن پر بات کروں معرفت صاحب دعا کریں گے آخری سوتلی درجہ ہوں حضور نے فرمایا: کیا علی عہد خیر رہا؟ ٹھیک حسن کا نظیر ٹھیک کہہ دیں ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے) حضور پاک چلاں صحابہ کرام عدت میں رہے تھے ان کے چنگے میں ان کے جبرست میں ان کے

دوسراں میں ہا کر اسی پائے بیٹھ کر فرمایا: اے صاحب! مصلحتاً ذکر کے لئے ایک جگہ میں اس محل میں بیٹھوں گا جو حدیث کو سنا رہے ہیں۔

مجھے علم سے زیادہ دعا کرنا کہیں بھی علم سے زیادہ فرمائیے حضرت لاہوری آئے فرماتے تھے میں آیا تو اچھ میں اتھ کڑی پر سے لاہور میں بھرا گیا میرا حالت دیکھنے والا کوئی نہیں تھا فرمایا اچھی مسجد لائن بیان مکان میں چٹائی پھاڑ کے سہارے بیٹھ گیا فرمایا بیٹھائیں سال میں نے قرآن کا درس دیا آیا تو دہلی پہنچے وہاں کوئی نہیں تھا جنازہ ادا تو احوالی لاکھناؤں کو مجھے دے دے تھے آیا تو میرا حال تھا کہ گھر نہیں تھا رات نہ ہوا تو چار بیٹے تک قبر لے گئی خوشحالی بتا دیا کہ یہاں قرآن کا مائیں سہارا ہے۔

ہر قرآن کی برکت ہے حضور انورؐ نے نہیں یہی جو تعلق کی قرآن کی تخلیق کی یاد بھی کوئی کتاب قصی (قرآن کی) انجروں میں کیا سٹاپا (قرآن) کے کی گئیں میں کیا سٹاپا (قرآن) کا کتب میں کیا سٹاپا (قرآن) کا پٹرنے اٹھ کی اسم کی کوچوں میں کیا سٹاپا (قرآن) مکان رات کو کیا سٹاپا (قرآن) اور صحت کو کیا دے گئے (قرآن)

مولانا محمد اسحاق صاحب کو اٹھ نے ذوق بختا ہے کہا کہ وہ میں نے ان کے دو حاشیہ دیکھے ہیں جنہوں نے قصیری قلم لکھے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جنہوں سے ترجمہ پڑھ گئے ہے بڑے بڑے گرجے کا لکھتے بڑے بڑے اچھے قلم کار تو کیونکہ سب بکھرے ان سے ملتا تو میں قرآن سے ہر عقیدہ قرآن سے پوچھتا تھا سچہ دعا کہ اٹھ میں کتاب صحت کے قریب خوش نصیب بنائے۔ (آمین)

آج میں نے پوچھا کہاں ہیں مجھے بتایا گیا کہ وہ ہمارے قریبی قریبی امر سمجھ گئے ہیں۔ وہی قرآن دیکھ لیتے وہی حضرت لاہوری کا طریقہ ہر ایک کے پاس بھی پتا کرنا چاہئے کہ وہ بھی پتا دعا کرنا کہ میں قرآن صحت سے بہت ملتا فرمائیے۔ (آمین)

وما علیہما الا الیلا



اللہ تعالیٰ خاندانِ آدم خدای سے لے کر اہلِ باطن کا خاندان ہے انہیں نے بھی دین کی بنی خدمت کی۔ ایک وہ خدای ہے جو کراچی میں ہے جس نے اسکی بھی حق کی آواز بلند کی اور جس نے اسکی بھی اسلام کا مسودہ پیش کیا حتیٰ کہ شہیدِ اسلام ہو گئے۔ جتنا وہ اظہار کیا مگر حق بات کہنے سے باز نہ آئے۔ غرورِ انگریزوں کو یہ اطلاع دینا چاہی۔

اگر میں اطلاع دے دوں کہ میں سے ایک ایک کی شانِ جان کروں تو اس کے لئے کئی دفعہ چائیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے جس دوسری بنیاد پر کئی اس وقت تک اس نے نوے ہزار روپے خرچہ کر کے ہیں۔ ایک سو سو خطوں میں ان کے شاگرد موجود ہیں مولانا قاسم نانوتوی نے مجھے بتایا تھا کہ جب میں بھگت پور میں سفید بکلی آئی تھی مجھے نے السلام علیکم وعلیکم السلام۔ اس کی زبان بھٹی گئی مگر اس نے عربی میں بھنگو کی۔ آپ کہا ہے آئے ہیں من ہذا کستان کہنے لگا لاہوری این پاکستان؟ الیا کستان من ای الیا تو الیا کستان من بلد الکراچی و ہو بلدا عظیمہ علی ساحل البحر معروفۃ النجفۃ کہنے لگا الکراچی ماسعت من ہذا کستان ہجرت من القویہ بلداں بھٹی نے یہ چھاپا آپ دعوہ بند سے تو بھٹی آئے آپ کا لباس اور اندازِ آقا ہے کہ آپ دعوہ بند سے آئے ہیں اس نے کہا میرے ساتھ ملت عالم ہیں وہ سب کے سب قرآن و سنت کی خدمت کرتے ہیں سب دعوہ بند کے شاگرد ہیں۔ ہم دعوہ بند سے جدا کر دیں بھٹی میں آئے ہیں اور دورانہ ہرجا کو کتابِ خدمت کی آواز بلند کرتے ہیں دعوہ بند نے یہ کام کیا ہے۔

یہ بھی دعوہ بند کا گھس ہے یہ ان کی شایع ہے جہاں بھی آپ ہزاروں سارے بھٹیں کے ہوتے ہیں وہ عالم کو دیکھیں گے کہ دعوہ بند کے سامنے سر جھکا کر ان کا شاگرد نظر آئے گا مولانا قاسم نانوتوی نے جو ان کے دوست کے بچے کا شروع کیا تھا گزشتہ دنوں جب امجدیوں کے زمانہ کار و نصاب تک سرسبز و آباد ہے اب اس دور میں اللہ تعالیٰ سے فیض ہزاروں کتاب و سنت کو اپنے سے لگانے پہنچے ہیں سارا ہے پانی سوراخا، تھے جو وہ حدیث میں شریک تھے اب میں کہہ کر کہ کہہ کر قریب کہیں جس کو بھی دیکھیں وہیں ایک تحریک ایک انقلاب نظر آتا ہے۔

امامِ مصلح پ مولانا عبد اللہ سندھی میں نے گلستانِ مولانا عبد اللہ سندھی سے دین پور میں دینی حق ان کی تحریک دینی پور میں ہے۔ یہاں ہی ہے انقلابِ ان کے لئے تحریک نے گئے۔ یہی ہے وہیں گئے۔ یہی ہے ان کا جواز۔ آپ مولانا قاسم نانوتوی نے شیخ الحدیث کو بتا دیا تھا۔ شیخ الحدیث کے تمام



شاگرد ہوا اپنی جگہ ایک انجمن میں۔ ایک تحریک میں ایک انتحاب میں اس کے شاگردوں کے ساتھ  
 کئی بائبلین لکھے۔ سولہ امیر اللہ سندھ کی سیاست سنبھالی۔ افغانستان کو جس نے آزاد کر دیا۔ بھارت  
 لبنان کی سالوں سے نہیں رہا ہے سولہ نے انگریزوں کو وہاں سے نکالا۔ آج وہی اسی محل میں چلے  
 لے رہا ہے۔ آج بھی افغانستان میں جنگ آزادی لڑنے والے پہلوئے ہیں۔ آپ جس میدان میں  
 بھی اتریں علماء آپ کو پیش پیش قرار دیں گے۔

عزیزانِ مکرہا شیخ الہندؒ کے جہاں لاکھوں شاگرد تھے ان میں چھٹا گرو سجاد ہرنواز پختون آبادی  
ہیں۔ سیاست میں مولانا عبید اللہ سندھ میں تحریک کو محسوس کے نظریے کیوں کے سالوں نے بھی تسلیم  
کیا ہے۔ اگر پوری دنیا کو اس میں شک ہے اگر پوری دنیا کو کج نظریے میں شک ہے تو وہ نظریے رسول کا  
ہے۔ سالانہ کی پوری جن کو وضو کو الہی اور رسول کا دیر مولانا کی پختون آباد کا رہنے والا تھا کہ میں نے  
آج تک کسی کے نظریے کو تسلیم نہیں کیا مگر عبید اللہ سندھ میں اس نظریے کو کبھی جھک گیا ہوں میں سمجھتا  
ہوں ہر آپ کا مقام ہے کسی کا مقام نہیں کیونکہ پوری کائنات کی تاریخ کتاب اللہ میں ہے۔ متعدد رسول  
اللہ میں ہے۔ اسلام میں ایک کج نظریے ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھ میں اس سجاد کے شاگرد تھے۔

اب تک شیخ الہند کی یادگار مسجد پر عرض موجود ہے۔ میں تو ان کی زیارت کیلئے آیا تھا انیسویں کی عمر میں۔ باہر۔ نام تو مدت سے مشہور تھا اور اناری تلامذہوں میں موجود ہے حضرت مولانا مزمل (مولانا دین محمد) صاحب یہ تقریر فرما رہے تھے مولانا مزمل نے کہا یہ جنگ آزادی کا ہیرو۔ یہ ایک مکتوب کا ہیرو۔ یہ پاکستان کی آزادی کا ہیرو۔ سیاست کا ہیرو شیخ الہند کی یادگار مسجد کے سربراہان مجددانے ان کی زیارت تو اب یہاں کو دیکھ کر پوری تحریک کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے ویسے سرحد میں مگر یہ کا نقشہ نظر نہیں آتا۔ آپ کے لباس میں خون میں تہذیب نہیں۔ دیکھیں میں تپ کی سادگی میں تپ کی پردہ داری میں۔ آپ کی غیرت میں دیکھے اب بھی اسلام کی جھنڈیاں اُٹھاتی ہیں۔ جہاں یہ پہاڑی علاقہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کس حد سے مجاہدین اٹھائیں تاکہ چکا اور یہاں دین کے شاکر ہیں جس کی وجہ سے سارے ضلع خرمہ میں۔ بلکہ پورے سرحد میں نہ کسی شریک و بدعت نے سر اٹھایا نہ سزا دیت نے اپنا قدم نہ دیا۔ نہ خلیفہ کا نام اُٹھرایا۔ جہاں بھی اُٹھرایا وہیں حق نظر آیا۔ یہ یوں نہ کہ ایمان ہے کہ جس جنتی میں جاؤ۔ ضلع ایک اور کشمیر تک میں گیا ہوں۔ لہذا کوئی تک گیا ہوں۔ مجھے ہر جگہ علاوہ حق کا ایسا نظر آیا۔ ان مجاہدین کا ہیرو اُٹھرایا۔ مجھے یہاں تو دین کا سوا نظر آیا۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔





میرا ہے اگر یہی کی تمہاری ہی دھمک چمک اس کی جڑیں کا تھوڑا سا دوق المٹ رہا ہوں۔ طار  
 صفتی باغی سے ہے دعا کریں اللہ ہمارے باغی سے ہمارے مستقبل کو روشن فرمائے آمین۔ یہ  
 ہمارے باوجود ہیں۔

اور تھک آہستی فوجی بظلم الامم جمعنا یا حور المعجم

یہ ہمارے طار ہیں۔ یہ ہمارے سر پرست ہیں جن کی نکالی شش ہم سے ہیں۔ شش رسول  
 بھی ہم سے نکلو۔ تمہیری خدمت بھی ہم نے کی۔ سب شش کی بات کہ چھڑوں۔ کہ کو چھڑاؤں۔ سب  
 سے پہلے جس نے ہندوستان میں فارسی میں قرآن کا ترجمہ لکھا ہرے ہندوستان کو قرآن کی تعلیم سے  
 آگاہ کیا وہ شاہ ولی اللہ تھا۔ شاہ عبدالحقؒ شاہ محمد اقصیٰؒ شاہ ولی اللہ علیہ السلام کے فرزند ارشد تھے۔  
 دہریے شش شاہ سہانی نے کام کیا۔ اس شاہان نے قرآن وحدیث کے لئے کام کیا۔ شش احمدیوں کا  
 تو کہیں شاہ ولی اللہؒ ہے۔ شاہ عبدالحقؒ ہے۔ شاہ محمد اقصیٰؒ شاہ محمد مہدیؒ سے جو کہ  
 ایک انقلاب آراء کر رہے تھے۔ علم کے دریا سو ہے تھے وقتوں کی بارش احمدی تھی اللہ ان کی قبول  
 پر رحمت برسانے۔ انہوں نے دلی میں بیٹھ کر حکام کیا آج پہلی دنیا سر جلتی صحت ہے۔ یہ ہمارے  
 آگاہ ہیں۔ سب کے سر پرست شاہ ولی اللہؒ ہیں۔

عبداللہ صوفی انجی کا عاشق تھا۔ شیخ ابیہ انجی کے قتل پر چلے تھے سوچنا ہوتی انجی کے  
 درج تھے۔ اس وقت قرآن دوسروں کا نام بھی نہیں تھا۔ شاہ ولی اللہؒ بزرگ ہیں کہ اگرچہ نے جن کے  
 انگریزوں نے شاہ عبدالحقؒ کو تاجا کر دیا کیا۔ مرزا جان باباں کو گولی مار دی گئی۔ کہیں کی بات  
 کہوں نام ہاک گولا کر کے دانت پر بیٹھا دیا گیا بھائی کو جلاؤں کیا گیا ہم ان طار کے وار سے بچاؤں  
 ان کے ظہور داران کے ہم رضا کاران کے تاجدار ہیں یہ ہمارے بڑے ہیں ان کے حق ہم پر ہم  
 کمرے ہیں سب کو ناکا مائے۔

میرا ہاتھ لگو گرجن دلی کر کے کہہاں ہم تھی ہیں ہم نوران عبادت الہیہ کے مقلد ہیں۔  
 جن کا جنازہ تین سال کے بعد نکلا سے لکھا تھا۔ جن کو کہا گیا آپ عبد قول کریں۔ آپ گواہ  
 ہیں۔ آپ ہندو کی طرف سے یہ بات انہیں فرمایا۔ میں اس عالم کہنے چاہتا ہوں کہ عبد قول کریں گاہ  
 اس کے حرام کھانے سے چھڑوں گا۔ ہر شے سے بچنے کا لکڑاڑے مارے جاتے تھے۔ فرمایا ہندو  
 جان دے سکتا ہے کسی طاقت کا خوشامدی کسی طاقت کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ جہنم جلی سے



شیخ الحداد کے چھ شاگردوں کے سر پر لکھے سب کے سب مات کو اہل حق نے من کو اہل حق  
 لکھا۔ انہیں مولانا عظیم الدین نے اہل حق کی کتاب سنہال کر ان کی کی جگہ لکھا ہے کہ مولانا اہل  
 حق مولانا میں باب المعصومین سے نکل کر گنبد حضرت علی کو پہنچے ہوئے ایک دن انہیں دس دنوں تک ایک  
 سال انہیں دس سال تک معزوریں گنبد حضرت علی کے سامنے میں مسجد نبوی میں باب المعصومین سے نکل  
 کر قبر رسول کے قریب قال رسول اللہ کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ حضرت علی دین محمد شریف  
 لائے تھے۔ دین محمد سے ظاہر کوئی بھی جڑ لگائے دین محمد ضرور قریب لائے ہیں۔ دین محمد سے کوئی  
 تھوڑے تو دین محمد ضرور آتا ہے۔ وہاں مولانا قانونی آئے مولانا کلام انزل آئے مولانا میں علی مدنی  
 آئے مولانا محمد مہاں آئے مولانا لائے پہنچ آئے۔ مولانا دینی کی سات دن میں نے دین محمد  
 میں جوتی سیدھی کی۔ ان کا پیر ہوا کھانا۔ سید المعصومین کا حق میں نے تمہارا ان سے پڑھا تھا اور قریب  
 سے دیکھا ہے۔ الخوف مجھے یہ غرض ہے کہ میں ایک شاگرد عظیم کی زیارت کر چکا ہوں کل خدا کو کھیں گا ان  
 آنکھوں کو کھینچ کر ان آنکھوں نے مولانا دینی کی زیارت کی ہے۔ مولانا میں احمد دینی نے دعا پڑھا شیخ  
 الحداد کے ہر شاگرد نے ایک قریب کو سنہال مولانا اور شاگرد نے دعا پڑھا کو سنہال۔

اب جو میں دین محمد کا کتب خانہ کھینچ لیا اور کیا کر دیا پر مشعل تھا۔ گریں سے پوچھا میں  
 حق کتابیں ہیں۔ کہنے لگا اہل حق کا کتابیں ہیں۔ ایک تیسرے میں نے دیکھی جس میں کوئی خط نہیں  
 تھا ایک تیسرے دیکھی جس میں سارے نقشے ہی لکھے تھے اور حضور کے دور کے خطوط اور مدنی، ابن کثیر کے  
 دور کے خطوط وہاں موجود تھے وہ جڑی جڑاوتوں کے لڑائیوں میں انہیں نہیں دے دین محمد کی کتب  
 خانے میں چسک رہی ہیں۔ کو الخوف دین محمد نے اور شاگرد کیا میں نے کھانکا کا کتاب اس دور میں  
 کوئی نہیں کر سکا۔ مولانا شہیر احمد ثانی کہتے ہیں کہ اگر کوئی لکھ سے پوچھے کہ تم نے انہیں کتب خانہ جیسا  
 خانہ میں قبرستان کی کوئی جڑی کو خانہ محمود آگئی کو دیکھا ہے تو میں کہوں گا کہ میں نے دیکھا  
 ہے۔ مگر بصورت اور شاگرد دیکھا ہے اور شاگرد لائے ہیں میں ایک کتب کو دیکھا ہوں تو انہیں میں  
 تک اس کے ساتھ بھی میرے ساتھ میں الخوف ہے جی حیات اور میں لکھا ہے کہ سب مولانا اور شاگرد  
 تیسری دین محمد کے کتب خانے کے پاس سے گزرتے تھیں لے پوچھا حق کتابیں اس نے کہا سب  
 جڑاوت کتابیں ہیں میرے دین محمد میں مدنی ہیں آسمان کی طرف دیکھا اور معزور کر گنبد دین محمد است گھبرا  
 اگر اگر جہان کو جانے اگر جہان کو جانے اگر جہان کتابوں کو جانے اگر جہان کتابوں کو

جس نے اپنے لیے کئی (۱۸) سالوں کا عرصہ صرف کر دیا تھا۔  
 اچھے دوست گھبراہٹ سے بڑا دکھائی دیا۔ میرے مطالعہ سے گزرنے لگی ہیں یہ ساری میرے چنے میں تھیں۔  
 جس میں آج بھی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

مولانا بدیع الزماں کی زیارت میں نے مدینہ میں کی تھی خوشی ہے ان آنکھوں نے ابھی پرکھیں  
 کہ دیکھا ہے۔

میں نے بھی بات تقریر کرتے ہوئے دیکھ میں کی تھی کہ میں ان آنکھوں کو دیکھنے آیا ہوں  
 جنہوں نے میرے انکار میں کو دیکھا ہے اس سب میں نماز ادا کی جہاں مولانا دعائی سلامت کہہ دے  
 تھے۔ وہیں ہر کرنے سے انکار میں کی خوشیاں آتی تھیں۔ عزت و ہمت کی جھلک حدیث کی خدمت میں معروف  
 لکھنوی مولانا ابوبکر، فضل الہادی، مفتی حدیث کی تحریکات ہیں وہ دے پرکھیں نے انہیں سالم  
 اسنن مبارک اسنن مفتی حدیث کی خدمت کی وہ مولانا ابوبکر نے کی۔ اس نے مولانا ابوبکر مفتی کی وہ  
 دیا کہ وہ ان سے بہت چاہتا تھا کہ ان کا خاندان کتبہ حضرت کے کتبہ کھود دیا۔

کھاسے کہ ان میں آئے تو ایک ہندو نے آپ کا چہرہ دیکھا تو کراہا کہ کیا کہنے گا آپ  
 کا نام؟ مولانا ابوبکر کا نام؟ حرم شہد کہیں سے آئے اور ہندو سے کہیں آئے منظر گڑبڑ میں۔ کس  
 کے لئے آئے؟ میرت اچھی کا چہرہ ہے آپ کو کون ہیں؟ میرا بھائی مفتی سے ملتا ہے تو بڑی دیر کے  
 بعد کہتا ہے۔ مجھے اسلام کا گنت دہ جب آپ تھے میں ہیں آپ کا نام؟ مولانا حسین صاحب آپ کے  
 چہرے کی روشنی نے میرے باہول کو روشنی کر دیا ہے یقیناً کیا ہے کہ تو بھی چاہے حیران ہو بھی چکا ہے  
 اور سے بڑا گواہ ہے تھے میں کے چہرے کو دیکھ کر کرا کر پڑے تھے۔ مولانا ابوبکر نے حدیث کا  
 ادنیٰ لکھا تھا یہ تو برائے مولانا تھے۔ برقی کے شیخ تھے کہ حدیث کا ادنیٰ تھا۔

مولانا ابوبکر نے ایک جماعت چاہی کہ ان کی جماعت یہ جماعت اگر اسی طرح ملک ملک جاتی  
 رہی تو کچھ سال کے بعد پوری دنیا میں محمد اسلام ہی اسلام پھیل جائے گا۔ ان کا ہدف اسلام کی منت  
 ہے کہ جو لوگ فرض نہیں دیتے تھے آج ان کی توجہ تھا ان میں۔ جس لوگوں کی نگاہ میں تھیں ان کی  
 ادا کی بھی بدل گئیں۔ مجھے مائے دہ میں ایک آدمی ملا آج ملا تھا وہاں تاکہ موت آجائے  
 تو روز جیتے میں نہ لے جاؤں۔ اس نے مجھے اکابر دیکھا تو میرے ہاتھ دیکھا کہنے لگا دین پر ہی صاحب  
 جب سے مائے دہ میں آئے ہیں۔ رات کو کھانا کھا کر تھوڑے۔ چار سال ہو چکے ہیں مجھے ہر رات حضور کی  
 زیارت ہو رہی ہے۔ اس نے نام بتانے سے مجھے روکا۔ کہ میں مجھ سے وعدہ کیا کہنے گا کوئی رات

خالی نہیں ہوتی اس سختی اور سبکی برکت ہے کہ مجھ جیسے ملائی کو بھی حضورؐ دودھ پاتے ہیں مگر شہد چناتے ہیں مگر یہ سمجھنا چاہیے۔ ہر بات تم کی ذیاستدائے دہم میں کہ وہاں آج بھی برکات ہیں۔ میں مری میں ہر سال جاتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ کوئی پھاڑ کوئی گھر خالی نہیں جہاں دھڑے کے ساتھ استراخانہ جہاں مسلمان کا گھر ہے وہیں ایسا کافرانے کی آواز بچھا رہا ہے۔ کہیں وہ اس سے گزر گئے۔ کہیں اپنی نہیں مارتو چکر کوسمٹ کر کے داغی مری تو خیر ہے پانی اٹھنے لگا۔

ملائکہ ہوں میں کاجلال نامی آدمی کفر اٹھائے دھڑکے پہر کی بات ہے کسی نے کہا تم کہتے ہو رب اللہ سے ہوتا ہے خدا سے ہونے کا تعلق ساری کائنات سے نہ ہونے کا تعلق تم سے ہوتا ہے اگر رب کچھ خدا کرتا ہے تو یہ عمل اہل رہا ہے اس میں بکڑے گل رہا ہوں اس میں ہاتھ ڈالو۔ دیکھا ہوں خدا کیا کرتا ہے۔ وہ جلال گیب آدمی ہے چلا بھرتا خلق ہے کہ اسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ اللہ لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض والسماء نوراً ہے ہونے گل میں ہاتھ ڈال دیتا ہے گل میں پانچ صفت ہاتھ لائے کفر مراد۔ بکڑے پکڑے رہے اس کو زور دے گی قتل کا ارشاد ہوا۔ وہ بکڑوں والا بیچ الفا کہنے لگا میں کہیں کا کرکھتا تھا کہنے لگا درگاہ و ان کو جہنم کیا جانے گی۔ جن کو دنیا کا قتل بھی نہیں جانتا۔ ہیں کفرے کفرے مددے لوگ تیر ہو گئے کہنے لگے ہم کچھ کہے ہیں کہیں کا خدا ہے آج بھی اس کی خافت کرتا ہے۔ مولانا اباس نے تبلیغی کام کیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے تعمیر کی خدمت کی۔ مولانا انور شاہ نے حدیث کی خدمت کی۔ مولانا سنہی نے سیاست کا کام کیا۔ میر لدھی تو جامع انکلمات تھا۔ وہ ایک جگہ پر امام سیاست ہے کھنکھام الہادیج ہے۔ چڑھانے بیڑہ جائے تو شیخ احمد عیسیٰ ہے۔ مصلیٰ پر کفر اور جائے تو امام نواز ہے۔ شبیر چڑھانے بیڑے تو شیخ اشیر ہے کہہ دیکھا نے تو حافی ہے۔ شیخ ابنہ کا باغشیں ہے تو شیخ الاسلام ہے وہ جامع صفات ہے۔ کبودہ تو جامع صفات ہے۔

دوبلہ نے سونا، اشرف علی تھانوی کو معذور کیا کہ آپ لڑکچہ تھیں۔ اور شاہ آپ حدیث کی خدمت کریں۔ ایسا صاحب آپ تخلیق کا کام کریں۔ عید اللہ تمہیں مست کرو۔

عیدالضحیٰ کی اس سال جلا وطن رہے۔ مگر انگریز کے انھوں نے قصا ہے کہ افغانستان میں  
ہمارے جے تو سڑاک ہاتھ شیر کمرے سے شیر خوار لگے کہ ہمارے کھانا کھانوں سے  
کچھ کر لیا۔ اور شہرہ امیں اسلام کے دشمن کے لئے آواز دی کی جنگ شروع ہوئی اور ہم انگریز کے لئے کی طرح



ہر راستہ ایک کرکڑی ہے۔ ہر راستہ ایک کھجور کے ٹکڑے کو جانے دو۔ انا کہتا تھا کہ شیر گوشت کی طرح راستہ سے ہٹ گئے۔ عید اللہ لگے پڑھا ہوا وہاں سے گزر گیا۔ یہ کراہت نہیں تو کیا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا ہر راستہ جہاں عالم تھے وہاں مل دلی اللہ بھی تھے۔

انگریز نے ڈاؤت پیدا کیے انگریز نے بکاؤ متنی پیدا کیے۔ جنہوں نے حمام انگریز میں سن نہیں تھیں کہ ان کو کافر کہو اور اب تک کہتے ہمارے ہیں۔ دنیا انگریز کی دکان ہے ہم کو مرنے کے دکان ہیں اننگلینڈ اگر عطا دیو بند نہ ہوتے تو لوگ قبروں کی نہیں کھا جاتے، یہ قبروں کو پھیلانے نہ جانتے تھے عطا دیو بند ہوتے تو خاکی تم سب میں کوئی نہ آتا۔ عطا دیو بند ہوتے تو آج مرزاہیت کا جاہل ٹکڑا ہوتا۔ آج کھر گریہاں کہہ رہی جاتا۔ خدان کو سلاست رکے جنہوں نے لوگوں کے دین کا ہنڈا نکل بھی بلکہ کرکڑی تھا آج بھی بلکہ ہے۔ قیامت تک بلکہ ہے گا اننگلینڈ۔ اور میرا عقیدہ ہے کہ جب تک ایک دیو بندی بچے نہ ہو یہاں تک وہ دعت کا جاہل نہیں پہچانے گا۔

عزیز ان بکرم میں کھل کر کہہ رہا ہوں۔ ہم ان بد رنگوں کے خادم اور وارث ہیں اور ان کا وارث کھر کھر بچا نہیں گئے۔ اور ان کا کام بھی ہے کہ جو بھی باطل ہوگا جو بھی ظلم ہوگا، جو بھی اسلام کے خلاف کوئی قانون لانا نہیں ہے گا اس کو ٹھکانے سے نہیں چھینے دیں گے۔ نیچے دیکھو، دیکھو دیکھو کوئی دوسرا جڑی نہ ہے اس وقت تک جتن سے نہیں بچیں گے جب تک اس ملک میں کتاب و سنت کا آئینہ نظر نہیں آئے گا۔ ہمیں ہر باطل کا ڈنٹ کرنا ہے۔ ہم نے کوہاں بھی کھا نہیں اس سے کچلے آج بھی لاہور کا مال بردار گناہ ہے۔ کہاں ہے وہ جنرل اعظم رائل کالج کی طرح لکھ رہا ہے اور کتا ہے کہ کی طرح پڑا ہے تاہم اللہ میں کا پتہ ہی نہیں اور جب کوئی بلی تو یہ ہمارے دھنا کا رتے جنرل کا رتہ ہے جسے قطع نبوت زندہ ہوا ہم کوئی کڑی پر کسی مرتد کو نہیں چھینے دیں گے۔ ہم نہ اپنا دوسرا باپ برداشت کرتے ہیں دوسرا ہی برداشت کرتے ہیں ہم ضرور ہیں۔ ہمارا باپ بھی ایک ہوگا قیامت تک ہمارا ہی بھی ایک ہوگا۔ تم کہتے ہو کہ انے وہاں کو مان لو۔ اگر آج آپ ہمارا نہیں ہوں تو ایک بات کہہ دوں۔ سب سے پہلی وہی ایک بکرم ہے وہی لوگ بکرم ہیں۔ جس نے غلام اللہ کو زبردستی چاہا۔ جنہوں نے اس کو نیک لکھا تو خدا ہمد و دیا اور وہی ہزاروں کو کوئی کا نشانہ نہ تھا سب سے پہلے لوگوں کی نبوت کے خدا وہی لوگ ہیں۔ کہاں کہاں کی قربانیاں تھیں۔ کہہ لو کہ کوشش کر رہے ہیں۔ عطا دیو بند کی۔ کہہ دو انہوں کی توہین کر رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے عطا اللہ احم کس کس کو ختم کر دے۔ اہل سنت دیو بند کے ہر دوسرے

سے ہر سال پتنگ لڑائی کے وارث چار ہوتے ہیں۔

مولانا مولوی آدم مولوی کی یادگار ہیں۔ مولانا مولوی کا تعلق دہلی کے سرٹیل کالج میں رہنے والے ایک تاریخی تحصیل مہاجر غازی ہے۔ ان کے دین کا صحیح وارث ہے۔ کوئی انھیں غلط سمجھے، کوئی مسلم ہے، کوئی بدوس ہے، کوئی محدث ہے، جو بھی ہے، حق کو ہے، ان کے شاگرد آج بھی دہلی کے آزادانی کی جنگ لڑ رہے ہیں، لہذا وہ اپنی ضرورت ہے۔ حضور گمراہ تھے، علماء و رولا الاسلام حضور گمراہ تھے، علماء ہر عہد میں گمراہ آج آپ کو ان کا مقام بتاؤ لوگ کہتے ہیں جو صحیح اور جو بے بنیاد ہوتا ہے۔ نئی نئی فراموشی طلبہ و احادیث عسی الشیطان من ظلم عابد ہزار عابد ہوں، ساری رات عبادت کریں، دوسری طرف ایک بائبل عالم ہوشیار ہو کر ہزار عبادت کر رہا ہے، شیطان کا ہزار عابدوں سے نہیں وارث ہوتا ایک ان کے بائبل عالم سے وارث ہے۔

حضور گمراہ تھے، بعض العلماء عسی العابد ایک عالم کی غیبت ساری عبادت کی تہہ کر رہا عابد پر ایسے ہے۔ بعض علی علی اللہ حکم جس طرح مصطفیٰ کی شان ایک احادیث پر ہے ایک عالم کی ایک عابد پر ایسے ہی شان ہے سب کو۔ سب ان اللہ (سب ان اللہ) میرے محبوب نے ایسی عبادت دی ہے حضور نے یہ نہیں کہا کہ جیڑ میں، بلکہ میں اللہ کی اے عالم میں اے دہلی میں، کثیر کوئی مصطفیٰ بنائے، یوم الناس اعطکم میرے مصطفیٰ پر ایسی کو کھڑا کر جس کے چنے میں اللہ کا علم ہو۔

میرے ساتھ ایک ان کی اے تفریق کر دیا تھا۔ کہنے لگا اس دوسرے کو لے لکڑے ہیں میں نے کہا میرا جیسا کہ لکڑی تو دہلی سے ڈگری لے کر آتا ہے۔ بائبل ایل بی، انم دے جی آتا ہے وہ کھڑے ہو کر بیٹاب کرتا ہے۔ میں انھوں کو کھڑے ہو کر بیٹاب کرنے والے قرآن کروں اس کو لے لکڑے کی جوتی کے کھڑوں پر جس کے چنے میں اللہ کے قرآن کی نعمت موجود ہے۔ میں نے کہا وہ کھڑی کا وارث ہے یہ اللہ کے مصطفیٰ کا وارث ہے، علماء ان کی تھے، آج بھی ہیں، آج میری جوتی پھوٹا جاتا ہے اس کے کام بھی لکڑی تھی۔ مصطفیٰ کو وہ جب سونچ رہا ہے، تھے تو فرمایا میں کھڑوں ہوں، میرا دل مضبوط ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہاد کروں گا میرے ملک کا دورہ کروں گا یا حکومت بدل جائے گی یا میرے ملک میں اسلام آ جائے گا، اللہ مصطفیٰ کی قبر پر کھڑوں پر جوتی نازل فرمائے۔ (آخرے کھل بھی مٹتی زندہ تھا آج بھی مٹتی زندہ ہے)

اسلام زندہ ہے، مصطفیٰ کا کام زندہ ہے، مصطفیٰ کا کام زندہ ہے۔ مصطفیٰ کا مٹنا زندہ ہے، مٹنا زندہ ہے یا

نہیں (زندہ ہے) مطلقاً حق گوشتا۔ مطلق نے ہمیشہ انھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی مطلق نے اسلی میں بات کی۔ مرزا کا سر سے پہلو جب دوسرے بات کی فتح نبوت کے دلائل دینے تو دوسرے پہلو کیا خدا کی قسم مرزا کا سر کی پگڑی لڑی ہوگی۔ دوسری زبان بند ہوگی۔ دوسری آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ دوسرا سر زمین کیا۔

میں مختصر بات کر رہا ہوں، فتح نبوت کی تحریک کو مطلق صاحب نے اسلی تک پہنچایا جہاں پہلو نے سارے پاکستان میں تحریک کو چھاپا۔ مطلق نے اسلی تک پہنچایا جہاں محمد نے کچھ نہ کچھ فیصلہ کر دیا۔ یہ کام نہ ہوا ہے۔ سہرہ مال باطل کے مقابلہ میں یہی علماء و فخرانہیں کے آج بھی نظر آ رہے ہیں، انکا دماغ نظر انہیں کے گھبراہٹ مطلق کے حادثہ زندہ ہیں، مطلق کا زندہ ہے۔ لیک ہے مطلق چلا گیا مگر جو حادثہ دے گیا ہے اس کی طاقت کو برکھ کر رکھنا چاہئے گا۔

دیوبند آج بھی کام کر رہا ہے۔ سوائے مطلق مطلق قادر بنی کہتے ہیں کہ اس دیوبند نے عربی میں بات کی۔ اس نے کہا میں کراچی گئیں جاتے۔ سوائے مطلق قادر بنی کہتے ہیں کہ اس نے پاکستان اس نے کہا میں پاکستان لاہوری میں گئے جاتے کہ اس نے کہا اجنت من الدیوبند آپ کا اس مقام ہے کہ آپ دیوبند سے ہیں۔ میں پاکستان گئیں جاتے، دیوبند کو پاکستان میں داخلہ دے دے، ولو کان بالصلوین میں تک دیوبند کا نہیں بٹھکا ہے۔ بٹھکا گیا ہے یا نہیں بٹھکا؟ (بٹھکا گیا) آؤ گا دیکھ رہا ہوں۔

اس میں مشعل کی بات کہ خدا کا دماغ میں محمد بن مشعل کا دماغ ہے (آمین) ہاتھ میں تھوڑی قمی ایک عالم حق ایک عالم دین ایک عالم اہم ایک حق گو ایک ہے باک ایڈ کی بات سوائے ہر میں بات فتح کہ وہ آؤ مشعل کی کہی خدا کر ہی کے کھڑے ہر دماغ میں محمد بنی کر کے (آمین) گاڑی پیدا کرے پہلو پیدا کرے مطلق کے کھڑے پیدا کرے شہر اللہ کے کھڑے پیدا کرے (آمین) اللہ کے دماغ پیدا کرے دماغ اللہ شہر کے خدا تعالیٰ پیدا کرے پیدا کرے۔ (آمین) اللہ پیدا کرے ہیں خدا آپ کو سلامت دے گا مدام تھوڑے کھڑے ہیں، ہاتھ میں چھڑی ہے دانت کا کام ہے، دیکھتا ہوں کہ ہاتھ میں جیراں ہے دنیا کا کھانا ہے، پیر ہے یہ کھانا ہے، گویا منت کا حضور کی دیا ہے، ہوا دھوا کا پٹی ایک سفیر آگے آتا ہے کہتا ہے آپ کا قرآن کے حقائق کیا حقیقہ ہے۔ لڑا ہوا ہوت ہے ہر ایک کی دماغی بات یہاں کہتا ہوں۔ دماغی کھانا ہر کھانا نے پوچھا کیا کہتے ہو لڑا ہوا خدا کی قسم ہے اس کا کام بھی قدیم ہے دماغی غیر حق ہے قرآن بھی غیر حق ہے اس نے کہا کہ ہوا دھوا ہوا

ہو جائے گا۔ لہذا سارے عارض ہوا نہیں خدا ماضی ہو جائے۔ بادشاہ نے کہا جلتا ایک بار وہی ملک۔  
 عالم تھے۔ سرکاری سڑکی سب کرسیوں پر بیٹھے تھے فیضی اور جعفری جیسے بیٹھے ہوئے تشریف لگے تھے۔  
 بڑے بڑے علماء و محدثین ہوئے تھے۔ اسی ضمن میں بادشاہ نے کھڑے ہیں ایک پادشہ کا جلتا آیا۔  
 بچے چلے گئے کا خدا کا ایک بڑے تھے ایک چا بک اٹھایا بچھوت کندہ سے لانا لکھا ہے کہ اگر کوئی  
 کو بھی مارتے تو موت کی بھی بیخ کل ہل سکتا اور سے چا بک ایک قرآن کے حکام کے بڑے جسم پر  
 لگا ہے۔ سو نے اپنے سر کیا نہیں کہ ہلایا لکھتا ہے کہ چا بک اٹھایا قرآن لکھتا ہے کہ ادا کے بارگاہ کے  
 جرم میں نہ نہیں کہہ سکتا ہیں۔ نو کے قرآن پر ہل سکتا ہیں۔ چار بار دہرایا کہ ادا کا اور سے لگا کر پڑا  
 بھی بہت گیا۔ چلے گئے شمس گیا۔ چا بک لکھتا ہے کہ ادا کے فائدے لکھتا ہے کہ ادا کے لکھتا ہے کہ ادا کے  
 جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے  
 بکتاب اللہ و سقر رسول اللہ کہہ سبحان اللہ کہنے والا ایک سے ادا کے جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے  
 میں قرآن نہیں آئے گا۔ سوا خدا کا قرآن میں قرآن کہہ لکھتا ہے کہ ادا کے جرم سے لکھتا ہے کہ ادا کے  
 صوفی دینے ہیں۔

و ما علیہ الا البلاغ